افادۃ النحو

اردو شرح

ھدایۃ النحو

مولانا محمد احسان مدھوبنی

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

النحو للعلوم کالضوء للنجوم

افادة النحو

لہدایۃ النحو

مؤلف

محمد احسان مدھوبنی

تفصیلات

نام کتاب:افادة النحو شرح هداية النحو

مولف:محمد احسان مدھوبنی

صفحات:

سنہ اشاعت:

تعداد اشاعت:

قیمت:

زیر اہتمام:

کمپیوٹر کمپوزنگ: الغزالی۔بنگلور

ملنے کے پتہ:

مدرسہ اشرف العلوم مسلم پور۔ 9025376553

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنی کاوش کو مادر علمی مدرسہ مظاہر علوم سلیم کی طرف کرتا ہوں جسکے دامن میں پل کر بندۂ ناچیز اس قابل ہوا اور اپنے والدین کی طرف جنکی دعاؤں سے اس لائق بنا اور اپنی ہمشیرہ و بہنوئی حضرت مولانا مفتی محمد معصوم صاحب قاسمی دامت برکاتہم کی طرف جنکی بے انتہا توجہ ومحبت سے احقر خدام ورثۃ الانبیاء کے صف میں کھڑا ہونیکا شرف حاصل کیا۔

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

بحر العلوم حضرت مولانا محمد مزمل حسین صاحب قاسمی

نائب مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سیلم

کتاب مستطاب افادۃ النحو شرح ہدایۃ النحو کا مسودہ پڑھا طرز نہایت سادہ بلیغ اور سلیس انداز کا ہے جس سے قدرۃً دلچسپی اور وابستگی پیدا ہوتی ہے۔اسکی ہر اگلی سطر پچھلی سطر کے بعد اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

مضامین پورا کئے بغیر سیری نہیں ہوتی ، ویسے بھی علم نحو کو اہل علم حضرات کی نظر میں مزیدار اور ذائقہ دار فن کہا گیا ہے مشہور مقولہ ہے **النحو فی الکلام کا الملح فی الطعام** علم نحو کی حیثیت کلام و گفتگو میں کھانے میں نمک کی طرح ہے۔

جس طرح کھانے کا ذائقہ بغیر نمک کے مکمل نہیں ہوسکتا اسی طرح کلام کا ذائقہ اور لطف بغیر نحو کے نامکمل رہیگا۔

پیش نظر شرح انوکھے انداز پر لکھی گئی ہے نحوی مسائل کو سوال وجواب کی شکل میں پیش کرکے نہایت دلچسپ اور آسان بنا دیا گیا ہے۔ یہ شرح ایک بہتا دریا ہے جس کی تہہ میں بے شمار موتی ہے ان کا چننا قارئین کی آخری تمنا ہونی چاہئے۔

فن نحو کے مسائل پر سہل اور سیر حاصل بحث کی گئی ہے پوری کتاب میں نحوی قواعد کی بے شمار مثالیں مل جائیگی جن سے نحوی مسائل کے سمجھنے میں کافی مدد مل سکتی ہے۔

شارح نے نحوی اصول وقواعد کی جمع وترتیب ایسے حسین اور انوکھے انداز پر کی ہے جس سے طالبعلم کے قلب وروح کو کافی تسکین مل سکتی ہے۔

خدا کرے یہ کتاب جلد طبع ہو جائے مولوی مفتی محمد احسان مظاہری نے اسکی تکمیل کا بیڑا اٹھایا ہے ماشاء اللہ ان کے قلم میں اخلاص اور مخلصانہ سادگی ہے جس سے کتاب کی کشش اور جاذبیت مزید بڑھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو دارین میں اس خدمت اور کاوشوں کا اجر عطا فرمائے آمین۔

حضرت مولانا (خاکسار محمد مزمل حسین) صاحب مدظلہ العالی

(نائب مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سیلم)

حضرت مولانا مفتی محمد اطہر حسین صاحب

(صدر شعبۂ افتاء مدرسہ مظاہر العلوم سیلم)

النحو فی الکلام کا الملح فی الطعام یہ ایک مقولہ ہے جو کہ مبنی بر حقیقت ہے کیونکہ زمانہ طالبعلمی میں اگر علم نحو میں استعداد ناقص رہ جاتی ہے تو پھر اسکی تلافی اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو جاتی ہے اسلئے طلبۂ علوم نبوی کے لئے خاص طور پر علم نحو اور صرف میں مہارت پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے تا کہ ان کی صلاحیت کامل اور مستقبل تابناک بن سکے۔

مولوی محمد احسان صاحب مدرس مدرسہ اشرف العلوم مسلم پور کرشنگری نے بندہ کے پاس ہدایۃ النحو پڑھی تھی ماشاء اللہ زمانہ طالبعلمی ہی میں موصوف ذہین اور محنتی تھے اب ماشاء اللہ محنت کے ساتھ ہدایۃ النحو پڑھا بھی رہے ہیں اسی محنت کا نتیجہ ہے کہ موصوف نے ہدایۃ النحو کی اردو شرح لکھی ہے جو کہ سوال وجواب کے طرز پر ہے میرے علم کے مطابق اب تک شاید کہ کسی کتاب کی مکمل شرح سوال وجواب کے طرز پر نہیں لکھی گئی ہے۔ یہ اگرچہ ایک پیارا اور انوکھا طرز ہے لیکن امید ہے کہ کافی حد تک علم نحو کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے طلبہ کے حق میں مفید ومعاون ثابت ہوگی انشاء اللہ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ طلبہ علم نحو کو اس شرح سے زیادہ سے زیادہ نفع پہنچائے اور مولف کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور مزید علمی وتالیفی خدمات کی توفیق مرحمت فر مائے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

انا العبد الاحقر: حضرت مولانا مفتی (محمد اطہر حسین) صاحب رشیدی ثم القاسمی

صدر شعبۂ افتاء مدرسہ مظاہر العلوم سیلم ۲۷/۷/۱۴۳۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ حقیقت

حضرت مولانا فضلِ کریم صاحب المظاہری

شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ معراج العلوم دھرمپوری، و گورنمنٹ، قاضی ضلع دھرمپوری

حمداً وصلوٰۃ، عزیز گرامی، مفتی مولانا محمد احسان صاحب المظاہری مدرس مدرسہ اشرف العلوم، مسلم پور تملناڈو و مدرسہ مظاہر العلوم سیلم کے اس خوش بخت اور ہونہار فضلاءِ کرام میں سے ہیں جن کا علمی فیضان بفضل خدا جاری ہے فاضل نوجوان علم نافع کی دولت سے مالا مال ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

درس نظامی میں ہدایۃ النحو اپنی جامعیت اور افادیت کے لحاظ سے فن نحو کی اہم کتاب شمار ہوتی ہے فاضل موصوف نے خالص علمی رنگ میں ہدایۃ النحو کی اردو شرح "افادۃ النحو" نہایت آسان عام فہم سوال و جواب کے انداز میں تحریر فرمائی ہے احقر نے پوری کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔

مولف نے بڑی کامیابی اور ایک کہنہ مشق باخبر مدرس کی طرح مسائل نحو کو پوری مہارت کے ساتھ حل کیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شارح موصوف کی عمر دراز فرمائے اور زیادہ سے زیادہ علمی کاموں کی توفیق عطا فرمائے نیز مذکورہ شرح "افادۃ النحو" کو علمی حلقوں میں شرف قبولیت کے ساتھ ذخیرۂ آخرت اور رفع درجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین والسلام۔ حضرت مولانا (فضل کریم) صاحب مظاہری مدظلہ العالی

شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ معراج العلوم دھرمپوری

عرض مولف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلي علىٰ رسوله الكريم امابعد:

میں وحدہٗ لاشریک لہٗ کے نام سے اس کتاب کو شروع کرتا ہوں، جس نے انسان کو قلم کے ذریعہ سے سکھایا اور درود وسلام ہو پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر جن کو خاتم النبیین ﷺ بنایا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو علم کے ذریعہ سے تمام مخلوقات پر فضیلت دی ہے چنانچہ تمام علوم کی بنیادی چیز علم نحو وصرف ہے۔

عربی کا مقولہ ہے" النحو في الكلام كالملح في الطعام "اسی وجہ سے تمام مدارس دینیہ میں ابتدا ہی سے فن نحو وصرف پر زور دیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو عربی عبارتوں کے پڑھنے میں کما حقہٗ مہارت حاصل ہو۔

فن نحو کی مشہور کتاب "ہدایۃ النحو" تمام مدارس میں داخل نصاب ہے، نیز یہ ایک مسلم بات ہے کہ ہر استاذ طالبعلم کیلئے رہنما اور شارح ہوتا ہے مگر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی مشکل مسئلہ طالبعلم کیلئے پریشان کن بن جاتا ہے جس سے اصل مقصد کو سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے چوں کہ " حل کتاب شرح صدر" ہر استاذ کے ذمہ فرض ہے اس وجہ سے احقر نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اپنے اساتذہ کی دعاؤں سے ہدایۃ النحو کو عام فہم انداز میں ہر ہر مسئلہ کو بشکل سوال وجواب حل کرنے کیلئے قلم اٹھایا خصوصاً عبارت کو ممکن حد تک حل کرنیکی پوری کوشش کی ہے اور نہایت ہی عام فہم انداز میں مثالوں کے اجراء کے ساتھ قواعد کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ عربی عبارت

بالخصوص قرآن وحدیث کا سمجھنا طالبعلموں کیلئے آسان ہو جائے اور قرآن وحدیث کا نوران کے سینہ میں آجائے۔

نیز احقر نے اس کتاب میں اختصار کی غرض سے کتاب کی عربی عبارت کو نقل نہیں کی ہے البتہ کوشش یہ کی ہے کہ ہر ہر عبارت کا خلاصہ بشکل سوال آجائے۔

نیز تمام بیان کے شروع میں ہدایۃ النحو طبع مکتبہ دینیہ دیوبند کا صفحہ نمبر نقل کیا ہے تاکہ رجوع کرنے میں آسانی ہو۔

مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ یہ کتاب طلبہ واساتذہ ہر دو کیلئے مفید ثابت ہوگی۔

میں مشکور ہوں مدرسہ اشرف العلوم مسلم پور کا جس مُوقر ادارہ کی وجہ سے بندہ اسکا اہل ہوا۔ بڑی ناسپاسی ہوگی تملناڈو کے عظیم دینی درسگاہ مدرسہ مظاہر العلوم سیلم کے بانی وشیخ الحدیث ومہتمم شفیق الملت حضرت مولانا محمد شفیق خان صاحب عمت فیوضہم کا شکریہ اور ان کے غیر معمولی شفقت کا تذکرہ نہ کروں جنھوں نے اس کتاب پر خصوصی توجہ دیئے اور ہمت افزائی کی۔ اور ایسے ہی بڑی ناقدری ہوگی اگر اسی مدرسہ کے نائب مہتمم ومربی حضرت اقدس مولانا مزمل حسین صاحب دامت برکاتہم کا ذکر نہ کروں جنھوں نے اس کتاب کی تالیف پر میری قدم بقدم رہنمائی فرمائی اور ایسے ہی تاملناڈو کے معروف مدرسہ معراج العلوم دھرمپوری کے شیخ الحدیث ومہتمم حضرت مولانا فضل کریم صاحب المظاہری مدظلہ العالی کا بھی مشکور وممنون ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تالیف کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت سے رہ کر ہر طرح سے معاون رہے اور کتاب کو بالاستیعاب مطالعہ کر کے مناسب مقامات پر تصحیح فرمائی اور اگر اس حسین موقع پر اپنے ان مخلصین کا نام نہ لیا جائے جنھوں نے اس کتاب کو لباس ہستی زیب تن کرنے میں کسی بھی طرح کا

تعاون کیا ہے تو یہ میری کم ظرفی کی علامت ہوگی یوں تو میرے جتنے بھی اساتذہ کرام ہیں سبھی محسن ومشفق ہیں، لیکن حضرت مولانا محمد اطہر حسین صاحب رشیدی دام اقبالہ نے مفید مشوروں سے ہمکنار کیا۔

اور شکر گزار ہوں، حضرت مولانا مفتی محمد لقمان صاحب ناظم مدرسہ کنز العلوم کا جنھوں نے ہمت آور کاشوں سے حوصلہ بلند فرمایا جو اس کتاب کی اشاعت میں کارگر ثابت ہوئی اور محبوب اختر پورنیہ، سید صدام سلیم، محمد شارب کٹیہار متعلم مدرسہ ہذا کا جنھوں نے میری معاونت کی نیز مخلص دوست جناب سیف اللہ صاحب اور محمد اکرام الدین کا جنھوں نے ہر طرح سے میرا تعاون کیا۔

اختتام پر علماء مخلصین سے التجاء ہے کہ احقر کی اس تالیف میں جو بھی خامیاں نظر آئیں فوراً مطلع فرمائیں انشاء اللہ بنظر شفقت قبول کیا جائیگا نیز اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازیں "رحم اللہ امراء اا هدیٰ الی عیوبی"

نیز علماء صالحین اور طلباء فائزئن سے مودبانہ گزارش ہے کہ راقم السطور کو اپنے دعاؤں میں یاد رکھیں۔ احقر بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے کہ اس کاوش کو طلبہ کیلئے نفع بخش اور اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں۔ آمین ثم آمین

احقر محمد احسان بن صغیر احمد غفرلہ

خادم تدریس مدرسہ اشرف العلوم مسلم پور کرشنگری تملناڈو۔

ارشعبان المعظم ۱۴۳۳ھ ۲۲رجون ۲۰۱۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ،اما بعد :

کچھ کتاب کے متعلق

سوال: ہدایۃ النحو کس فن میں ہے؟

جواب: ہدایۃ النحو فن نحو میں ہے۔

سوال: اس فن کے بانی کون ہیں؟

جواب: ایک روایت کے مطابق واضع اول امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ اور واضع ثانی حضرت امام ابوالاسود دویلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کو تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے اور ایک روایت کے مطابق واضع اول امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور واضع ثانی حضرت امام ابوالاسود دویلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

سوال اس کتاب کے مصنف کون ہیں؟

جواب: اس کتاب کے مصنف عارف کبیر شیخ سراج الدین عثمان چستی نظامی معروف باخی سراج اودھی (متوفی ۷۵۸ھ) رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

سوال: اس کتاب کو کس ترتیب پر لکھا گیا ہے؟

جواب اس کتاب کو کافیہ کی ترتیب پر لکھا گیا ہے۔

سوال: اس کتاب کے اندر کیا کیا سہولتیں ہیں؟

جواب: اس کتاب کے اندر آسان عبارت ہے اور تمام قواعد کی مثالیں ہیں دلائل کو پیش کئے بغیر تاکہ مسائل کا سمجھنا مبتدی طالبعلم کو دشوار نہ ہو جائے۔

سوال: مبوبا، ومفصلاً پر کتنے اعراب پڑھ سکتے ہیں اور کیوں؟

جواب: مبوبا ومفصلاً پر دو اعراب پڑھ سکتے ہیں "و" کے کسرہ کے ساتھ اسم فاعل کا صیغہ ہوگا اور **جمعت** کے تائے متکلم سے حال واقع ہوگا اور "و" کے فتحہ کے ساتھ اسم مفعول کا صیغہ ہوگا اور ضمیر مجرور سے حال واقع ہوگا۔

سوال: اس کتاب کا نام ہدایۃ النحو کیوں رکھا گیا؟

جواب: اس کتاب کا نام ہدایۃ النحو رکھا گیا اس امید سے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ نحو کے طالبعلموں کو ہدایت دے۔

مقدمہ

سوال: اس کتاب کے اندر کتنی چیزیں ہیں؟

جواب: اس کتاب کے اندر ایک مقدمہ، تین اقسام اور ایک خاتمہ ہے۔

سوال مقدمہ کسے کہتے ہیں صفحہ۲۔

جواب: مقدمہ مقدمۃ الجیش سے ماخوذ ہے اس لئے کہ وہ لشکر میں سب سے آگے ہوتا ہے اور کتاب میں بھی مقدمہ سب سے پہلے ہوتا ہے اسلئے کہ مقدمہ میں وہ باتیں بیان کی جاتی ہیں جن پر کتاب کے مسائل کو سمجھنا اس پر موقوف ہوتا ہے۔

سوال: مقدمہ کے اندر کیا بیان کی جاتی ہے؟

جواب: مقدمہ کے اندر تین چیزیں بیان کی جاتی ہیں۔ علم کی تعریف، موضوع غرض وغایت۔

سوال: علم نحو کی تعریف کیا ہے؟

جواب: علم نحو وہ علم ہے جس سے اسم اور فعل اور حرف کو باہم ترکیب دینے اور ان کے

آخر کے حالات معرب ومبنی ہونے کی کیفیت معلوم ہو۔

سوال:علم نحو کی (مقصد)فائدہ)غرض کیا ہے؟

جواب: علم نحو کی غرض عربی کلام میں ذہن کولفظی غلطی سے بچانا ہے۔

سوال:علم نحو کا موضوع کیا ہے؟

جواب:علم نحو کا موضوع کلمہ اورکلام ہے۔

کلمہ کا بیان

سوال:کلمہ کی تعریف کیا ہے؟صفحہ۳

جواب:کلمہ ایسا لفظ ہے جو وضع کیا گیا ہے مفرد معنیٰ کیلئے۔

سوال:کلمہ کی دلیل حصر کیا ہے؟

جواب:کلمہ کی دلیل حصر یہ ہے کہ کلمہ بذات خود کسی معنیٰ پر دلالت نہ کرتا ہو تو وہ حرف ہے یا دلالت کرتا ہو بذات خود کسی معنیٰ پر اور تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جاتا ہو تو وہ فعل ہے۔

یا دلالت کرتا ہو بذات خود کسی معنیٰ پر اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پاجاتا ہو تو وہ اسم ہے۔

سوال:لفظ کی تعریف کیا ہے؟

جواب:انسان کے منہ سے جو بات نکلے اس کو لفظ کہتے ہیں۔

اسم کا بیان

سوال:اسم کی تعریف کیا ہے؟ مع مثال بیان کریں صفحہ۴

جواب:اسم وہ کلمہ ہے جسے کسی سے ملائے بغیر اس کا معنیٰ سمجھ میں آجاتا ہو اور اسمیں

تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔جیسے رَجُلٌ،علمٌ

سوال:اسم کی علامتیں کیا ہیں نمبروار مع مثال بیان کریں؟

جواب:(۱)اس سے خبر دینا صحیح ہو جیسے زیدٌ قائمٌ(۲)اضافت کا ہونا جیسے غلام زید (۳)لام تعریف کا داخل ہونا جیسے الرجل (۴)حرف جر اس کے شروع میں داخل ہونا جیسے بزیدٍ (۵)تنوین کا ہونا جیسے زیدٌ(۶)تثنیہ کا ہونا جیسے رجلانِ (۷)جمع کا ہونا جیسے رجالٌ(۸)موصوف کا ہونا جیسے رجلٌ عاقلٌ (۹)تصغیر کا ہونا جیسے رُجَیلٌ (۱۰)حروف ندا کا داخل ہونا جیسے یا رجل۔

سوال: صحۃ الاخبار عنه کا کیا مطلب ہے؟

جواب:صحۃ الاخبار عنہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بارے میں خبر دینا صحیح ہو یعنی وہ مخبر عنہ بن سکے جیسے زید قائم میں زید کے قیام کی خبر دی گئی ہے اس لئے زید مخبر عنہ ہے

سوال:اسم کو اسم نام رکھنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب:اسم کو اسم نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اسم سموٌّ سے مشتق ہے جس کے معنیٰ ہیں بلند ہونا کیونکہ اسم اپنے دونوں قسیموں پر یعنی فعل اور حرف پر بلند ہے اس طور پر کہ اس کے معنیٰ کو سمجھنے کے لئے نہ زمانہ کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ کسی اور اسم کو ملانے کی اور یہ اسم وسمٌ سے مشتق نہیں ہے جس کے معنیٰ ہیں نشان لگانا۔

فعل کا بیان

سوال:فعل کی تعریف کیا ہے مع مثال بیان کریں صفحہ۵۔

جواب:فعل وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ مستقل ہوں اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے جیسے ضرب یضرب اضرب ۔

سوال: فعل کی علامتیں مع مثال واضح کریں۔

جواب: (۱) صحة الاخبار به کا ہونا جیسے ضرب زید (۲) قد کا داخل ہونا جیسے قد ضرب (۳) سین کا داخل ہونا جیسے سیضرب (۴) سوف کا داخل ہونا جیسے سوف یضرب (۵) جزم کا داخل ہونا آخر میں جیسے لَمْ یضربْ (۶) ماضی مضارع کی گردان ہونا جیسے ضَرَبَ یَضْرِب (۷) امر کا ہونا جیسے اِضْرِبْ (۸) نہی کا ہونا جیسے لَا تَضْرِبْ (۹) ضمیر بارز مرفوع متصل کا ہونا جیسے ضَرَبْتُ (۱۰) تائے ساکنہ کا ہونا جیسے ضَرَبَتْ (۱۱) نون ثقیلہ یا نون خفیفہ کا ہونا جیسے لَیَضْرِبَنَّ لَیَضْرِبَنْ.

سوال: ان یصح الاخبار به کا مطلب کیا ہے؟

جواب: ان یصح الاخبار به لا عنه کا مطلب یہ ہے کہ فعل مخبر بہ بن سکتا ہے یعنی مسند بن سکتا ہے لیکن فعل مخبر عنہ یعنی مسند الیہ نہیں بن سکتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں ضرب کی اسناد زید کی جانب کی گئی ہے۔

سوال: فعل کا نام فعل رکھنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: فعل کو فعل نام رکھنے کی وجہ اسکے اصل کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ مصدر ہے اور مصدر حقیقت میں فاعل کا فعل ہوتا ہے اور فعل کا معنیٰ کام کے ہیں اور چونکہ اسمیں بھی کسی نہ کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جاتا ہے۔ جیسے الضرب مارنا میں "مار" فاعل کا فعل ہے۔

حرف کا بیان

سوال: حرف کی تعریف کیا ہے؟ مع مثال بیان کریں ص ۵

جواب: حرف وہ کلمہ ہے جسکے معنیٰ مستقل ہوں یعنی دوسرے کلمے کو ملائے بغیر اسکے معنیٰ سمجھ میں نہ آئے جیسے مِنْ (سے) اِلیٰ (تک) فی (میں) وغیرہ۔

سوال: حرف کی علامت کیا ہے؟

جواب: حرف کی علامت یہ ہے کہ اسم اور فعل کی علامات میں سے کوئی بھی اسمیں نہ ہوں۔

سوال: کیا حرف کا کلام عرب میں کچھ فائدہ بھی ہے۔

جواب: ہاں، کلام عرب میں بہت سے فوائد ہے مثلاً (۱) دو اسموں کے درمیان ربط پیدا کرنا ہے جیسے زَیْدٌ فِي الدار (۲) دو فعلوں کے درمیان ربط پیدا کرنا جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَضْرِبَ۔ (۳) ایک اسم اور ایک فعل کے درمیان ربط پیدا کرنا جیسے ضَرَبْتُ بالْخَشَبَةِ (۴) دو جملوں کے درمیان ربط پیدا کرنا جیسے اِنْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ اکرمته .

سوال: حرف کو حرف نام رکھنے کی وجہ کیا ہے۔

جواب: حرف کا نام حرف رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ حرف کا معنیٰ طرف یعنی جانب کے ہیں اور کلام میں مقصود اسم اور فعل ہی ہے تو گویا اسم اور فعل بیچ میں آنے والے ہو گئے اور حرف کنارے اور ایک جانب والا ہو گیا۔

کلام کا بیان

سوال: کلام کی تعریف کیا ہے؟ صفحہ ۶

جواب: کلام وہ ہے جو دو کلموں سے مرکب ہوا اسناد کیساتھ۔

سوال: اسناد کی تعریف کیا ہے؟

جواب: اسناد کہتے ہیں ایک کلمے کی نسبت دوسرے کلمے کی طرف کی گئی ہو اس طور سے کہ مخاطب کو فائدہ تامہ یعنی مخاطب کو ایک ایسی خبر ملے کہ اس خبر کو مکمل کرنے کے لئے پھر ایک سوال کرنے کی ضرورت نہ پڑے اور اس کا خاموش رہنا صحیح بھی ہو جیسے زید قائم

سوال: مسنداور مسندالیہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب: مسندالیہ وہ اسم ہے جس کی طرف کوئی چیز منسوب کی گئی ہواور جس کو نسبت کرے وہ مسند ہے جیسے زید کاتب میں زید مسندالیہ اور کاتب مسند ہے۔

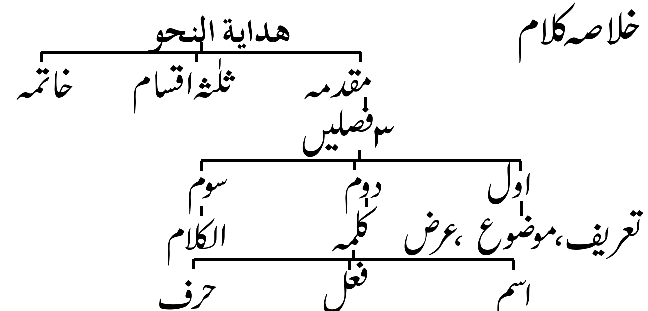
سوال: کلام کیلئے کلموں کی کون کونسی قسموں کی ضرورت ہے۔

جواب: کلام کیلئے کم ازکم دواسم یا ایک فعل اور ایک اسم کی ضرورت ہے کیونکہ کلام کیلئے مسنداور مسندالیہ کا ہونا ضروری ہے اور یہ دونوں ان دوصورتوں کے علاوہ حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔جیسے زید قائم ،قام زیدٌ۔

سوال:فان قیل سےاعتراض اور قلنا سے کیا جواب ہے؟

جواب: فان قیل سےاعتراض یہ ہے کہ یا زید جملہ ہے اسمیں ایک حرف اور ایک اسم ہے جبکہ ابھی بتایا گیا کہ کلام کیلئے دواسم یا ایک اسم اور ایک فعل ضروری ہے تو پھر یہ کیسے جملہ بنا تو معلوم ہوا کہ کلام ایک حرف اور ایک اسم سے پورا ہوسکتا ہے قلنا سے جواب یہ ہے کہ یاحرف ندا ہے جو کہ ادعو یا اطلب کے قائم مقام ہے تو اصل عبارت یہ ہوگی" اُدْعُوْ اَزَیْداً یااَطْلُبُ زَیْدًا "تو اسکی ترکیب ایک فعل یعنی اُدْعُوْ اور ایک اسم یعنی زَیْدٌ سے ہوئی۔

خلاصہ کلام



اسم معرب کا بیان صفحہ ۹

سوال:القسم الاول کا مراد کیا ہے اور اسکی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: القسم الاول کا مراد اسم کی وہ تقسیم جو اعراب کے لحاظ سے ہے اور اسکی دو قسمیں ہیں(۱)معرب (۲)مبنی۔

سوال: فَلَنَذْکُرُ اَحْکَامُہ' کی وضاحت کیا ہے؟

جواب: فلنذکر احکامہ کی وضاحت یہ ہے کہ ہم معرب اور مبنی کے احکام کو دو باب اور ایک خاتمہ میں ذکر کریں گے۔

سوال:الباب الاول کا مراد کیا ہے اور اسکی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: الباب الاول کا مراد یہ ہے کہ پہلا باب اسم معرب کی تعریف میں اور اس میں ایک مقدمہ اور تین مقاصد اور ایک خاتمہ ہے۔

سوال: مقدمہ کی کتنی قسمیں ہیں اور یہاں کیا مراد ہے اور اس میں کتنی فصلیں ہیں؟

جواب: مقدمہ کی دو قسمیں ہیں (۱) جو باتیں وضاحت کے طور پر بیان کی جاتی ہے وہ مقدمہ العلم ہے۔(۲) اور جو باتیں مقصود کی وضاحت کے لئے بیان کی جاتی ہے وہ مقدمۃ الکتاب ہے۔

سوال : اسم معرب کی تعریف مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: اسم معرب وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ ملے ہوئے ہوں اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو ان دونوں شرطوں کی وجہ سے صرف لفظ زیدٌ معرب نہیں ہوسکتا کیونکہ غیر کے ساتھ مرکب نہیں اور قام ھٰؤلاءِ میں ھٰؤلاءِ جو ہے وہ بھی معرب نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ مبنی الاصل یعنی حروف کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اس طور پر کہ

هٰـٓـؤلاءِ اسم اشارہ ہے اور اسم اشارہ محتاج ہوتا ہے اشارہ کے جیسا کہ حروف ضمہ ضمیمہ کا محتاج ہوتا ہے اور مبنی الاصل تین چیزیں ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف اور (۳) تمام حروف جیسے قام زیدٌ کہ اس میں زید معرب ہے۔

سوال: معرب کا حکم کیا ہے؟

جواب: معرب کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر مختلف عوامل کے بدلنے سے بدلتا رہے جیسے جائنی زیدٌ۔ رأیتُ زیدًا مَرَرْت بِزَیْدٍ میں لفظ زید معرب ہونے کی بنا پر بدل رہا ہے۔

سوال: معرب کے اعراب کی کتنی قسمیں ہیں مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: معرب کے اعراب کی دو قسمیں ہیں اعراب لفظی جیسے جَاءَ نِي زَيْدٌ. رَأَيْتُ زيدًا. مَرَرْتُ بِذَيْد ۔ اعراب تقدیری جیسے جَاءَ نِيُ موسیٰ . رَأَيْت موسیٰ ، مَرَرْت بموسیٰ

سوال: اعراب کیا چیز ہوتی ہے

جواب اعراب وہ ہے جس سے معرب کا آخر بدلتا رہتا ہے۔

سوال: اسم کا اعراب کیا ہے؟

جواب: اسم کا اعراب رفع، نصب، جر ہوتا ہے۔

سوال: عامل کسے کہتے ہیں؟

جواب: عامل اس کو کہتے ہیں جس سے رفع یا نصب یا جر ہو۔

سوال: اعراب کا محل کونسا ہے حرف ہوتا ہے مثال سے سمجھائیں؟

جواب: اعراب کی جگہ آخری حرف ہوتا ہے جیسے جَاءَ نِي زيدٌ .رَأيت زيدًا .

مررت بزید اس میں جاءِ عامل ہے اور زید معرب ہے اور رفع، نصب، جر اعراب ہے اور دال محل اعراب۔

سوال: عربی کلام میں معرب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: عربی کلام میں معرب صرف اسم متمکن اور فعل مضارع ہوتا ہے (جبکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو)

اسم کے اعراب کا بیان

سوال: اسم کے اعراب کی کل کتنی قسمیں ہیں؟ صفحہ ۹

جواب: اسم کے اعراب کی کل نو قسمیں ہیں۔

سوال: مفرد منصرف صحیح کسے کہتے ہیں اور اس کا اعراب کیا ہے مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: مفرد منصرف صحیح وہ اسم ہے جو مفرد ہو تثنیہ جمع نہ ہو منصرف ہو اور صحیح ہو یعنی اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے زید اور اس کا اعراب حالت رفع ضمہ کے ساتھ جیسے جاء نی زیدٌ۔ حالت نصب فتحہ کے ساتھ جیسے رأیتُ زیدًا ۔ حالت جر کسرہ کے ساتھ جیسے مررت بزیدٍ ۔

سوال: جاری مجری صحیح کسے کہتے ہیں اور اس کا اعراب کیا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: جاری مجری صحیح وہ اسم ہے جو مفرد ہو منصرف ہو اور اسکے آخر میں واو یا ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ (ڈول) ظَبْیٌ (ہرن) اس کا اعراب وہی ہے جو مفرد منصرف صحیح کا ہے۔

سوال: جمع مکسر کسے کہتے ہیں اور اس کا اعراب کیا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: جمع مکسر منصرف اس کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن سلامت نہ ہو جیسے رجل کی جمع رجال کہ اسمیں جیم اور لام کے درمیان الف آنے کی وجہ سے واحد کا وزن سلامت نہ رہا، اس کا اعراب بھی وہی ہے جو مفرد منصرف صحیح کا ہے جیسے جائنی رجل مررت برجلٍ .

سوال: جمع مؤنث سالم کسے کہتے ہیں اور کیسے بنتا ہے اور اس کا اعراب کیا ہے؟ مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

جواب: جمع مؤنث سالم اس کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن سلامت رہے اور اسم کے آخر میں الف اور تائے مستطیلہ لگانے سے بنتا ہے اس کا اعراب حالت رفع ضمہ کے ساتھ جیسے ھن مسلماتٌ حالت نصب اور جر کسرہ کے ساتھ جیسے رأیت مسلماتٍ .مررت بمسلماتٍ

سوال: غیر منصرف کسے کہتے ہیں اور اس کا اعراب کیا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: غیر منصرف اس کو کہتے ہیں کہ جس میں اسباب منعِ صرف میں سے دو سبب پائے جاتے ہوں یا ایک سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو اس کا اعراب حالت رفع ضمہ کے ساتھ جیسے جاءنی احمدُ۔ حالت نصب فتحہ کے ساتھ جیسے رأیتُ احمدَ۔ حالت جر فتحہ کے ساتھ جیسے مررت باَحمدَ۔

سوال: اسمائے ستہ مکبرہ کسے کہتے ہیں اور کیسے بنتا ہے اس کا اعراب کیا ہے؟ مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

جواب: اسمائے ستہ مکبرہ یہ ہیں" ابٌ، اَخٌ، فَمٌ، حَمٌ، ھَنٌ، ذُوٌ" مکبرہ جو مصغرہ

نہ ہو یعنی فُعَیْلٌ کے وزن پر نہ ہو اس کا اعراب حالت رفع واو کے ساتھ جیسے جاءَ نی اَخوک ۔ حالت نصب الف کے ساتھ جیسے رأیت اخاک ۔ حالت جر یا کے ساتھ جیسے مررت باَخیک۔

سوال اسمائے ستہ مکبرہ کے اعراب کیلئے کیا کیا شرطیں ہیں؟

جواب: اس کے لئے تین شرطیں ہیں (ا) مکبرہ ہونا مصغرہ نہ ہونا (۲) واحد ہونا تثنیہ جمع نہ ہونا (۳) یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہونا۔

سوال: تثنیہ کسے کہتے ہیں اس کا اعراب کیا ہےَ مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

جواب: تثنیہ اس کو کہتے ہیں جو دو پر دلالت کرے اس کا اعراب حالت رفع الف کے ساتھ جیسے جاءَ نی رجلان ۔ حالت نصب یا ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے رأیتُ رَجُلَیْن ۔ حالت جر یا ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے مررت بِرَجُلَیْنِ .

سوال: کلا اور کلتا اور اثنان اور اثنتانِ کی حقیقت کیا ہے اور اس کا اعراب کیا ہےَ مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

جواب: کلا اور کلتا اور اثنان اور اثنتانِ جس کے معنیٰ دو کے ہیں اور کلا اور کلتا کا اعراب جبکہ مضاف ہو ضمیر کی طرف حالت رفع الف کے ساتھ جیسے جائَنی کلاھما ۔ حالت نصب یا ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے رأیت کلَیْھما ۔ حالت جر یا ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے مررت بکلیھما اور اثنان اور اثنتان کا اعراب بھی وہی ہے۔

سوال: جمع مذکر سالم کسے کہتے ہیں اور اس کا اعراب کیا ہے۔َ مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

جواب: جمع مذکر سالم اس کو کہتے ہیں جس کے واحد کا وزن سلامت رہے اس کا

اعراب حالت رفع واوَ ماقبل مضموم کے ساتھ جیسے جاءَ نی مسلمونَ حالت نصب یا ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے رأیت مسلمِیْنَ حالت جر یا ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے مررت بِمسلمِیْنَ .

سوال: تثنیہ اور جمع سالم کے نون کا اعراب کیا ہوتا ہے؟ مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

جواب: تثنیہ کا نون ہمیشہ مکسور ہوتا ہے اور جمع سالم کا نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور اضافت کے وقت یہ دونوں نون گر جاتے ہیں جیسے غلاما زید .مسلمو مصر کہ اصل میں غلامان اور مسلمون تھا۔

سوال: اسم مقصورہ کسے کہتے ہیں اور اس کا اعراب کیا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: اسم مقصورہ وہ اسم ہے کہ جس کے آخر میں کھڑا زبر ہو جیسے موسیٰ اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے جیسے جاءنی موسیٰ .رأیت موسیٰ . مررت بموسیٰ .

سوال: اسم منقوص کسے کہتے ہیں اور اس کا اعراب کیا ہے ؟ مثالوں سے واضح کریں

جواب: اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں یا ماقبل مکسور ہو جیسے قاضی اس کا اعراب حالت رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ جیسے جاءَنی القاضی۔ حالت نصب فتحہ لفظی کے ساتھ رأیتُ القاضِیَ۔ حالت جر کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے مررت باالقاضی .

سوال: جمع مذکر سالم جبکہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کا اعراب کیا ہوتا ہے ؟ مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: جمع مذکر سالم جبکہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کا اعراب حالت رفع

واوَ تقدیری کے ساتھ جیسے جاءنی مسلمیّ۔ حالت نصب یا لفظی کے ساتھ جیسے رأیت مسلمیَّ۔ حالت جر یا لفظی کے ساتھ جیسے مررت بمسلمیَّ .

سوال: مسلمیّ کی تحقیق کیا ہے؟

جواب: مُسْلِمِیَّ اصل میں مُسْلِمُو نَیَ تھا نون اضافت کی وجہ سے گر گیا مسلِمُوْیَ ہوا واوَ اور یا ایک جگہ جمع ہوئے واوَ ساکن تھا پس واوَ کو یا سے بدل دیئے اور یا کو یا میں ادغام کئے اور میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیئے یا کی مناسبت کی وجہ سے مُسْلِمِیَّ ہوا۔

منصرف کا بیان

سوال: اسم معرب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اسم معرب کی دو قسمیں ہیں (۱) منصرف (۲) غیر منصرف۔

سوال: منصرف کی تعریف کیا ہے؟

جواب: منصرف وہ اسم ہے کہ اس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب نہ ہوں یا ایک ایسا سبب بھی نہ ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو۔

سوال: منصرف کا حکم کیا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکتیں تنوین کے ساتھ آتی ہیں مثلاً جاءَنی زیدٌ . رأیت زیدًا . مررت بزیدٍ.

غیر منصرف کا بیان

سوال: غیر منصرف کی تعریف کیا ہے؟ صفحہ ۱۳

جواب: غیر منصرف وہ اسم ہے کہ جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو

سبب ہوں یا ایک سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہوں۔

سوال: غیر منصرف کا حکم کیا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہوتا ہے اور جر کی جگہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے جیسے جاء نی عمرُ ،ورایتُ عمرَ . مررت بعمرَ .

سوال: اسباب منع صرف کتنے ہیں اور کیا ہے؟

جواب: اسباب منع صرف نو ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۵) جمع (۶) ترکیب (۷) الف نون زائدتان (۹) وزنِ فعل۔

سوال: عدل کسے کہتے ہیں مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: عدل اسکو کہتے ہیں کہ اسم اپنے اصل صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ کے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلا جائے تحقیقاً یا تقدیراً۔ تحقیقاً کی مثال ثُلٰثُ و مَثْلَثُ ہے ثلثةً سے نکالا گیا ہے۔ تقدیراً کی مثال عُمَرُ، زُفَرُ (یعنی عامر زافر سے نکالا گیا ہے)

سوال: وصف کسے کہتے ہیں اور غیر منصرف بننے کے لئے شرط کیا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: وصف اس کو کہتے ہیں جس کو واضع نے وصف کیلئے وضع کیا ہو اگر چہ کہ بعد میں دوسرے معنیٰ میں استعمال ہونے لگا ہو جیسے اَسْوَدُ اور اَرْقَمُ کہ اصل کالے اور چتکبرے گھوڑے کے معنی میں تھا اور اب اَسْوَدُ کالا سانپ اور اَرْقَمُ چتکبرے گھوڑے کا نام ہو گیا اور اسکی شرط یہ ہے کہ علم کے ساتھ نہ ہو جیسے اَسْوَدُ۔

سوال: مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ میں اَرْبَعٍ منصرف کیوں ہے جبکہ اس میں وصف اور

وزن فعل۔

جواب: مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ میں اَرْبَعٍ منصرف اس لئے ہے کہ وزن فعل تو ہے مگر اس میں جو وصف ہے اس کو اصل واضع نے وصف کے لئے وضع نہیں کیا ہے بلکہ چار کے گنتی کیلئے وضع کیا تھا۔

سوال: تانیث کسے کہتے ہیں اور اسکی کتنی قسمیں ہیں اور کیا کیا ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: تانیث اس کو کہتے ہیں جو مؤنث ہو یعنی اس کے آخر میں گول ۃ ہو لفظاً یا معناً اور تانیث کی چار قسمیں ہیں (۱) تانیث لفظی جیسے طلحة (۲) تانیث معنوی جیسے زینب (۳) تانیث الف مقصورہ کے ساتھ جیسے حبلی (۴) تانیث الف ممدودہ کے ساتھ جیسے حمراء

سوال: یَجُوْزُ صَرْفُه' وَتَرْكُه' کے کیا معنیٰ اور کیا مطلب ہیں

جواب: جائز ہے اس کو منصرف اور غیر منصرف پڑھنا اور یجوز صرفه وترکه کا مطلب یہ ہے کہ مؤنث معنوی ہو تو ساکن الاوسط ہو اور غیر عجمی ہو تو جائز ہے مؤنث معنوی کو منصرف پڑھنا آسانی کے لئے اور غیر منصرف پڑھنا دو سبب کے پائے جانے کی وجہ سے۔

سوال: زینب ، ھند ،سقر ،حبلیٰ ، جور ،حمرآء کیا ہیں اور کیوں ہیں؟

جواب: زینب غیر منصرف ہے مؤنث اور علم ہونیکی وجہ سے۔ ھند بھی غیر منصرف ہے مؤنث اور علم ہونیکی وجہ سے مگر اس کو منصرف بھی پڑھنا بھی جائز ہے۔ جور غیر منصرف ہے مؤنث اور علم ہونے کی وجہ سے حبلیٰ اور حمرآء بھی غیر منصرف ہیں

مؤنث بالف المقصورہ اورممدودہ ہونے کی وجہ سے۔

سوال: لان الالف سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کیا بتلانا چاہتے ہیں؟

جواب: لان الالف سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتلانے چاہتے ہیں کہ الف قائم مقام ہے دوسببوں کے (۱) تانیث کا (۲) اس کا مؤنث ہونا لازم ہونیکی وجہ سے۔

سوال: معرفہ کسے کہتے ہیں اور اسکو غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے شرط کیا ہے؟

جواب: معرفہ اسکو کہتے ہیں جو کسی شئی معین پر دلالت کرے اس کا شرط علمیت کا ہونا ہے جیسے زَیْنَبُ اس میں ایک سبب علمیت اور دوسرا سبب تانیث ہے۔

سوال: عجمہ کسے کہتے ہیں اور اسکو غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے شرط کیا ہے؟

جواب: عجمہ اس کو کہتے ہیں جو عربی زبان نہ ہو اور اسکی شرط یہ ہے کہ علم ہو اور تین حرف سے زئد ہو یا ثلاثی ہو تو متحرک الاوسط ہو جیسے اِبْرَاهِيْمَ ،شَتَرَ

سوال: اِبْرَاهِيْمَ ،شَتَرَ ،لِجَامٌ ، نُوحٌ، کیا ہیں اور کیوں ہیں۔

جواب؛ ابراھیم غیر منصرف ہے عجمہ اور علم ہونیکی وجہ سے اور ،شَتَرَ بھی غیر منصرف ہے عجمہ اور متحرک الااوسط ہونیکی وجہ سے۔

لجامٌ منصرف ہے علم نہ ہونیکی وجہ سے (باوجودیکہ چار حرف ہیں)

نوحٌ منصرف ہے ساکن الاوسط ہونے کی وجہ سے (باوجودیکہ تین حرف ہیں)

سوال: جمع کے غیر منصرف بننے کی لئے شرائط کیا ہیں؟

جواب: جمع کے غیر منصرف بننے کیلئے شرط یہ ہے کہ منتہی الجموع کے وزن پر ہو یعنی وہ جمع جس کے پہلے دوحروف مفتوح اور تیسرا الف ہو یا حرف مشدد ہو جیسے مسجدٌ کی جمع مَسَاجِدُ داب کی جمع دَوَابٌّ۔

سوال: مَصَابِيْحُ ،صِيَاقِلَةٌ،فَرَازِنَةٌ کیا ہیں اور کیوں ہیں؟

جواب: مصابیح غیر منصرف ہے اس لئے کہ وہ دوسببوں کے قائم مقام ہیں ایک جمع کا ایک ساکن الاوسط کا جو کہ ھا کو قبول نہ کرتا ہو اور صیاقِلَةٌ اور فَرَازِنَةٌ منصرف ہے ہا کو قبول کرنے کی وجہ سے (وقف کی حالت میں)

سوال: کَاَنَّه‘ جمعَ مَرَّتَيْن کا کیا مطلب ہے؟

جواب: کَاَنَّه‘ جمعَ مَرَّتَيْن کا مطلب یہ ہے کہ جمع کا ایک وزن نہ ہونے کے بعد وہی جمع دوسری وزن پر آتی ہے مگر اس وزن پر آنے کے بعد دوسری مرتبہ جمع نہیں بنا سکتے تو گویا کہ اس وزن پر ہونے والا جمع دومرتبہ جمع بنایا گیا ہے۔

سوال: ترکیب کی تعریف کیا ہے؟

جواب: ترکیب اس کو کہتے ہیں جو دوکلموں کی اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو گئے ہوں اس کی شرط علم کا ہونا ہے جیسے بعلبک۔

سوال: الف نون زائدتان کسے کہتے ہیں اور اسکی کتنی قسمیں ہیں اور اس کی کیا شرط ہے؟

جواب: الف نون زائدتان اس کو کہتے ہیں کہ علم کے اخیر میں الف اور نون زائد ہوں جیسے عثمان اور الف نون زائدتان اگر اسم میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو جیسے عمران اور اگر صفت میں ہو تو اسکی شرط یہ ہے کہ اس کا مؤنث فعلانۃ کے وزن پر نہ ہو جیسے سکران۔

سوال: وزن فعل کی تعریف اور اسکی شرط کیا ہے؟

جواب: وزن فعل کی تعریف ہر وہ اسم جو فعل کے وزن پر خاص ہو جیسے ضُرِبَ فُعِلَ کے

وزن پر ہے اوراسکو غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ فعل کے ساتھ خاص ہواوروہ اسم میں نہ پایا جاتا ہو،مگرفعل سے نقل کر کے جیسے شَـمَّـرَاوراگروزن فعل کے ساتھ خاص نہ ہوتو اسکے شروع میں حروف مضارع میں سے کوئی حرف ضرور ہواورھااس کے اخیرمیں داخل نہ ہوتا ہوجیسے تَغْلب ، تَرْجِس۔

سوال:یعمل کیا ہے؟

جواب: یعمل منصرف ہے ھا کوقبول کرنیکی وجہ سے مثلاً عرب کا قول ناقة یعملة ہے۔

سوال: اسباب منع صرف میں سے کتنے سببوں میں علم شرط لگایا گیا ہے؟

جواب:اسباب منع صرف کے چارسببوں میں علم شرط لگایا گیا ہے (۱) تانیث بالتا والمعنوی(۲)ترکیب(۳)عجمہ(۴)الف نون زائدتان میں

سوال:اسباب منع صرف میں سے کتنے سببوں میں علم شرط نہیں لگایا گیا ہےاس کے باوجوداس میں علم داخل ہوجاتا ہے۔

جواب:اسباب منع صرف میں سے دوسببوں میں علم شرط نہیں لگایا گیا ہے(۱) عدل (۲)وزن فعل۔

سوال:اِذَا نُكِّرَ صُرِّفَ کا کیا مطلب ہے؟صفحہ۱۰

جواب: اذا نکر صرف کا مطلب یہ ہے کہ ہروہ غیر منصرف جس میں علم شرط ہے اس کو جب نکرہ بنادیا جائے تو وہ منصرف ہوجائیگا۔

سوال:اما فی القسم الاول کی وضاحت کیا ہے؟

جواب:امافی القسم الاول کی وضاحت یہ ہے کہ پہلی قسم میں یعنی جس میں علم شرط لگایا

گیا ہواس کواگرنکرہ بنادے تو صرف ایک سبب باقی ہونے کی بنا پر وہ منصرف بن جائیگا جیسے جاء نی طلحةٌ اٰخَرُ۔

سوال:اما فی الثانی کی وضاحت کیا ہے؟

جواب:اما فی الثانی کی وضاحت یہ ہے کہ دوسری قسم میں یعنی جن سببوں میں علم شرط نہیں لگایا ہے اس میں اسم ایک سبب پر باقی رہا دوسرا سبب نہ پایا گیالھذا وہ منصرف بن گیا جیسے ضرب احمد .ضرب احمدٌ آخر .

سوال:و کل مالا ینصرف کی وضاحت کیا ہے؟

جواب: وکل ما لا ینصرف کی وضاحت یہ ہے کہ ہروہ غیر منصرف جوکسی دوسرے اسم کی طرف اضافت کی گئی ہو یا اس پر الف لام داخل ہوگیا ہوتو اس میں کسرہ داخل ہوگا جیسے مررت با حمد کم مررت با لا احمد(جبکہ احمدُ غیر منصرف ہے

المقصد الا ول صفحہ۱۸

سوال:المقصد الاول کس کی قسم ہےاورکس کے متعلق ہے؟

جواب المقصد الاول اسم معرب کی قسم ہےاور یہ اسمائے مرفوعات کے متعلق ہے

سوال:اسمائے مرفوعات کتنے ہیں اورکیا ہیں؟

جو اب:اسمائے مرفوعات آٹھ ہیں اوروہ یہ ہیں(۱)فاعل(۲)مفعول مالم یسم فاعلہٗ (۳)مبتدا(۴)خبر(۵)اِنَّ کی خبراوراسکے ہم عمل الفاظ کی خبر(۶)کان اوراس کے ہم عمل الفاظ کی اسم(۷)ماولامشبہ بلیس کا اسم(۸)لائے نفی جنس کا اسم۔

(فاعل کا بیان)

سوال:فاعل کی تعریف کیا ہے؟مثالوں سے واضح کریں صفحہ۱۹

جواب: فاعل وہ اسم ہے کہ اس سے پہلے کوئی فعل ہو یا صفت ہو اور اس فعل کی نسبت اس فاعل کی طرف ہو اور وہ اس سے قائم ہو نہ کہ اس پر واقع ہو جیسے ضـرب زیدٌ (زید نے مارا) ضارب زیدٌ۔ اس مثال میں زید سے فعل ضرب واقع ہے اور ضَارِبٌ صفت مشبہ ضرب کا اسناد زید کے ساتھ اس طور پر واقع ہے کہ اس سے یہ فعل واقع ہوا ہے۔

سوال: فاعل مرفوع کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: فاعل مرفوع کی دو قسمیں ہیں (۱) مظہر جیسے ذَهَبَ زَیْدٌ (۲) مضمر اور مضمر کی دو قسمیں ہیں (ا) مضمر بارز جیسے ضَرَبْتُ زیدًا (۲) مضمر مستتر جیسے زَیْدٌ ذهَبَ

سوال: اگر فعل متعدی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر فعل متعدی ہو تو اس کے لئے مفعول بہ بھی آئے گا جیسے ضَـرَبَ زَیْـدٌ عَمْرًوا

سوال: فاعل اگر ظاہر ہو تو فعل کا کیا حکم ہے؟

جواب: فاعل اگر ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا جیسے ضَرَبَ الزَّیْدان . ضَرَبَ الزَّیدون. ضَرَبَ زیدٌ .ضَرَبُت فَا طِمَةٌ

سوال: فاعل اگر مضمر ہو تو فعل کا کیا حکم ہے؟

جواب: فاعل اگر مضمر ہو تو فعل واحد تثنیہ جمع اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہو گا جیسے زید ضَرَب زَیْدانِ ضَرَبَا الزیدون ضَرَبُو افَاطِمَة ضَرَبَتْ

سوال: فاعل اگر مؤنث حقیقی ہو تو فعل کا کیا حکم ہے؟

جواب: فاعل اگر مؤنث حقیقی ہو اور فعل سے متصل ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث ہو گا جیسے

قَـامَـتْ هِنْدٌ مگر جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح سے آسکتا ہے جیسے ضَرَبَ الْیَوْمَ هِنْدٌ۔ ضَرَبَتِ الْیَوْمَ هِنْدٌ۔

سوال: فاعل اگر مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل کا کیا حکم ہے؟

جواب: فاعل اگر مؤنث غیر حقیقی ہو اور فعل کو اسم ضمیر کی طرف اسناد کیا گیا ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث ہی آئے گا جیسے اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ۔

سوال: مؤنث حقیقی اور مؤنث غیر حقیقی کسے کہتے ہیں؟

جواب: مؤنث حقیقی اسے کہتے ہیں کہ جس کے مقابل میں کوئی حیوان مذکر ہو جیسے اِمْـرأةٌ اس کے مقابل میں رَجُلٌ موجود ہے اور مؤنث غیر حقیقی اسے کہتے ہیں کہ جس کے مقابل میں کوئی حیوان مذکر نہ ہو جیسے ظُلْمَةٌ قُوَّةٌ .

سوال: فاعل اگر جمع تکسیر ہو تو فعل کا کیا حکم ہے؟

جواب: فاعل اگر جمع تکثیر ہو تو فعل مؤنث غیر حقیقی کی طرح ہو گا یعنی فعل کی تذکیر و تانیث میں اختیار ہے۔

سوال: کیا کوئی ایسی صورت ہے جہاں پر فاعل کا مقدم کرنا واجب ہے؟

جواب: ہاں جبکہ فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور اشتباہ کا خوف ہو تو فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے جیسے ضَرَبَ مُوسیٰ عِیسیٰ

سوال: کیا کبھی فاعل کے فعل کو حذف کر سکتے ہیں؟

جواب: ہاں کبھی فاعل کے فعل کو حذف کر سکتے ہیں جبکہ قرینہ پایا جائے جیسے اگر کوئی شخص کہے مَنْ ضَرَبَ تو اسکے جواب میں کہا جائے زیدٌ تو اس جگہ ضَرَبَ فعل حذف ہو گیا۔

سوال: کیا کبھی فعل اور فاعل دونوں کو حذف کرنا جائز ہے

جواب: ہاں کبھی فعل اور فاعل دونوں کو حذف کرنا جائز ہے جبکہ قرینہ پایا جائے جیسے اگر کوئی شخص کہے اَقَامَ زَیْدٌ تو اسکے جواب میں کہا جائے نَعَم تو اس جگہ قَامَ فعل اور زیدٌ فاعل دونوں حذف ہو گیا۔

سوال: فعل مجہول کسے کہتے ہیں؟

جواب: فعل مجہول اس کو کہتے ہیں کہ فعل کے فاعل کو حذف کر کے مفعول بہ کو فاعل کی جگہ میں رکھ دیں جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ۔

تنازع الفعلان کا بیان

سوال: تنازع کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: تنازع کے معنیٰ جھگڑنے کے ہیں اور یہ بات مفاعلت سے آتا ہے۔

سوال: تنازع الفعلان کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہیں؟

جواب: تنازع الفعلان کی چار قسمیں ہیں (۱) تنازع صرف فاعل ہیں ہو (۲) تنازع صرف مفعول میں ہو (۳) تنازع فاعل اور مفعول میں ہوں اسی طرح سے کہ پہلا فعل فاعل اور دوسرا فعل مفعول کا تقاضا کرتا ہو جیسے ضربنی واکرمت زیدًا (۴) تنازع مفعول اور فاعل میں ہوں اس طرح سے کہ پہلا فعل مفعول کو اور دوسرا فعل فاعل کو چاہتا ہے جیسے ضربت واکرمنی زیدٌ۔

سوال: تنازع الفعلان کی بحث لانے سے کیا مقصد ہے؟

جواب: تنازع الفعلان کی بحث لانے کا مقصد یہ کہ **کل فعل لا بدل له من فاعل مرفوع مظهر بارز او مستتر** یعنی فعل کے لئے فاعل کا ہونا ضروری ہے اس پر مثالوں سے واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ایک ہی فاعل ہو اور کئی فعل تو ہر ایک کے لئے فاعل مانا جائے گا اور اس میں اضمار قبل الذکر لازم بھی آئے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ فعل کے بغیر فاعل نہیں ہوسکتا۔

سوال: تنازع الفعلان میں کس فعل کو عمل دینا جائز ہے؟

جواب: کسی بھی فعل کو عمل دینا جائز ہے چاہے پہلے فعل کو عمل دے چاہے دوسرے فعل کو عمل دے۔

سوال: امافراء کیا فرماتے ہیں اور ان کی دلیل کیا ہے وضاحت سے بتلائیں۔

جواب: امافراء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تنازع الفعلان میں پہلی صورت اور تیسری میں پہلے فعل کو عمل دینا جائز نہیں اس دلیل سے کہ پہلے فعل کو عمل دینے سے دوخرابی لازم آئے گی (۱) یا تو دوسرے فعل سے فاعل کو حذف کرنا لازم آئے گا (۲) یا تو دوسرے فعل کے لئے ضمیر کا لانا کسی چیز کو ذکر نے سے پہلے اور یہ دونوں صورتیں نحویوں کے یہاں ممنوع ہیں لہذا دوسرے فعل کو عمل دیا جائے۔

سوال: تنازع الفعلان میں کس فعل کو عمل دینا پسندیدہ ہے اور کن کن کے نزدیک؟

جواب: تنازع الفعلان میں پہلے فعل کو عمل دینا پسندیدہ ہے کوفیین کے نزدیک تنازع الفعلان میں دوسرے فعل کو عمل دینا پسندیدہ ہے بصریین کے نزدیک۔

سوال: متوافقین اور متخالفین کا کیا مطلب ہے؟

جواب: متوافقین کا مطلب یہ ہے کہ دونوں فعل یا تو صرف فاعل کو یا صرف مفعول کو چاہتا ہو متخالفین کا مطلب یہ ہے کہ دونوں فعل فاعل اور مفعول میں مختلف ہوں۔

سوال: بصریین اور کوفیین کے دلائل لکھتے ہوئے ایک ایک مثال بیان کریں۔

جواب: بصریین حضرات دوسرے فعل کو عمل دیتے ہیں قریب اور پڑوس ہونے کے اعتبار سے مثلاً ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ کہ اس میں زیدا کرمنی کا فاعل ہے۔ متوافقین میں قرب کے بنا پر اور متخالفین میں مثلاً ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمْتُ زیداً کہ اس میں زیداً مفعول ہے اکرمت فعل کا قرب و پڑوس کے بنا پر اور کوفیین حضرات پہلے فعل کو عمل دیتے ہیں مقدم اور مستحق ہونے کے اعتبار سے مثلاً متوافقین میں ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمْتُ زیدٌ کہ اس میں زید ضربنی کا فاعل ہے مقدم اور مستحق ہونے کے اعتبار سے اور متخالفین میں مثلاً ضربت اکرمنی زیداً کہ اس میں زیداً اکرمنی فعل کا مفعول ہے مقدم و مستحق ہونے کے اعتبار سے۔

سوال: اگر پہلا فعل مفعول کو چاہتا ہو اور دونوں فعل افعال قلوب میں سے نہ ہوں تو کیا حکم ہے حضرات بصریین کے نزدیک؟

جواب: اگر پہلا فعل مفعول کو چاہتا ہو اور دونوں فعل افعال قلوب میں سے نہ ہوں تو اس کا حکم یہ ہے کہ پہلے فعل سے مفعول کو حذف کردے جیسے متوافقین میں ضربت واکرمت زیداً کہ اس مثال میں کوئی فعل افعال قلوب میں سے نہیں ہے اور پہلا فعل

ضربت مفعول کو چاہتا ہے لہذا اس سے مفعول کو حذف کردے اور زیداً کو دوسرے فعل اکرمت کا مفعول بنادیں گے اور اسی طرح متخالفین میں بھی ہوگا جیسے ضربت واکرمنی زیدٌ .

سوال: اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں اور پہلا فعل مفعول کو چاہتا ہو اور بصریین رحمۃ اللہ کے مذہب کے مطابق دوسرے فعل کو عامل بنادیا جائے تو کیا حکم ہے اور کیوں۔

جواب: حضرات بصریین کے نزدیک اگر دونوں افعال قلوب میں سے ہوں اور پہلا فعل مفعول کو چاہتا ہو تو پہلے فعل کے لئے مفعول کو ظاہر کرنا واجب ہے اس لئے کہ افعال قلوب میں مفعول کو حذف کرنا بھی جائز نہیں ہے اور مفعول کے ذکر سے پہلے مفعول کو ضمیر لانا بھی جائز نہیں اسی وجہ سے دونوں فعلوں کے لئے مفعولوں کو لانا واجب ہے جیسے حسبنی منطلقا و حسبت زیدا ًمنطلقاً میں (حسبنی) فعل نون وقایہ یا مفعول اول منطلقا مفعول ثانی) وحسبت زیداً میں (حسبت فعل ضمیر انا فاعل زیداً مفعول، منطلقا مفعول ثانی)

سوال: اگر دوسرا فعل مفعول کو چاہتا ہو اور دونوں افعال قلوب میں سے نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: حضرات کوفیین کے مذہب کے مطابق اگر دوسرا فعل مفعول کو چاہتا ہو اور دونوں فعل افعال قلوب میں سے نہ ہوں تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں (۱) مفعول کو

حذف کرنا جیسے متوافقین میں ضَرَبْتُ وَاَكْرَمْتُ زَيْدًا .اس مثال میں ضربت فعل ضمیر انا فاعل اور اکــرمـت فعل ضمیر انا فاعل مفعول محذوف ہے اور زیدا مفعول ہے ضربتُ کا اور متخالفین میں ضـربـنـی واكـرمـت زیدٌ اس مثال میں ضرب فعل نون وقایہ کی مفعول زَيْدٌ ضَرَبَ کا فاعل اَكْرَمْتُ فعل با فاعل اور مفعول محذوف ہے

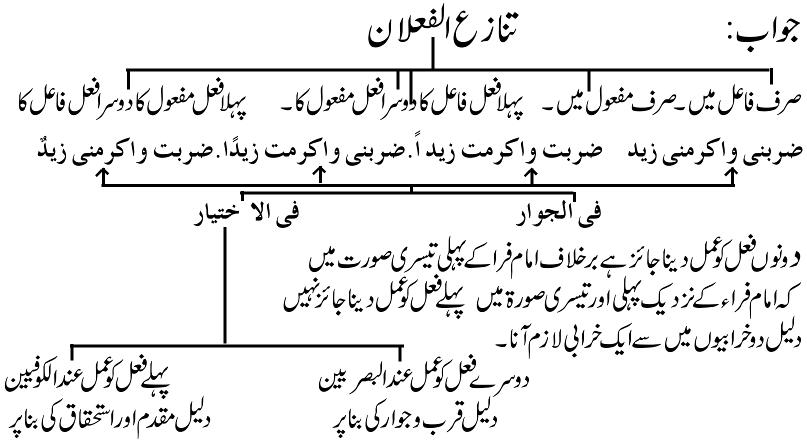
(۲) ضمیر لانا اور ضمیر لانا پسندیدہ ہے تا کہ لفظ مراد کے مطابق وموافق ہو جائیں جیسے متوافقین میں ضربت واكرمتهُ زيداً متخالفين ميں ضربني واكرمته زيدٌ.

سوال: اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں تو کیا حکم ہے کوفیینؒ حضرات کے نزدیک؟

جواب: اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوتو دونوں فعلوں کے لئے مفعول کو ظاہر کرنا واجب ہے جیسے حسبنی وحسبتهما منطلقين الزيدان منطلقا حسب فعل نون وقایہ یاء مفعول الاول، حسب فعل ضمیر انا فاعل هما مفعول اول منطلقين حسبنی کا مفعول ثانی الزیدان حسبنی فعل اول کا فاعل منطلقا حسبتهما فعلِ ثانی کا مفعول ثانی۔

سوال: تنازع الفعلان کا خلاصہ کیا ہے؟

جواب:



سوال: مفعول مالم یسم فاعلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسا مفعول جس کے فاعل کو ذکر نہ کیا گیا اور فاعل کی جگہ میں مفعول کو رکھا گیا ہو جیسے ضُرب زیدٌ زید مارا گیا۔

سوال مفعول مالم یسم فاعلہ کا حکم کیا ہے؟

جواب: مفعول مالم یسم فاعلہ کا حکم فعل کے واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث ہونے میں فاعل کے حکم کی طرح ہے دیکھے ص ۳۷،۳۸ پر۔

مبتدا اور خبر کا بیان

سوال: مبتدا اور خبر کو صاحبِ کتاب ایک ہی فصل میں کیوں بیان کیا؟ ص ۲۷

جواب: مبتدا اور خبر کا عامل ایک ہونے کی بناپر۔

سوال: مبتدا اور خبر کسے کہتے ہیں؟

جواب: مبتدااور خبراس کو کہتے ہیں جو کہ عوامل لفظیہ سے خالی ہو۔

سوال: مبتدااور خبر کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: مبتدا کا دوسرا نام مسندالیہ اور خبر کا دوسرا نام مسند بہ ہے۔

سوال: مبتدااور خبر کا عامل کون ہے؟

جواب: مبتدااور خبر کا عامل عوامل معنوی ہے۔

سوال: مبتدااور خبر کی اصل کیا ہے؟

جواب: مبتدا کی اصل معرفہ ہونا ہے اور خبر کی اصل نکرہ ہونا ہے۔

سوال: کیا نکرہ کو مبتدا بنا سکتے ہیں اور اسکی کیا صورت ہوگی؟

جواب: نکرہ کو مبتدا بنا سکتے ہیں جبکہ وصفیت پائی جائے جیسے ولعبد مومن خیر من مشرک اسمیں عبد نکرہ ہے موصوف اور مومن نکرہ صفت موصوف صفت سے مل کر مبتدا ہو گیا اور باقی خبر اور جب نکرہ کو خاص کر دیا جائے کسی وجہ سے جیسے اَرَجُلٌ فی الدار ام امرأۃ . نکرہ کو نفی کے تحت بدلنے سے جیسے مَا اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنکَ یا فاعل کو خاص کر دینے سے جیسے شَرٌّ اَھَرَّ ذَانَابٍ برائی نے بھونکایا کتے کو یا خبر کو مقدم کر دینے سے جیسے فی الدار رجل یا متکلم کی جانب نسبت کو خاص کر دینے سے جیسے سلام علیک۔

سوال: کسی جملہ میں ایک اسم معرفہ اور ایک اسم نکرہ ہو تو کون مبتدا بنے گا اور کون خبر بنے گا؟

جواب: کسی جملہ میں ایک اسم معرفہ اور ایک اسم نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتدا بنائے اور نکرہ کو خبر۔

سوال: اگر کسی جملہ میں دونوں اسم معرفہ ہو تو کون مبتدا بنے گا اور کون خبر بنے گا ؟

جواب: اگر کسی جملہ میں دونوں اسم معرفہ ہو تو جس کو چاہے مبتدا بنائے اور جس کو چاہے خبر بنائے جیسے **محمد نبینا** ۔

سوال: جملہ کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہے مثالوں سے سمجھائیے۔

جواب: جملہ کی چار قسمیں ہیں (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ خبریہ (۳) جملہ شرطیہ (۴) جملہ ظرفیہ۔ مثلا! جملہ اسمیہ جیسے **زید ابوہ قائم** جملہ فعلیہ جیسے **قائم ابوہ** جملہ شرطیہ جیسے **جاء نی زید فاکرمتہ**، جملہ ظرفیہ جیسے زید خلفک

سوال **و لا بد فی الجملۃ** سے کیا بتانا چاہتے ہیں؟

جواب: **و لا بد فی الجملۃ** سے یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جب خبر جملہ ہوگا تو جملہ میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہے۔

سوال: کیا جملہ سے ضمیر کو حذف کرنا جائز ہے مثال سے سمجھائیے۔

جواب: ہاں جملہ سے ضمیر کو حذف کرنا جائز ہے جبکہ قرینہ پایا جائے جیسے **السمن منوان بدرھم** کہ اسکی اصل **السمن منوانہ' بدرھم** ہے۔

سوال: کیا کبھی مبتدا کے خبر کو مقدم کرنا جائز ہے؟

جواب: ہاں کبھی مبتدا کے خبر کو مقدم کرنا جائز ہے جیسے **فی الدار زید** ۔ فی حرف جار الدار مجرور ہے جار اپنے مجرور سے ملکر خبر مقدم زیدٌ مبتدا مؤخر۔

سوال: کیا ایک مبتدا کے لئے کئی خبر لا سکتے ہیں؟

جواب: ہاں ایک مبتدا کے لئے کئی خبر لا سکتے ہیں جیسے **زید عالم فاضل عاقل**۔

سوال: **واعلم ان لھم قسما اٰخر من المبتدا ء** کی وضاحت کیجئے؟

جواب: **واعلم ان لھم قسما اٰخر من المبتدا ء** کی وضاحت یہ ہے کہ مبتدا

کی ایک دوسری قسم ہے جو مسند الیہ نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ صفت واقع ہوتا ہے حرف نفی کے بعد یا حرف استفہام کے بعد جیسے قائم زیدٌ اقائم زیدٌ اس شرط کے ساتھ کہ وہ صفت رفع دیتا ہو اسم ظاہر کو جیسے ماقائما ن الزیدان ماحرف نفی قائم مبتدا الزیدان خبر

حروف مشبہ بالفعل کے خبر کا بیان

سوال: حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کیا ہیں؟ ص ۲۹

جواب: حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں اِنَّ ،اَن، کَاَنَّ، لیت، لٰکِنَّ ،لعَل۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کا عمل کیا ہے؟

جواب: حروف مشبہ بالفعل کا عمل یہ ہے کہ اپنے اسم کو نصب کرتا ہے اور خبر کو رفع کرتا ہے جیسے اِ نَّ زیداً قائم اِنَّ حرف مشبہ بالفعل زیداً ان کا اسم قائم ان کی خبر۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: حروف مشبہ بالفعل کا دوسرا نام ان کا اسم اور ان کی خبر ہے۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کا حکم کیا ہے؟

جواب: حروف مشبہ بالفعل کا حکم یہ ہے کہ مفرد جملہ معرفہ نکرہ ہونے میں مبتدا کے خبر کے حکم کی طرح ہے دیکھئے ص ۳۹ پر مگر ان کے اسم کو ان کی خبر پر مقدم کرنا جائز نہیں۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کے خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا جبکہ خبر ظرف ہو تو کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے ظرف میں گنجائش ہونے کی وجہ سے۔

افعال ناقصہ کے اسم کا بیان

سوال: افعال ناقصہ کتنے ہیں اور کیا ہیں؟ صفحہ ۳۵

جواب: افعال ناقصہ سترہ ہیں اور وہ یہ ہیں۔ کان۔صارا۔ظلّ۔بات۔اَصبح۔امسیٰ

۔اَضحیٰ۔مازال۔ماانفک۔مابرح۔مادام۔لیس۔راح۔اض۔غدا۔مافتی۔عاد۔

سوال: افعال ناقصہ کا عمل کیا ہے؟

جواب: افعال ناقصہ کا عمل یہ ہے کہ اپنے اسم کو مرفوع اور اپنے خبر کو منصوب کرتا ہے جیسے کان زیدٌ قائماً۔

سوال: کان کا اسم کیا ہوتا ہے؟

سوال: کان کا اسم کان کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ ہوتا ہے۔

جواب: افعال ناقصہ کے اسم کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: افعال ناقصہ کے اسم کا دوسرا نام کان کا اسم ہے۔

سوال: وعلیٰ نفس الافعال ایضاً کی وضاحت کیا ہے؟

جواب: وعلیٰ نفس الافعال ایضاً کی وضاحت یہ ہے کہ افعال ناقصہ میں شروع والے نو فعلوں یعنی کان ۔صار۔ظلّ۔بات۔اَصبح۔امسیٰ۔اَضحیٰ۔ لیس۔راح ۔اض۔غدا۔عاد میں اسم کو خبر پر مقدم کرنا جائز ہے جیسے قائماً کان زید اور جائز نہیں ہے کان کے خبر کو مقدم کرنا اس میں جسکے شروع میں ما ہو جیسے قائماً مازال زیدٌ۔

سوال: وعلی نفس الافعال فی النعة سے معلوم ہوتا ہے کہ جن افعال ناقصہ کے شروع میں کان کی خبر کو مقدم کرنا جائز ہے وہ صرف نو ہیں حالانکہ وہ تو گیارہ ہیں؟

جواب: جی ہاں گیارہ ہے اور کتاب کی عبارت سہو کا تب ہو گیا ہے۔

ما اور لا کے اسم کا بیان

سوال: ما اور لا المشبھتان بلیس کیا ہے؟

جواب: ما و لا المشبھتان بلیس وہ ما اور لا کی طرح اسم میں داخل ہوتا ہے اور

لیس کی طرح عمل کرتا ہے اور لیس نہی کے لئے آتا ہے ایسا ہی ما اور لا نہی کیلئے آتا ہے۔

سوال: ما و لا المشبهتان بليس کا عمل کیا ہے؟

جواب: ما اور لا المشبهتان بليس مسندالیہ ہوتا ہے ان کے داخل ہونے کے بعد اور اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتا ہے جیسے مازيدٌ قائماً.

لائے نفی جنس کے خبر کا بیان

سوال: لائے نفی جنس کا عمل کیا ہے؟ صفحہ ۳۱

جواب: لائے نفی جنس کا عمل مسند ہوتا ہے ان کے داخل ہونے کے بعد اور اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع کرتا ہے جیسے لا رجل قائم کوئی جنس آدمی کھڑا نہیں ہے۔

سوال: دونوں لا میں فرق کیا ہے؟

جواب: دونوں لا میں فرق یہ ہے کہ مشابہ بلیس کا لا نہی کے معنیٰ کے لئے آتا ہے اور نفی جنس کا لا جنس کی صفت کی نفی کے لئے آتا ہے۔

المقصد الثانی

سوال: المقصد الثانی کس کی قسم ہے اور کس سے متعلق ہے؟

جواب: المقصد الثانی اسم معرب کی قسم ہے اور وہ منصوبات کے متعلق ہے ۔

سوال: اسمائے منصوبات کتنے ہیں؟

جواب: اسمائے منصوبات بارہ ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) مفعول مطلق (۲) مفعول بہ (۳) مفعول لہٗ (۴) مفعول فیہ (۵) مفعول معہٗ (۶) حال (۷) تمیز (۸) مستثنیٰ (۹) ان کا اسم (۱۰) کان کی خبر (۱۱) لائے نفی جنس کا اسم (۱۲) ماولا مشابہ بلیس کی خبر۔

مفعول مطلق کا بیان

سوال: مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے؟ صفحہ ۳۲

جواب: مفعول مطلق کی تعریف یہ ہے کہ مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور مصدر اس فعل کے معنیٰ میں ہو جو اس سے پہلے ذکر کیا گیا ہو جیسے ضربت ضرباً میں نے مارا مارنا۔

سوال: مفعول مطلق کس کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: مفعول مطلق تین چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے (۱) تاکید کے لئے جیسے ضربت ضرباً (۲) حالت کو بیان کرنے کیلئے جیسے جلست جلسة القارى ۔ بیٹھا میں قاری کے بیٹھنے کی طرح (۳) عدد کو بیان کرنے کیلئے جیسے۔ جلست جلسة اور جلستین اور جلسات .

سوال: وَقَدْ يَكُوْنُ مِنْ غَيْرِ لَفْظِ الْفِعْلِ سے کیا بتلانا چاہتے ہیں؟

جواب: وقد يكون من غير لفظ الفعل سے یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ مفعول مطلق کا فعل لفظ کے علاوہ دوسرا لفظ ہوتا جیسے قعدت جلوساً. یا. انبت نباتاً مذکوہ دونوں مثال میں جلوساً جو مفعول مطلق ہے مذکورہ فعل یعنی قعدت کے لفظ کے علاوہ ہے اگر چہ ایک ہی معنیٰ میں ہے ایسے ہی دوسری مثال میں نباتاً جو مفعول مطلق ہے مذکورہ فعل یعنی انبت کے لفظ کے علاوہ ہے کیونکہ نباتاً ثلاثی ہے اور انبت رباعی ہے۔

سوال: کیا مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب: ہاں مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے جبکہ قرینہ پایا جائے اس کی دو قسمیں ہیں ایک جائز کی جیسے خير مقدم اسکی تقدیری عبارت قدمت قدوماً خير

مقدم ۔دوسری واجب جیسے سقیاً اسکی عبارت سقاک اللّٰہ سقیاً۔

مفعول بہ کا بیان

سوال:مفعول بہ کی تعریف کیا ہے صفحہ ۳۴

جواب:مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو جیسے ضرب زید عمراً

سوال: کیا مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب: ہاں مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے جبکہ قرینہ پایا جائے جیسے اگر کوئی سوال کرے لمن اضرب تو اسکے جواب میں کہے زیداً۔

سوال:مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا کتنے جگہوں میں واجب ہے؟

جواب:مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا چار جگہوں میں واجب ہے (۱) سماعی میں جیسے امرءً ا ونفسه اصل میں اترک امرء اونفسہ ہے اسمیں امرءا مفعول کے فعل اترک کو حذف کردیا گیا وانتهو خیرا لکم یعنی اصل میں انتهوا وقصدوا خیرلکم تو اس میں خیراً کے فعل واقصدوا کو حذف کردیا گیا اور باقی تین قیاسی ہیں ڈرانے کی چیزوں میں جیسے ایاک والاسد کے اصل میں اتقک والاسد ہے یعنی اتقک من الاسد تو اپنے آپ کو بچا شیر سے (۳) وہ مفعول بہ جس کے عامل کو حذف کردیا گیا ہو بعد میں اس کا ذکر تفسیر کے طور پر ہو رہا ہو جیسے زیدا ضربته' میں ضربت زیداً ضربته تھا زیداً مفعول کے عامل ضربت کو حذف کردیا گیا کیونکہ بعد میں ضربته ہے وہ اسکی تفسیر کررہا ہے لہذا بعد کی تفسیر کی وجہ سے مذکورہ مفعول بہ کی عامل کو حذف کر دیا گیا۔

(۴) منادیٰ میں کہ یا عبد اللّٰہ اصل میں ادعوا عبد اللّٰہ تھا۔

سوال: سماعی کا کیا مطلب ہے؟

جواب: سماعی اس کو کہتے ہیں جو عرب سے سنا گیا ہو اور اسکی ظاہراً کوئی دلیل نہ ہو۔

سوال: قیاسی کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قیاسی اس کو کہتے ہیں جو کسی قاعدے کے تحت میں ہو۔

حروف ندا کا بیان

سوال:حروف ندا کتنے ہیں اور کیا ہیں؟صفحہ ۳۴

جواب:حروف ندا پانچ ہیں اور وہ یہ ہیں یا، ایا، هیا ،اَیْ ، همزہ مفتوحہ۔

سوال کیا حروف ندا کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب؛ ہاں حرف ندا کا حذف کرنا جائز ہے لفظاً جیسے یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا کہ اصل میں یایوسف اعرض عن هذا تھا اس میں یا حرف ندا کو حذف کردیا گیا ہے۔

سوال: منادی کی کتنی قسمیں ہیں اور اس کا اعراب کیا ہے وضاحت سے بتلائیں۔

جواب: منادی کی چند قسمیں ہیں اور اس کا اعراب یہ ہے کہ اگر منادیٰ مفرد معرفہ ہو تو رفع کی علامت پر مبنی علی الضم ہوگا جیسے یا زیدٌ یا لام استغاثہ کو داخل کرنے سے منادی مجرور ہوگا جیسے یا لزیدٍ اور مفتوح ہوتا ہے منادی الف کے ملنے سے جیسے یا زیداہ اگر منادیٰ مضاف ہو تو منصوب ہوگا جیسے یا عبد اللّٰہ اگر منادیٰ مشابہ مضاف ہو تو بھی منصوب ہوگا جیسے یا طالعاً جبلاً اگر منادیٰ نکرہ غیر معینہ ہو تو منصوب ہوگا جیسے یا رجلاً خذ بیدی اگر منادیٰ معرب بالام ہو تو مرفوع ہوگا جیسے یا ایها الرجل.

سوال: منادی مرخم کسے کہتے ہیں مثالوں سے بتلائیں؟

جواب: منادیٰ مرخم اس کو کہتے ہیں کہ منادیٰ کے آخر حرف کو گرادے آسانی کے لئے

جیسے یا مالک میں یا مالُ یا منصور میں یا منص، یا عثمان میں یا عثم کہنا۔

سوال: منادیٰ مرخم کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب: منادیٰ مرخم پر اصلی حرکت بھی پڑھ سکتے ہیں جیسے یا حارث میں یا حار۔

سوال: حرف ندا میں سے لفظ یا کسی اور معنیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: حرف ندا میں سے لفظ یا کسی اور معنیٰ کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے یا زیداہ۔

سوال: وحکمه فی الاعراب والبناء کا کیا مطلب ہے؟

جواب: وحکمه فی الاعراب کا مطلب یہ ہے کہ منادیٰ کا یا جس پر داخل ہوا ہے وہ اگر مندوب ہے تو اس کے معرب اور مبنی ہونے میں منادیٰ کی حکم کی طرح ہے۔

مفعول فیہ کا بیان

سوال: مفعول فیہ کی تعریف کیا ہے؟ صفحہ ۳۶

جواب: مفعول فیہ وہ اسم ہے جس کی زمان یا مکان میں فعل واقع ہوا ہو جیسے صمت یوم الجمعة روزہ رکھا میں نے جمعہ کے دن میں۔

سوال: مفعول فیہ کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: مفعول فیہ کا دوسرا نام اسم ظرف ہے۔ سوال: ظرف کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہیں

جواب: ظرف کی دو قسمیں ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان۔

سوال: ظرف زمان کی کتنی قسمیں ہیں مثالوں سے بتلائیں؟

جواب: ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں (۱) مبہم جیسے صمت دهراً اور یہ منصوب ہوتا ہے فی کی تقدیر کے ساتھ کہ اصل میں صمت فی دھرٍ تھا (۲) محدود جیسے سافرت شهراً

فی کے تقدیر کے ساتھ کہ اصل میں سافرت فی شهرٍ تھا۔

سوال: ظرف مکان کی کتنی قسمیں ہیں مثالوں سے بتلائیں؟

جواب: ظرف مکان کی دو قسمیں ہیں (۱) مبہم جیسے جَلَسْتُ خَلْفَکَ اور یہ منصوب ہوتا ہے فی کی تقدیر کے ساتھ کہ اصل میں جلست فی خلفک تھا (۲) محدود جیسے جلست فی الدار اور یہ فی کے تقدیر سے منصوب نہیں ہوتا بلکہ فی کو ظاہر کرنا اسمیں ضروری ہے۔

مفعول لہٗ کا بیان

سوال مفعول لہٗ کی تعریف کیا ہے؟ صفحہ ۳۷

جواب: مفعول لہٗ وہ اسم ہے جس کے لئے مذکورہ فعل واقع ہوا جو اس سے پہلے ہو اور یہ منصوب ہوتا ہے لام کی تقدیر کے ساتھ جیسے ضربته تادیباً یعنی للتادیب مارا میں نے اس کو ادب سکھانے کیلئے۔

سوال: وعندالزجاج سے مصنفؒ کیا بتلانا چاہتے ہیں؟

جواب: مصنفؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ فن نحو کے امام زجاجؒ کے نزدیک مفعول لہٗ مصدر ہے اس لئے ضربته تادیباً کی تقدیری عبارت یہ ہے ضربته وادبته تادیباً تو گویا مفعول لہٗ عندالزجاج مفعول مطلق ہی ہے۔

مفعول معہ کا بیان

سوال: مفعول معہ کی تعریف کیا ہے؟ صفحہ ۳۷

جواب: مفعول معہ وہ مفعول ہے جو واؤ بمعنیٰ مع کے بعد ذکر کیا جاتا ہو مع کے معنیٰ میں فاعل یا مفعول کی مصاحبت کیلئے جیسے جاء البرد والجبات (ٹھنڈی آئی

جبوں کے ساتھ)یعنی مع الجبات یہاں پر واؤ مع کے معنیٰ میں ہے۔

سوال:فان کان الفعل لفظاً سے مصنفؒ کیا بتلانا چاہتے ہیں؟

جواب:فان کان الفعل لفظاً سے مصنفؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اگر فعل لفظاً ہو اور عطف جائز ہو تو اس میں دو وجہیں ہیں (۱) یا تو نصب پڑھیں مفعول معہ ہونیکی وجہ سے جیسے انا وزیداً (۲) یا رفع پڑھیں ضمیر پر معطوف ہونیکی وجہ سے جیسے جئت انا وزیدٌ جئت فعل ضمیر انا مستتر اس کا فاعل واؤ حرف عطف ہے ضمیر بارز برائے وضاحت معطوف علیہ ہے زیدٌ انا ضمیر بارز کا معطوف علیہ اس لئے مرفوع ہے۔

سوال:وان کان الفعل معنیً سے مصنفؒ کیا بتلانا چاہتے ہیں؟

جواب:وان کان الفعل معنیً سے مصنفؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اگر فعل معنیً ہو اور عطف جائز ہو تو عطف کو ثابت رکھے جیسے مالزید وعمرو میں فعل یعنی ما استفہامیہ معنوی ہے اور زیداً اسم ظاہر ہے تو عمرواً اسم ظاہر کو اس پر عطف کرنا جائز ہے لہذا عطف کو جائز رکھتے ہوئے زید کو لام کی وجہ سے جر دیا تھا تو عمرو کو بھی جر دیا گیا اور اگر عطف جائز نہ ہو تو نصب مقرر کریں مفعول معہ ہونیکی وجہ سے جیسے مالک وزیداً میں مالک ما تصنع فعل کے معنیٰ میں ہے مگر ک پر اسم ظاہر زیداً کا عطف کرنا جائز نہ ہونیکی وجہ سے زید کو جر دینے کے بجائے نصب دے دیا گیا مفعول بہ کے طور پر۔

حال اور ذوالحال کا بیان

سوال: حال کی تعریف کیا ہے؟ ص ۳۸

جواب: حال وہ لفظ ہے جو دلالت کرے فاعل کی کیفیت پر یا مفعول کی کیفیت پر یا فاعل اور مفعول دونوں کی کیفیت پر۔ فاعل کے حالت کی مثال جاء نی زید راکباً

جاء فعل نون وقایہ یائے متکلم مفعول زید فاعل اور ذوالحال راکباً حال۔ مفعول کے حال کی مثال ضربت زیداً مشدوداً فاعل ومفعول دونوں کے حال کی مثال لقیت عمراً راکبین۔

سوال: وکذا المفعول بہ سے مصنفؒ کیا بتلانا چاہتے ہیں؟

جواب: وکذا المفعول بہ سے مصنفؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ مفعول بہ کا بھی حال ہوتا ہے جیسے هذا زید قائماً۔

سوال: حال کا عامل کیا ہوتا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

سوال: حال کا عامل فعل یا معنیٰ فعل ہوتا ہے حال کا عامل فعل ہونیکی مثال جاءنی زیدٌ راکباً حال کا عامل معنیٰ فعل ہونیکی مثال هذا زید قائماً اس میں هذا اسم اشارہ کا معنیٰ اُنَبِّهُ، یا اُشِیرُ فعل کے ہیں،

سوال: حال اور ذوالحال کی نوعیت کیا ہوتی ہے؟

جواب: حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔

سوال: ذوالحال اگر نکرہ ہو تو حال کیا ہوگا اور کیوں؟

جواب: ذوالحال اگر نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرنا واجب ہے جیسے جاءنی راکباً رجلٌ تاکہ صفت سے التباس نہ ہو جائے یعنی اشتباہ نہ ہو جائے۔

سوال: کیا حال کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے اور کب؟

جواب: ہاں حال کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے اور اس وقت جبکہ قرینہ پایا جائے جیسے مسافر کیلئے کہا جائے۔ سالما غانماً یعنی اس میں ترجع فعل کو حذف کر دیا گیا ہے

ممیّز اور تمیز کا بیان

سوال: تمیز کی تعریف کیا ہے اور تمیز کیوں آتا ہے مثالوں سے واضح کریں ص ۳۹

جواب: تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو ذکر کیا جاتا ہے مقدار کے بعد عدد میں سے جیسے عندی عشرون درھماً ۔ میرے پاس بیس درہم ہیں عند ظرف مضاف یائے متکلم مضاف الیہ عشرون ممیّز درھما تمیز اس جملہ میں درھما نے عندی وعشرون میں جو ابہام تھا اس کو دور کردیا تمیز یا تو کیل کے بعد ذکر کیا جاتا ہے جیسے عندی قفیزان بر ا تمیز یا تو وزن کے بعد ذکر کیا جاتا ہے جیسے عندی منوان سمنا تمیز یا تو مساحت کے بعد ذکر کیا جاتا ہے جیسے عندی جریبان قطنا ۔

مستثنیٰ کا بیان

سوال مستثنیٰ کی تعریف کیا ہے؟

جواب: مستثنیٰ وہ اسم ہے جو ذکر کیا جاتا ہو الاّ اور اسکے اخوات کے بعد الا اور اس کے اخوات سے مراد غیر ،سوی ،سوآء ، حاشا ، خلا ، عدا ،ماخلا ، ماعدا ، لیس ، لا یکون ہے تا کہ جان لیا جائے اس کی طرف نسبت نہیں کی جاتی ہے جو ماقبل کی طرف نسبت کی گئی ہو۔

سوال: مستثنیٰ کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہیں؟

جواب: مستثنیٰ کی دو قسمیں (۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع۔

سوال: مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ اور حروف استثنا کسے کہتے ہیں؟

جواب: مستثنیٰ وہ اسم ہے جس کو حرف استثناء کے ذریعہ ما قبل کے حکم سے نکالا گیا ہو مستثنیٰ منہ وہ اسم جو حرف استثنا سے پہلے واقع ہو اور اس میں سے مستثنی کو نکالا گیا ہو اور

حروف استثنا یہ ہیں الا، غیر سویٰ سواء حاشا ،خلا ،عدا ما خلا ،ماعدا ، لیس ، لا یکون جیسے جاء نی القوم الا زیداً جاء فعل ہے نون وقایہ ہے یا ضمیر متکلم مفعول۔القوم، فاعل بنکر مستثنیٰ منہ الا حرف استثناء زیدا مستثنیٰ ہے۔

سوال: مستثنیٰ متصل کی تعریف کیا ہے؟

جواب: مستثنیٰ متصل وہ ہے جو مستثنیٰ منہ کے ہم جنس سے نکالا گیا ہے جیسے جا ء نی القوم الا زیداً کہ زید قوم سے نکالا گیا ہے۔

سوال: مستثنیٰ منقطع کی تعریف کیا ہے؟

جواب: مستثنیٰ منقطع وہ ہے جو مستثنیٰ منہ کے ہم جنس سے نہ نکالا گیا ہو جیسے جاء نی القوم الا حماراً کہ گدھا کو ماقبل کی جنس یعنی قوم سے نکالا گیا ہے جو کہ قوم کے جنس سے نہیں ہے

سوال: مستثنیٰ کا اعراب کتنے قسم پر ہے اور کیا ہے مختصراً وضاحت سے لکھیں۔

جواب: مستثنیٰ کا اعراب چار قسم پر ہے (۱) مستثنیٰ متصل ہو اِلّا کے بعد واقع ہو کلام موجب ہو یا مستثنیٰ منفصل ہو اور مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو تو اس کا اعراب منصوب ہوگا جیسے ما جاء نی الا زیداً احدٌ

(۲) مستثنیٰ مذکور ہو اِلّا کے بعد کلام غیر موجب میں اس کا اعراب منصوب پڑھنا بھی جائز ہے اور ماقبل سے بدل بنانا بھی جائز ہے یعنی جو اعراب مستثنیٰ منہ پر ہو وہی مستثنیٰ کو بھی دیا جائے جیسے ما جاء نی احد الا زیدٌ منصوب کی مثال ما جا ء نی احدٌ الا زیداً۔(۳) مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو اس کا اعراب عوامل کے مطابق ہوگا جیسے ما جا ء نی الا زیدٌ ما رأیت الا زیداً ، ما مررت الا بزیدٍ (۴) مستثنیٰ غیر اور سویٰ اور سواء اور حاشا کے بعد واقع ہو تو مجرور ہوگا جیسے جاء نی القوم غیر زیدٍ ۔

سوال: کلام غیر موجب کسے کہتے ہیں؟

جواب: کلام غیر موجب وہ ہے جس میں حرف نفی یا نہی یا استفہام ہو۔

سوال: مستثنٰی مفرغ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مستثنٰی مفرغ وہ ہے جس میں مستثنٰی منہ مذکور نہ ہو اور کلام غیر موجب کے بعد واقع ہو۔

سوال: **غیر** اور الا کے اعراب میں کچھ فرق ہے؟

جواب: غیر اور الا کے اعراب میں فرق یہ ہے کہ الا کا مابعد منصوب ہوتا ہے اور غیر ما بعد مجرور ہوتا ہے اور جس طرح الا کے اعراب کی چار صورتیں ہیں غیر کے اعراب کی بھی وہی صورتیں ہیں۔

سوال: لفظ الا اور لفظ غیر کس معنیٰ کے لئے وضع کیا گیا ہے اور کس معنیٰ میں استعمال ہوسکتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: لفظ الا استثناء کے معنیٰ کیلئے وضع کیا گیا ہے اور صفت کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے اور لفظ غیر صفت کے معنیٰ کیلئے وضع کیا گیا ہے اور کبھی استثناء کے معنیٰ کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرمایا لَوْ کَانَ فِیْہِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا۔

ترجمہ: یہاں الا غیر کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے کیونکہ یہاں اگر لفظ الا اپنے معنیٰ اصلی پر استعمال کیا جائے تو لازم آئے گا کہ پہلے بہت سارے خداوؤں کو مانے پھر اس سے استثناء کرے لہذا معلوم ہوا کہ یہاں لفظ الا اپنے معنیٰ میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

افعال ناقصہ کی خبر کا بیان

سوال: کان کی خبر کیا ہوتی ہے؟ صفحہ۴۲

جواب: کان کی خبر مسند ہوتی ہے

سوال: کان کی خبر کا حکم کیا ہے؟

جواب: کان کی خبر کا حکم مبتدا کے خبر کی حکم کی طرح ہے مگر یہ کہ کان کی خبر کو کان کے اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے جیسے کا ن القائم زیدکان افعال ناقصہ القائم کَانَ کی خبر، زید کان کا اسم۔

حروف مشبہ بالفعل کے اسم کا بیان

سوال: انَّ اور اسکے اخوات کا حکم کیا ہے؟

جواب: انَّ اور اسکے اخوات کا حکم مسند ہوتا ہے جیسے اِنَّ زیدًا قائمٌ

لائے نفی کے جنس کے اسم کا بیان

سوال: منصوب بلا التی لنفی الجنس کا حکم کیا ہے؟

جواب: منصوب بلا التی لنفی الجنس یعنی وہ لا جو جنس کی نفی کے لئے آتا ہے وہ مسند الیہ ہوتا ہے اس حال میں کے اس کے ساتھ ایسا نکرہ ملا ہوا ہو جو کہ مضاف ہو جیسے لَا غُلاَمَ رَجُلٍ فِی الدَّارِ ۔ لاءنفی جنس غُلامَ مضاف رَجُلٍ مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر لاء کا اسم فی حرف جار اَلدّار مجرور ہے جار اپنے مجرور سے مل کر حاضر شبہ فعل مقدر کا متعلق حاضر شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر لائے نفی جنس کی خبر۔

سوال: مشابہ مضاف کسے کہتے ہیں؟

جواب: مشابہ مضاف وہ ہے جس کی اضافت تو نہ کی گئی ہو مگر وہ ایسا اسم ہو کہ بغیر کسی اور اسم کے ملائے بغیر معنیٰ نہ سمجھ میں آتا ہو جس طرح مضاف کو مضاف الیہ کے ساتھ

ملانے سے معنی سمجھ میں آتا ہے ایسا ہی یہ اسم بھی ہوگا لہذا اس کو مشابہ مضاف نام دیدیا گیا۔

سوال: اگر لا کے بعد نکرہ مفرد ہو تو اس کا کیا اعراب ہوگا؟

جواب: اگر لا کے بعد نکرہ مفرد ہو تو اس کا اعراب مبنی برفتحہ ہوگا جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّار۔

سوال: اگر لا کے بعد معرفہ یا نکرہ ہو یا لا کے درمیان فصل ہو تو اس کا کیا اعراب ہوگا؟

جواب اگر لا کے بعد معرفہ یا نکرہ ہو یا لا کے درمیان فصل ہو تو اس کا اعراب مرفوع ہوگا اور لا کا تکرار بھی واجب ہوگا دوسرے اسم کے ساتھ جیسے لا زید فی الدار و لا عمر و۔

سوال: لا حولَ و لا قوۃَ الا با اللّٰہ کے کتنے اعراب ہیں اور کیوں؟

جواب: پانچ ہیں

(۱) لا حولَ و لا قوۃَ الا با اللّٰہ دونوں اسم مبنی برفتحہ ہیں اس لئے کہ دونوں لا ،لائے نفی جنس کے ہیں جو اپنے اسم کو مبنی برفتحہ کرتے ہیں۔

(۲) لا حولٌ و لا قوۃٌ الا با اللّٰہ دونوں اسم مرفوع ہیں اس لئے کہ دونوں لا مشابہ بلیس ہیں۔

(۳) لا حولَ و لا قوۃً الا با للّٰہ میں پہلا لا لائے نفی جنس ہے اس لئے وہ اپنے اسم کو مبنی بر فتح کیا اور دوسرا زائدہ ہے اس لئے کچھ عمل نہیں کیا اور قوۃ جو منصوب ہے حَوْلَ پر معطوف ہونیکی وجہ سے۔

(۴) لا حولَ و لا قوۃٌ الا با اللّٰہ میں پہلا لا ۔لائے نفی جنس کا ہے اس لئے اپنے اسم کو مبنی برفتحہ کیا اور دوسرا لا مشابہ بلیس ہے اس لئے اپنے اسم کو رفع دیا۔

(۵) لا حولٌ و لا قوۃَ الا با اللّٰہ پہلا لا مشابہ بلیس ہے اس لئے اپنے اسم کو رفع دیا ہے اور دوسرا لا لائے نفی جنس ہے اس لئے اپنے اسم کو مبنی برفتحہ کیا۔

ما اور لا مشابہ بلیس کی خبر کا بیان

سوال: ما اور لا جو لیس کے مشابہ ہیں اس کی خبر کا کیا حکم ہے؟ صفحہ ۴۴

جواب: ما و لا جو لیس کے مشابہ ہیں اس کی خبر مسند ہوتی ہے اور اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتا ہے جیسے ما زید قائماً۔

سوال: کتنی جگہوں میں مَا اور لَا کے خبر کے احکام بدل جاتے ہیں؟

جواب: تین جگہوں میں مَا اور لَا کی خبر کے احکام بدل جاتے ہیں (۱) ما اور لا کی خبر اپنے اسم پر مقدم ہو تو بھی عمل باطل ہو جائے گا جیسے ما قائم زیدٌ مَا اور لَا کا خبر اِلّا کے بعد واقع ہو تو مَا اور لَا کا عمل باطل ہو جائیگا جیسے مَا زیدٌ اِلَّا قَائِمٌ (۳) مَا اور لَا کی خبر اِنْ زائدہ کے بعد واقع ہو تو بھی عمل باطل ہو جائیگا جیسے مَا اِ نْ زَیْدٌ قَائِمٌ .

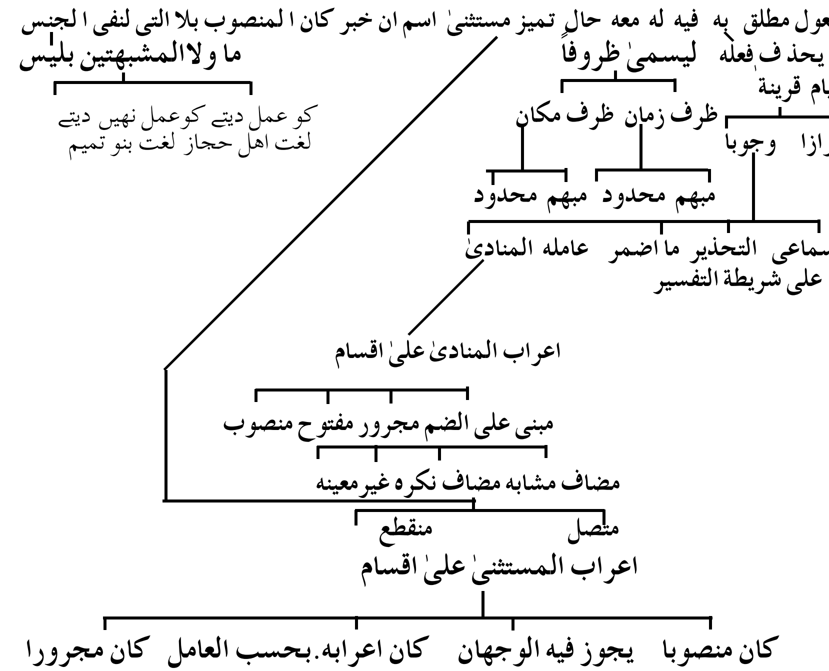
سوال: مَا اور لا کے عمل کے بارے میں بنو تمیم کا مذہب کیا ہے؟

جواب: مَا اور لا کے عمل کے بارے میں بنو تمیم کا مذہب یہ ہے کہ وہ مَا اور لَا کو بالکل عمل نہیں دیتے ہیں جیسے وَمُهَفْهَفٍ كَالْغُصْنِ قُلْتُ لَهُ انْتَسِبْ ☆ فَاَجَابَ مَا قَتْلُ الْمُحِبُّ حَرَامُ ترجمہ: پتلی کمر والی ٹہنی کی طرح میں نے اس سے کہا کہ اپنا نسب بیان کر۔ پس جواب دیا کہ میں اس خاندان سے تعلق رکھنے والی ہوں جس خاندان میں محبوب کو قتل کرنا حرام نہیں ہے۔ حرامُ کے رفع کے ساتھ اصل میں حرامَ آنا تھا قاعدہ کے موافق۔

سوال: مقصد ثانی کا خلاصہ کیا ہے؟

جواب:

المقصد الثانی فی المنصوبات



المقصد الثالث فی المجرورات

سوال: **المقصد الثالث** کس کی قسم ہے اور کس کے متعلق ہے؟ صفحہ ۴۴

جواب: المقصد الثالث اسم معرب کی آخری قسم ہے اور وہ مجرورات کے متعلق ہے

سوال: اسمائے مجرورہ کیا ہے؟

جواب: اسمائے مجرورہ صرف مضاف الیہ ہے۔

سوال: مضاف الیہ کسے کہتے ہیں مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: وہ اسم ہے جس کو حرف جر کے تقدیر کے ساتھ زیر آیا ہو جیسے غلام زید میں غلام مضاف زید مضاف الیہ ہے اس لئے کہ اسکی تقدیری عبارت غلام لزید ہے۔

سوال: مضاف کا کس چیز سے خالی ہونا ضروری ہے؟

جواب: مضاف کا تنوین اور الف لام اور تثنیہ کا نون اور جمع کے نون سے خالی ہونا ضروری ہے۔

سوال: اضافت کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہیں؟

جواب: اضافت کی دو قسمیں ہیں (۱) اضافت لفظی (۲) اضافت معنوی۔

سوال: اضافت معنوی کسے کہتے ہیں اور کتنے طریقوں سے مستعمل ہوتا ہے؟

جواب: جو مضاف کی صفت نہ ہو اور اپنے معمول کی طرف اس کی اضافت کی گئی ہو جیسے غلام زید میں غلام مضاف ہے جو صفت نہیں ہے اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہے اور وہ تین معنوں میں مستعمل ہوتا ہے اضافت یا تو لام کے معنیٰ میں یا من کے معنیٰ میں یا فی کے معنیٰ میں۔

سوال: اضافت معنویہ کا فائدہ کیا ہے؟

جواب: مضاف کو معرفہ بنانا اگر اضافت کی گئی ہو معرفہ کی طرف اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف میں تخصیص پیدا کرنا جیسے غلام زید میں غلام مضاف بھی معرفہ بن گیا اور غلام رجل میں غلام مضاف نکرہ ہے اس کو نکرہ کی طرف اضافت کی گئی تو تخصیص پیدا ہو گئی۔

سوال: اضافت لفظیہ کسے کہتے ہیں

جواب: جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو اور وہ فی کی تقدیر کے ساتھ نہ ہو جیسے ضارب زید۔

سوال: اضافت لفظیہ کا فائدہ کیا ہے؟

جواب: صرف لفظ میں تخفیف پیدا کرنا۔

اضافت کا قاعدہ

سوال: اسم صحیح یا جاری مجری صحیح کو اضافت دینے کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: اسم صحیح یا جاری مجری صحیح کو اضافت دینے کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر اضافت یائے متکلم کی طرف کرنا ہو تو اس کے آخر کو کسرہ اور یا کو ساکن کر دے یا فتحہ دے جیسے غُلامیُ ،غُلامِیَ ،دَلْوِیُ ،دَلْوِیَ. ظَبْیُ، ظَبْیِ.

سوال: اسم مقصور اور منقوص کو اضافت دینے کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: اسم مقصور کے الف کو باقی رکھے جیسے عَصَایَ۔

اور اسم منقوص کے یا کو یا میں ادغام کر دے اور دوسرے یا کو فتحہ دے تا کہ التقائے ساکنین نہ رہے جیسے قاضِیَّ.

سوال: اگر آخر حرف واؤ ہو تو اسکی اضافت کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: واؤ کو یا سے بدل دے اور یا کو یا میں ادغام کر دے، اور دوسرے یا کو فتحہ دے جیسے مسلمیَّ ۔

سوال: اسمائے ستہ مکبرہ میں سے حرف ذو کی اضافت کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: حرف ذو ضمیر کی طرف بالکل مضاف نہی ہوتا ہے۔

سوال: اِنَّمَا یَعْرِفُ ذَالْفَضْلِ مِنَ النَّاسِ ذُوْہ‘ کا ترجمہ کیا ہے اور اسمیں ذو کا استعمال کس طرح ہوا ہے اور اس کا جواب کیا ہے؟

جواب: مصرع کا ترجمہ: بیشک فضیلت والے آدمی کو فضیلت والے ہی پہچانتے ہیں اس مصرع میں ایک اعتراض ہے کہ ابھی قاعدہ گزرا کہ ذو بالکل مضاف نہیں ہوتا ضمیر کی طرف حالانکہ اس مصرع میں ذو کا استعمال ہ ضمیر کی طرف ہو رہا ہے تو اس کا جواب یہ

ہیکہ یہ شاذ ہے۔

تابع کا بیان

سوال: تابع کسے کہتے ہیں؟ صفحہ ۴۷

جواب: تابع ہر وہ لفظ ہے جس کو سابقہ اعراب دیا گیا ہو ایک ہی جہت سے جو لفظ پہلے ہو اس کو متبوع اور جو بعد میں ہو اس کو تابع کہتے ہیں۔

سوال: اصل کسے کہتے ہیں۔

جواب: اصل اسکو کہتے ہیں جس پر بذات خود مرفوعات یا منصوبات یا مجرورات کا اعراب ہوتا ہو۔

سوال: تابع کو تابع کیوں کہتے ہیں؟

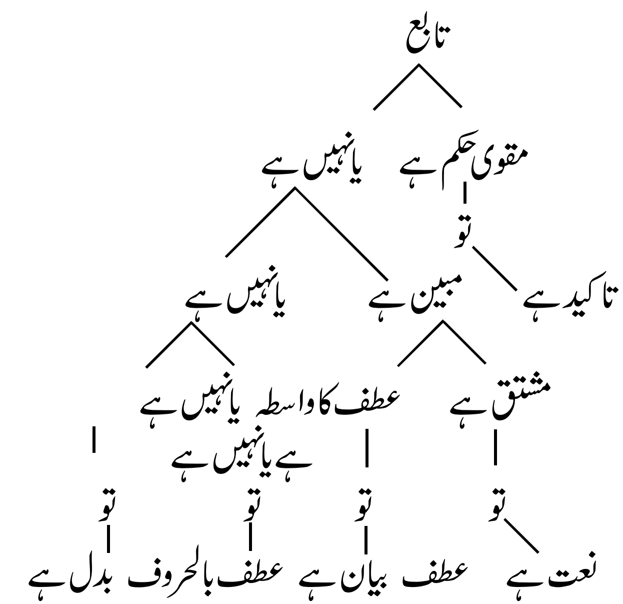
جواب: اس لئے کہ وہ اعراب میں اپنے ماقبل کے موافق ہوتا ہے۔

سوال: تابع کی کتنی قسمیں ہیں

جواب: تابع کی پانچ قسمیں ہیں (۱) نعت (۲) تاکید (۳) بدل (۴) عطف بالحروف (۵) عطف کا بیان۔

سوال تابع کی صرف پانچ ہی قسمیں کیوں ہے؟

جواب:



نعت کا بیان

سوال: نعت کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ کیا فرق ہیں اور اسکی کتنی قسمیں ہیں؟ ص ۴۷

جواب: نعت کے لغوی معنیٰ صفت کے ہیں اور اصطلاحی معنی نعت ایسا تابع ہے جو دلالت کرتا ہو متبوع کے معنی پر اور اسکی دو قسمیں ہیں پہلا جو متبوع کے اندر موجود ہوں جیسے جاء نی رجل عالم دوسرا متبوع کے متعلق پر دلالت کرتا ہو جیسے جاء نی رجل عالم ابوہ، جاء فعل نون وقایہ یائے متکلم مفعول رجل موصوف عالم صفت ابوہٗ کی ابو مضاف ہٗ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر عالم صفت کا موصوف عالم صفت اپنے موصوف ابوٗ سے ملکر رجل کا صفت رجل موصوف اپنے صفت سے ملکر جاء کا فاعل اس مثال میں عالم صفت رجل متبوع کے متعلق معنی ابوہٗ کی معنی پر دلالت کرتا ہے

سوال: نعت کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: صفت ہے

سوال: نعت کی پہلی قسم میں کتنے چیزوں میں متابعت ضروری ہے؟

جواب: دس چیزوں میں متابعت ضروری ہے (۱) رفع (۲) نصب (۳) جر (۴) معرفہ (۵) نکرہ (۶) افراد (۷) تثنیہ (۸) جمع (۹) مذکر (۱۰) مؤنث۔

سوال: نعت کی دوسری قسم میں کتنی چیزوں میں متابعت ضروری ہے؟

جواب: پانچ چیزوں میں متابعت ضروری ہے (۱) رفع (۲) نصب (۳) جر (۴) معرفہ (۵) نکرہ۔

سوال: نعت کا فائدہ کیا ہے؟

جواب: نعت کا فائدہ منعوت کو خاص کرنا ہے اگر دونوں نکرہ ہوں جیسے جاء نی رجل عالم یا وضاحت کیلئے اگر دونوں معرفہ ہوں جیسے جاء نی زید ن الافضل اور کبھی صرف تعریف کیلئے آتا ہے جیسے بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اور کبھی صرف برائی کیلئے آتا ہے جیسے اعوذ با اللّٰہ من الشیطٰن الرجیم میں الشیطٰن موصوف ہے الرجیم صفت ہے جو برائی کیلئے لائی گئی ہے اور کبھی تاکید کیلئے آتا ہے جیسے نفخۃ واحدۃ یعنی ایک صور پھونکی جائیگی۔

سوال: کیا نکرہ کی صفت جملہ خبریہ لائی جاسکتی ہے؟

جواب: ہاں نکرہ کی صفت جملہ خبریہ لائی جاسکتی ہے جیسے مررت برجل ابوہ، عالم

سوال اَلْمُضْمَرُ لَا یُوْصِفُ وَلَا یُوْصَفُ بِہٖ کا کیا مطلب ہے؟

جواب ضمیر سے کسی کی نہ صفت لائی جاسکتی ہے نہ ضمیر کی صفت لائی جاسکتی ہے۔

عطف بالحروف کا بیان

سوال عطف بالحروف کی تعریف کیا ہے؟ صفحہ ۴۹

جواب: عطف باالحروف ایسا تابع ہے جو منصوب کیا جاتا ہے اس کیطرف جس کی طرف اس کی متبوع کی نسبت کی گئی ہو اور وہ دونوں مقصود ہوں جیسے جاءنی زید وعمرو۔

سوال: عطف باالحروف کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: عطف باالحروف کا دوسرا نام عطف نسق ہے۔

سوال: عطف بالحروف کی شرط کیا ہے؟

جواب: تابع اور متبوع کے درمیان میں سے کوئی ایک حرف ہو جیسے **قام زید وعمرٌو** قام فعل ہے زید فاعل بنکر متبوع معطوف علیہ اور عمر تابع معطوف وحروف عطف ہے۔

سوال: ضمیر مرفوع متصل کو عطف کیسا کیا جائے گا؟

جواب: ضمیر منفصل کا تاکید لانا واجب ہے جبکہ معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے **ضربت انا وزید** اور اگر فاصلہ ہو تو ضمیر منفصل لانا واجب نہیں جیسے **ضربت الیوم وزید** .

سوال: ضمیر مجرور کو عطف کیسے کیا جائے گا؟

جواب: حرف جر جو معطوف علیہ میں ہے اس کا معطوف میں لانا بھی واجب ہے جیسے **مررت بک وبزید** ۔

سوال: معطوف اور معطوف علیہ اور حرف عطف کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس پر عطف کیا گیا ہو وہ معطوف ہے اور جس کو عطف کیا گیا ہو وہ معطوف

علیہ ہے اور حروف عطف دس ہیں جو عنقریب آئیگا جیسے **قام زید وعمر** قام فعل ہے زید فاعل ہے اور معطوف ہے واؤ حرف عطف عمر معطوف علیہ ہے۔

سوال: معطوف کا حکم کیا ہے؟

جواب: معطوف کا حکم معطوف علیہ جیسا ہے یعنی اگر معطوف صفت ہو تو معطوف علیہ بھی صفت ہوگا جیسے **جاء نی زیـد ن العالم و العاقل** اور اسی پر خبر اور صلہ اور حال کو قیاس کرلیں۔

سوال: عطف کرنا کہاں جائز ہے؟

جواب: جہاں پر معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ پر رکھنا صحیح ہو وہاں پر عطف کرنا جائز ہے جیسے **قام زید وعمر** میں اور جہاں پر معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ پر رکھنا صحیح نہیں ہو وہاں عطف کرنا جائز نہیں ہے جیسے **ضرب زید عمرا** میں عمراً کا زید پر عطف کرنا صحیح اس لئے نہیں ہے کہ اگر زید پر عطف کیا جائے تو مفعول مفعول نہیں رہے گا بلکہ فاعل بن جائے گا۔

سوال: **وَالْعَطْفُ عَلٰى مَعْمُوْلَيْنِ عَامِلَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ جَائِزٌ** کا ترجمہ اور مطلب مثال کی وضاحت کرتے ہوئے بتلائیں کہ اس مسئلہ میں کیا اختلاف ہے؟

جواب: ترجمہ۔عطف کرنا جائز ہے دو مختلف عاملوں کے مختلف معمول پر یعنی دو مختلف عاملوں کے معمول پر جبکہ معطوف علیہ مجرور مقدم ہو اور معطوف بھی مجرور مقدم ہو تو عطف کرنا جائز ہے جیسے **فِي الدَّارِ زَيْدٌ وَالْحُجْرَةِ عَمْرٌو** اس مثال کی اصل یہ ہے **ثابت فی الدار زید والحجرۃ عمر** و اس میں دو عامل ہیں فی الدار کا ایک اور فی الحجرۃ کا ایک ان دونوں مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا جائز ہے لہذا اس مثال

میں دو عاملوں میں سے ایک عامل اور حرف جر کو حذف کر کے پہلے والے حرف جر پر عطف کرتے ہوئے بعد والے عامل کا معمول کے کسرہ دیا گیا ہے اور اس مسئلہ میں دو اختلاف ہے۔امام فرأءؒ فرماتے ہیں کہ یہ عطف مطلقاً یعنی مجرور مقدم ہو یا نہ ہو جائز ہے ۔امام سیبویہؒ فرماتے ہیں کہ یہ عطف مطلقاً یعنی مجرور مقدم ہو یا نہ ہو جائز نہیں ہے۔

تاکید کا بیان

سوال: تاکید کی تعریف کیا ہے؟صفحہ ۵۱

جواب: تاکید ایسا تابع ہے جو متبوع کے حال کو ثابت کرے ہر ہر فرد میں۔

سوال: تاکید کی کتنی قسمیں ہیں مثالوں سے بتلایئے۔

جواب تاکید کی دو قسمیں ہیں (ا) تاکید لفظی جیسے **جاء زید زید** (۲) تاکید معنوی جیسے **جاء نی زید نفسهٗ**۔

سوال: تاکید معنوی کے الفاظ کتنے ہیں اور اس کا استعمال کیسے ہوتا ہے؟

جواب: تاکید معنوی کے الفاظ آٹھ ہیں نفس اور عین میں صیغہ اور ضمیر کے اختلاف کے ساتھ واحد تثنیہ اور جمع کیلئے اور کلا اور کلتا تثنیہ کیلئے خاص ہے اور کل، **اجمع، اکتع، ابتع** جمع کیلئے خاص ہیں ضمیر کے اختلاف کے ساتھ لفظ کل میں اور بقیہ میں صیغہ کے ساتھ جیسے **جاء نی القوم کلهم اجمعون اکتعون ابصعون**۔

سوال: **اجمع، اکتع، ابصع، ابتع** کے معنی کیا ہیں؟

جواب: سب کے معنی اجمع کے ہیں یعنی وہ تمام کے تمام جمع ہیں۔

سوال: کل اور اجمع سے تاکید کس چیز کیلئے لائی جائیگی؟

جواب: اس جگہ جہاں کسی چیز کے اجزاء یا ابعاض کو الگ الگ کر دینا صحیح ہو سی

(ظاہری) طور پر جیسے **اکرمت القوم کلهم** یا حکمی طور پر جیسے **اشتریت العبد کلهٗ** اور جہاں الگ الگ کرنا صحیح نہ ہو وہاں کل اور اجمع کے ذریعہ تاکید نہیں آئے گی جیسے **اکرمت العبد کله**۔

سوال: **اکتع ابتع ابصع** کس کے تابع ہیں؟

جواب: **اکتع، ابتع، ابصع، اجمع** کے تابع ہیں۔

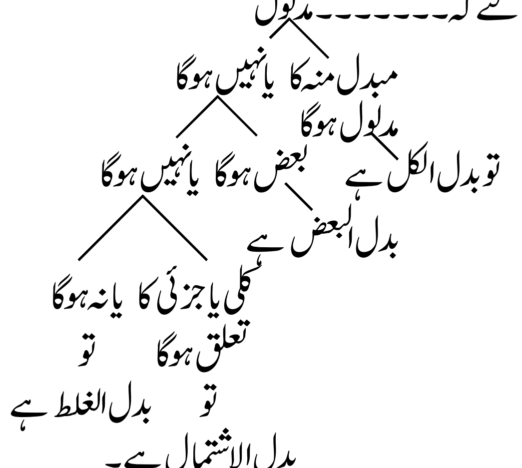
بدل کا بیان

سوال: بدل کی تعریف کیا ہے؟صفحہ ۵۲

جواب: بدل ایسا تابع ہے جو منسوب کیا جاتا ہے اسکی طرف جس کی طرف اس کے متبوع کی نسبت کی گئی ہو اور وہی مقصود ہوتا ہے تابع کی نسبت کے ساتھ نہ کہ اس کا متبوع جیسے **جاء زید اخوک**

سوال: بدل کی چار ہی قسمیں کیوں ہیں؟

جواب: اس لئے کہ۔۔۔۔۔۔۔مدلول



سوال: بدل کی چاروں قسموں کی تعریف مع مثالوں کے لکھیں۔

جواب: بدل الکل وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول متبوع کا مدلول ہو جیسے جاء نی زید اخوک۔

بدل البعض وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول متبوع کا جز ہو جیسے ضربت زید راسہ'

بدل الاشتمال وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول متبوع کا متعلق ہو جیسے سلب زید ثوبہ'

بدل الغلط وہ بدل ہے جو ذکر کیا جاتا ہے غلطی کے بعد جیسے جاء نی زید جعفر رأیت رجلاً وحماراً.

سوال: بدل اگر نکرہ ہو معرفہ کا یا اس کا برعکس ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: بدل اگر نکرہ ہو معرفہ کا تو صفت کا لانا واجب ہے جیسے لنسفعا بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ کہ اس جگہ دوسرا ناصیۃ بدل نکرہ موصوف ہے اور کاذبہ اس کی صفت ہے۔

اور اگر اس کا برعکس ہو تو ان کے لئے صفت لانا واجب نہیں اور نہ ہی متجانسین میں یعنی بدل اگر ایک ہی جنس ہوں تو صفت لانا واجب نہیں۔

عطف بیان کا بیان

سوال: عطف بیان کی تعریف کیا ہے؟ صفحہ۵۳

جواب: عطف بیان ایسا تابع ہے جو صفت کے علاوہ کا صیغہ ہو اور متبوع کو واضح کر دے یا دو نام والے چیزوں کے ایک نام کو مشہور کر دے جیسے قام ابو حفص عمر۔ وقام عبد اللہ بن عمر

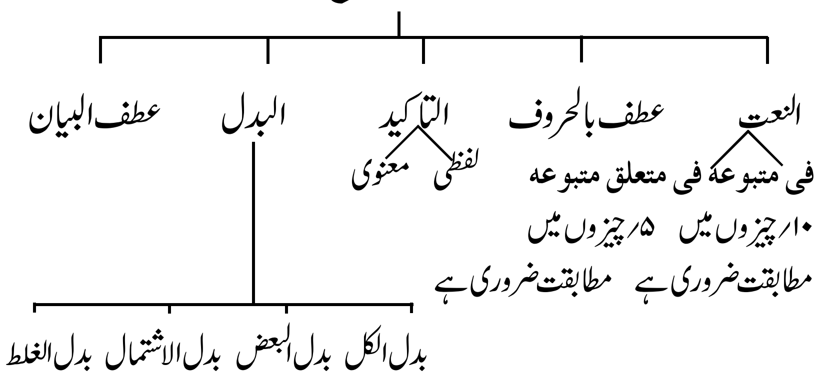
سوال: ولا یلتبس بالبدل لفظاً کی وضاحت کریں مثالوں کے ساتھ؟

جواب: عطف بیان لفظ بدل سے مشابہ نہ ہوں جیسے انا بن التارک البکری بشر☆ علیہ

الطیر ترقبہ وقوعاً۔ ترجمہ میں تارک البکری بشر کا بیٹا ہوں ☆ جس پر پرندے اترنے کا انتظار کرتے ہیں۔ اس مثال میں عطف بیان بدل سے مشابہ نہیں ہے کیونکہ بدل میں وضاحت ہوتی ہے جیسے قام ابو حفص عمر۔ میں ابو حفص کی وضاحت عمر سے ہوتی ہے اور اس مثال میں وہ بات نہیں ہے۔

سوال: توابع کا خلاصہ کیا ہے؟

جواب: الخاتمة فی التوابع صفحہ۴۷



اسم مبنی کا بیان

الباب الثانی فی الاسم المبنی

سوال: الباب الثانی سے کون سا باب مراد ہے اور کس کے متعلق ہے صفحہ۵۴

جواب: کتاب کے تین اقسام میں سے پہلی قسم کے دو بابوں میں سے دوسرا باب مراد ہے اور یہ مبنی کے متعلق ہے۔

سوال: مبنی کی تعریف مثالوں سے واضح کریں؟

جواب صاحبِ کتاب نے مبنی کی دو تعریف کی ہے (۱) مبنی وہ اسم ہے جو اپنے غیر

کے ساتھ ملے ہوئے نہ ہوں جیسے ا۔ ب ۔ ت۔ وغیرہ اور واحد اور اثنان وغیرہ اور صرف لفظ زید اور اس کو مبنی با الفعل علی السکون ا ور معرب بالقوہ بھی کہتے ہیں۔

(۲) مبنی وہ اسم ہے جو مبنی الاصل یعنی فعل ماضی امر حاضر معروف اور تمام حروف کے مشابہ ہو یعنی اپنے معنی پر دلالت کرنے میں قرینہ کا محتاج ہو جیسے ھولاء۔ یا تین حروف سے کم ہو جیسے ذا۔ من یا حرف کے معنیٰ کو شامل ہو جیسے احد عشر ۔

سوال: و ھذ القسم سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو قسم مبنی الاصل کے مشابہ ہوگا وہ معرب نہیں ہوسکتا برخلاف پہلی قسم کے کہ وہ بالفعل تو مبنی ہوتا ہے اور بالقوہ معرب۔

سوال: مبنی کا حکم کیا ہے؟

جواب: اس کا آخر مختلف عوامل کے بدلنے سے بھی نہیں بدلتا جیسے جاء نی ھو لاء رأیت ھو لاءِ . مررت بھولآءِ .

سوال: مبنی کے حرکات کیا ہیں؟

جواب ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ۔ سکون اور وقف ہیں۔

سوال: ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ وقف کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب ضمہ باب نصر سے معنی ہیں ملنا اور ضمہ کو ادا کرتے وقت ہونٹ مل جاتے ہیں اس لئے اس کو ضمہ کہتے ہیں۔ فتحہ باب فتح سے معنی ہیں کھولنا فتحہ ادا کرتے وقت ہونٹ کھل جاتے ہیں اس لئے اسکو فتحہ کہتے ہیں کسرہ باب تفعیل سے معنی ہیں ٹوٹ جانا کسرہ ادا کرتے وقت ہونٹ نیچے کو سکڑ جاتا ہے اس لئے اس کو کسرہ کہتے ہیں۔ وقف باب

ضرب سے معنی ٹھہرنا وقف کو ادا کرتے وقت سانس رک جاتی ہے اس لئے اس کو وقف کہتے ہیں۔

سوال: مبنی کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہیں؟

جواب: آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارات (۳) اسمائے موصولات (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے مرکبات (۷) اسمائے کنایات (۸) بعض الظر وف۔

ضمیر کا بیان

سوال: مضمر کی لغوی معنی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب: مضمر اسم مفعول کا صیغہ باب افعال سے معنی پوشیدہ کیا ہوا اصطلاحی معنی مضمر وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا ہوتا کہ وہ دلالت کرے متکلم پر یا مخاطب پر یا غائب پر جو اس سے پہلے ذکر کیا گیا ہو لفظاً یا معنیً۔

سوال: مضمر کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہیں؟

جواب: مضمر کی دو قسمیں ہیں (۱) متصل اور متصل کی تین قسمیں ہیں (۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور (۲) منفصل اور اس کی دو قسمیں ہیں (۱) مرفوع (۲) منصوب۔

سوال: ضمیر کتنے ہیں اور کتنے معنی کیلئے آتے ہیں وضاحت فرمائیں۔

جواب: ضمیر کتاب کے اعتبار سے تو ساٹھ ہیں ستر معنی کیلئے اس لئے کہ تثنیہ کا صیغہ تمام ضمیروں سے محذوف ہیں۔

ضمیر مرفوع متصل ضربت سے ضربن تک بارہ صیغہ چودہ معنی کیلئے۔

ضمیر منصوب متصل ضربنی سے ضربھن تک بارہ صیغہ چودہ معنی کیلئے

ضمیر مجرور متصل لی سے لھن تک بارہ صیغہ چودہ معنی کیلئے

ضمیر مرفوع منفصل اَنَا سے انھن تک بارہ صیغہ چودہ معنی کیلئے

ضمیر منصوب منفصل ایای سے ایا ھن تک بارہ صیغہ چودہ معنی کیلئے

سوال: ضمیر مرفوع متصل فعل ماضی کے کن کن صیغوں میں پوشیدہ ہوتا ہے مثالوں سے بتلائیں؟

جواب: واحد مذکر غائب میں جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ اور واحد مؤنث غائب جیسے ضَرَبَتْ میں ھی۔

سوال: ضمیر مرفوع متصل فعل مضارع کے کن کن صیغوں میں پوشیدہ ہوتا ہے مثالوں سے بتلائیں؟

جواب: متکلم کے صیغوں میں مطلقا چاہے واحد ہو یا تثنیہ یا جمع پوشیدہ ہوتا ہے جیسے اِضْرِبُ میں انا نَضْرِبُ میں نحن واحد مذکر تَضْرِبُ میں انت واحد مذکر و مؤنث غائب میں جیسے یضربُ میں ھُو تَضْرِبُ میں ھی۔

سوال: ضمیر مرفوع متصل اسم فاعل اور اسم مفعول کے کن کن صیغوں میں پوشیدہ ہوتا ہے مثالوں سے بتلائیں؟

جواب: اسم فاعل اور اسم مفعول کے تمام صیغوں میں مطلقا پوشیدہ ہوتا ہے جیسے فاعل میں ھو۔ فاعلان میں ھما الخ

سوال: ضمیر منفصل کا استعمال کہاں ہوگا؟

جواب: جب ضمیر متصل کا لانا دشوار ہو تو ضمیر منفصل استعمال کیا جائے گا اور اس کی کئی صورتیں ہیں (۱) ضمیر کو عامل سے مقدم کر دیا جائے حصر پیدا کرنے کیلئے تو اس وقت ضمیر

منفصل لائی جائیگی جیسے ایاک نعبد (۲) ضمیر اور عامل کے درمیان فاصلہ واقع ہو تو ضمیر منفصل لائی جائے گی جیسے ما اضربک الا انا (۳) جب ضمیر کا عامل معنوی یعنی ضمیر مبتدا یا خبر واقع ہو تو ضمیر منفصل لائی جائیگی جیسے انا زید (۴) جب ضمیر کا عامل معنوی ہو تو ضمیر منفصل لائی جائیگی جیسے ما انت الا قائماً۔

سوال: ضمیر شان اور ضمیر قصہ کسے کہتے ہیں اور کہاں واقع ہوتا ہے مثالوں سے بتائیں

جواب: جو ضمیر واقع ہو جملہ سے پہلے اور وہ جملہ کی تفسیر کرتا ہو تو مذکر میں ضمیر شان کہتے ہیں جیسے قل ھو اللہ احد کہ اسمیں ھو ضمیر شان ہے اور مؤنث میں ضمیر قصہ کہتے ہیں جیسے انھا زینب قائمۃ کہ اس میں ھا ضمیر قصہ ہے۔

سوال: مبتدا اور خبر کے درمیان کونسی ضمیر داخل ہوتی ہے اور کیسے؟

جواب: ضمیر مرفوع منفصل داخل ہوتی ہے جو کہ مبتدا کے موافق ہو اس شرط کے ساتھ جب کہ خبر معرفہ ہو جیسے زید ھو القائم یا اسم تفضیل افعل کے وزن پر ہو جیسے کان زید ھو افضل من عمرو اس ضمیر کو ضمیر فصل بھی کہتے ہیں۔

سوال: ضمیر فصل کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: یہ ضمیر مبتدا اور خبر کے درمیان جدائیگی کر دیتا ہے۔

اسمائے اشارہ کا بیان

سوال: اسمائے اشارہ کے لغوی معنی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟ صفحہ ۵۶

جواب: اسما اسم کی جمع ہے یعنی نام اور اشارہ باب افعال سے ہے یعنی اشارہ کرنے والا اور اصطلاحی معنی وہ اسم ہے جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو اور

جس طرف اشارہ کیا جائے اس کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔

سوال: اسمائے اشارہ کے الفاظ کتنے ہیں اور کتنے معنیٰ کیلئے آتے ہیں وضاحت کیجئے

جواب: پانچ الفاظ ہیں چھ معنی کیلئے اس لئے کہ مشارٌ الیہ مذکر ہوگا یا مؤنث ہوگا پھر ہر ایک مفرد ہوگا یا تثنیہ یا جمع اور جمع چونکہ مؤنث و مذکر میں مشترک ہیں اس لئے الفاظ پانچ معنی چھ ہوئے۔

سوال: اسمائے اشارہ کن معنوں میں مستعمل ہوتا ہے؟

جواب: (۱) ذا، واحد مذکر کے لئے (۲) ذان حالت رفع ذین حالت نصب تثنیہ مذکر کے لئے (۳) اور تا تی ته . ذی۔ذہ۔تِھی اور ذھی واحد مؤنث کیلئے (۴) تانِ حالتِ رفع اور تین حالتِ نصب، تثنیہ مؤنث کے لئے (۵) اُولآء مد کے ساتھ اور اُولیٰ بغیر مد کے جمع مذکر و مؤنث کے لئے۔

سوال: اسمائے اشارہ کے شروع میں حرف خطاب ملائے تو کتنے ہوتے ہیں اور کیسے ہوتے ہیں؟

جواب: پچیس ہوتے ہیں پانچ کو پانچ میں ضرب دینے سے ذاک سے ذاکن تک پانچ۔ تاک سے تاکن تک پانچ۔ ذانک سے ذانکن تک پانچ۔ تانک سے تانکن تک پانچ اولٰئک سے اولٰئکن تک پانچ۔

سوال: اسمائے اشارہ میں حرف ذا اور ذالک اور ذاک کا استعمال کیسے ہوتا ہے؟

جواب: ذا اسم اشارہ قریب کیلئے اور ذالک اسم اشارہ بعید کیلئے اور ذاک اسم اشارہ درمیان کیلئے آتا ہے۔

اسمائے موصولات کا بیان

سوال: اسمائے موصولہ کے لغوی معنی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟ صفحہ ۵۷

جواب: موصولہ باب ضرب سے ہے یعنی ملا ہوا اور اصطلاحی معنی اسم موصول وہ اسم ہے جو اپنے صلہ کے ملے بغیر جملہ کا مکمل جز نہ ہو سکے اور صلہ جملہ خبریہ ہو یا اسمیہ یا فعلیہ جو اسم موصول کے بعد آتا ہو۔

سوال: اسمائے موصولہ کتنے ہیں اور کن معنوں کیلئے آتے ہیں

جواب: اسم موصول سترہ ہیں چھ معنیٰ کیلئے (۱) الذی واحد مذکر کیلئے (۲) اللذان بحالت رفع اللذین بحالت نصب تثنیہ مذکر کیلئے (۳) التی واحد مؤنث کیلئے (۴) اللتان بحالت رفع اللتین بحالت نصب تثنیہ مؤنث کیلئے (۵) الذین اور اُولیٰ جمع مذکر کیلئے (۶) اللاتی. اللواتی. اللاء. اللائی جمع مؤنث کیلئے اور ما . من . ایٌّ . ایّةٌ . ذو .

سوال: اسمائے موصولہ کے کس الفاظ میں کن کا اختلاف ہے دلیل سے ثابت کریں؟

جواب: اسمائے موصولہ ذو میں اختلاف قبیلہ بنوطی کے یہاں یہ ہے کہ ذو الذی اسم موصول کے معنی میں ہیں دلیل سنان بن الفحل شاعر کی شعر ہے۔

فَاِنَّ الْمَاءُ مَاءُ اَبِیْ وَجَدِیْ ☆ وَبِئْرِیُ ذُوْ حَفَرْتُ وَذُوْ طَوَیْتُ

پس بیشک پانی میرے باپ اور دادا کا پانی ہے اور یہ میرا کنواں ہے جس کو میں نے کھودا ہے اور جس کو میں نے گھیرا ہے۔ اس شعر میں دونوں جگہ ذوالذی کے معنی میں ہے۔ باقی حضرات کے یہاں بمعنی صاحب کے ہیں جیسے ذوالمال صاحب مال کے معنیٰ میں ہے۔

سوال: الف اور لام کس معنیٰ کیلئے آتا ہے اور اس کا صلہ کیا ہوتا ہے؟

جواب: الف لام الذی کے معنیٰ کیلئے آتا ہے اور اس کا صلہ اسم فاعل اور اسم مفعول ہوتا ہے جیسے جاء نی الضارب زیداً . جاء نی المضروب غلامہٗ۔

سوال: کیا اسم موصول کے صلہ کو لفظاً حذف کرنا جائز ہے؟

جواب: جبکہ صلہ اسم مفعول ہو جیسے قام الذی ضربت اس جگہ اصل میں قام الذی ضربته' تھا۔

سوال: اَیٌّ اور اَیّۃٌ کے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: چار صورتیں ہیں تین صورتوں میں معرب اور ایک صورت میں مبنی ہے (۱) ای اور ایۃ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو اور ان کا صدر صلہ یعنی مذکور ہو تو یہ معرب ہوتا ہے جیسے جاء نی اَیٌّ ھو قائم (۲) اَیٌّ اور اَیّۃ کسی طرف مضاف نہ ہو اور ان کا صلہ جزء اول یعنی مبتدا مذکور نہ ہو تو یہ بھی معرب ہے جیسے جاء اَیٌّ قائم یہاں پر ھو مبتدا مذکور نہیں ہے (۳) اَیٌّ اور اَیّۃ کسی کی طرف مضاف ہو اور انکے صلہ کا جز اول مذکور ہو تو یہ بھی معرب ہے جیسے جا ء نی اَیُّھُمْ ھو قائم (۴) اَیٌّ اور اَیّۃ کسی کی طرف مضاف ہو اور ان کے صلہ کا جز اول مذکور نہ ہو تو صرف یہ صورت مبنی ہے ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ کُلِّ شِیْعَۃٍ اَیُّھُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا اس مثال میں ایھم ضمیر کی طرف مضاف ہے اور اشد علی الرحمن عتیا اس کا صلہ ہے اور اس کا صدر (شروع) ھو ضمیر محذوف ہے اور ای اسم موصول کی طرف لوٹ رہی ہے تو اصل میں ایھم ھو اشد علی الرحمن عتیا تھا۔

اسمائے افعال کا بیان

سوال: اسمائے افعال کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟ صفحہ ۵۹

جواب: افعال فِعل کی جمع ہے بمعنیٰ کام اور اصطلاحی معنی اسمائے افعال ہر وہ اسم ہے جو امر حاضر یا فعل ماضی کے معنی میں ہوں جیسے رویدزیداً زید کو چھوڑ امھل فعل امر کے معنی میں ہیں اور ھیھات زیدٌ زید دور ہوا بَعُدَ فعل ماضی کے معنی میں ہے۔

سوال: اسمائے افعال ثلاثی سے کتنے آتے ہیں اسکی وضاحت کیا ہے؟

جواب: ثلاثی سے دو آتے ہیں ایک قیاسی طور پر فَعَالِ کے وزن پر جیسے نزال انزل کے معنی میں اور تراک اترک کے معنی میں اور اسی کے ساتھ ملایا جاتا ہے اس فَعَال کو جو کہ مصدر ہو اور معرفہ ہو جیسے فجار الفجور کے معنی میں یا کسی مؤنث کی صفت ہو جیسے فساق۔ اے نافرمان عورت، فاسقۃ کے معنی میں جھوٹ بولنا یا لکاع اے کمینی عورت لا کعۃ کے معنی میں یا کسی مؤنث کا علم ہو جیسے قطام غلاب حضار یہ سب فعال کے وزن پر آتا ہے۔

سوال: قطام ، غلاب ، حضار کے کیا معنی ہیں اور کیا ہیں؟

جواب: قطام ، غلاب ، عورت کے نام ہیں اور حضار ایک ستارہ کا نام ہے اور یہ تینوں اسمائے افعال نہیں ہیں یہاں مصنفؒ نے صرف مناسبت کی بنیاد پر ذکر کئے ہیں

اسمائے اصوات کا بیان

سوال: اسمائے اصوات لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: اسمائے اصوات ہر وہ لفظ ہے جس سے کسی کی آواز نقل کی جائے جیسے غاق کوے کی آواز کے لئے۔ یا چوپائے کو پکارا جائے جیسے نخ اونٹ بٹھانے کیلئے۔

اسمائے مرکبات کا بیان

سوال: اسمائے مرکبات کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ کیا ہیں اور اسکی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مرکبات مرکب کی جمع باب تفعیل سے بمعنیٰ ملا ہوا اصطلاحی معنی اسمائے مرکبات ہر وہ اسم ہے جو دو کلموں سے سے بنائے گئے اور ان دونوں کلموں کے درمیان کوئی نسبت نہ ہوا اور اسکی دو قسمیں ہیں (۱) اگر دو کلموں کے درمیان کوئی حرف شامل ہو تو اس کو مبنی علی الفتح پڑھا جائے گا جیسے اَحَدَ عَشَرَ کہ اصل میں اَحَدُ وَّ عَشَرَ تھا واو حرف ہے (۲) اگر دو کلموں کے درمیان کوئی حرف شامل نہ ہو تو اس میں کئی صورتیں ہیں اور زیادہ فصیح پہلے کو مبنی علی الفتح اور دوسرے کو غیر منصرف کا اعراب پڑھنا ہے جیسے بعلبک

اسمائے کنایہ

سوال: اسمائے کنایات کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ کیا ہیں؟

جواب: کنایات جمع ہے کنایہ کی باب ضرب سے بمعنی چھپا ہوا اصطلاحی تعریف کنایہ وہ اسم ہے جو عدد مبہم یا حدیث مبہم پر دلالت کرے جیسے کم کذا، کیت اور ذیت۔

سوال: کم کی کتنی قسمیں ہیں اور اس کا مابعد کیا ہوگا؟

جواب: کم کی دو قسمیں ہیں (۱) کم استفہامیہ اور اس کا مابعد تمیز منصوب مفرد ہوتا ہے جیسے کم رجلاً عندک (۲) کم خبریہ اور اس کا مابعد ممیّز مجرور مفرد ہوتا ہے جیسے کم من مال انفقته' یا مجرور مجموع ہوتا ہے جیسے کم رجل لقیته'

سوال: کیا کم کی تمیز کو حذف کر سکتے ہیں مثال سے واضح کریں؟

جواب: ہاں جبکہ قرینہ پایا جائے جیسے کم مالکُ اصل میں کم دیناراً مالکُ تھا۔

سوال: کم کی دو قسمیں کب منصوب اور کب مجرور اور کب مرفوع ہوگی؟

جواب: کم کی دونوں قسمیں اس وقت محلاً منصوب ہوتا ہے جبکہ کم کے بعد کوئی فعل یا شبہ فعل ہو جو اس سے مشغول ہوتا ہو ضمیر کے طریقہ سے جیسے کم استفہامیہ کی مثال کم رجلاً ضربت کم خبریہ کی مثال کم غلام ملکت اور کم کی دونوں قسمیں اس وقت محلا مجرور ہوتا ہے جبکہ کم کے ماقبل کوئی حرف جر یا مضاف واقع ہو اور کم اس کا مجرور یا مضاف الیہ ہو جیسے کم استفہامیہ کی مثال بکم رجلاً مررت کم خبریہ کی مثال علی کم رجل حکمت اور کم کی دونوں قسمیں اس وقت محلاً مرفوع ہوتا ہے جبکہ کم کی مذکورہ دونوں صورتیں نہ پائی جائیں اور کم مبتدا واقع ہو جبکہ ظرف نہ ہو جیسے کم استفہامیہ کی مثال کم رجلاً اخوک کم خبریہ کی مثال کم رجل ضربته اور اگر خبر واقع ہوا اور ظرف ہو تو بھی مرفوع ہوگا جیسے کم استفہامیہ کی مثال کم یوماً سفرک کم خبریہ کی مثال کم شهر صومی

ظروف مبنیہ کا بیان

سوال: ظروف مبنیہ کتنے ہیں اور کیا ہیں صفحہ ۶۲

جواب ظروف مبنیہ سترہ ہیں (۱) قبل (۲) بعد (۳) فوق (ی ۴) تحت (۵) حیث (۶) اذ (۷) اذا (۸) این (۹) انّٰی (۱۰) متی (۱۱) کیف (۱۲) ایّان (۱۳) مذ (۱۴) منذ (۱۵) لدی (۱۶) قط (۱۷) عوض .

سوال: قبل۔ بعد . فوق . تحت کے استعمال کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: جبکہ ان کا مضاف الیہ محذوف ہوا اور دل میں مقصود ہو جیسے للّٰہ الامر من قبل کل شئی ومن بعد کل شئی اور اس کا دوسرا نام غایات ہے۔

سوال:حیث کے استعمال کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:غایات سے مشابہ ہونیکی وجہ سے اور ضروری ہے حیث کی اضافت جملہ کی جانب ہونا اکثر جیسے سَنَسْتَدْرِجُهُم مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔

سوال:اَمَا تَرىٰ حَيْثُ سُهَيْلٍ طَالِعاً کا ترجمہ کیا ہے اور اس میں حیث کا استعمال کیسے ہوا ہے؟

جواب: کیا تو سہیل نامی ستارے کو نہیں دیکھا وہ سہیل طلوع ہونے والا ہے حیث کی اضافت مفرد کی جانب کی گئی ہے اور کبھی کبھی ایسا کرنا جائز ہے۔

سوال:اذا کے استعمال کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:اذا مستقبل کیواسطے آتا ہے اور اگر فعل ماضی پر داخل ہو تو بھی بھی مستقبل کے معنیٰ میں کر دے گا اور اسمیں شرط کے معنیٰ بھی پائے جاتے ہیں جیسے اذا جاء نصر اللّٰہ۔

سوال:اذا کے بعد کونسا جملہ واقع ہوسکتا ہے؟

جواب:جملہ اسمیہ بھی آسکتا ہے لیکن جملہ فعلیہ کالانا مختار ہے۔

سوال:اذ کے استعمال کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اذ فعل ماضی کے معنیٰ کیلئے آتا ہے اور اس کے بعد دو جملہ واقع ہوتے ہیں (۱۰) جملہ اسمیہ جیسے جِئْتُکَ اِذَا الشَّمسَ طالعة (۲) جملہ فعلیہ جیسے جئتک اذا طلعت الشمس

سوال:این.انی کے استعمال کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: این اور انی استفہام کے معنیٰ کیلئے آتا ہے جیسے اَیْنَ تَمْشِ اَنّٰی تَقْعُدُ اور

شرط کے معنیٰ کیلئے بھی آتا ہے جیسے این تجلس اجلس .انی تقم اقم۔

سوال:متی کے استعمال کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:متی زماں کیلئے آتا ہے کبھی شرط کے معنیٰ میں جیسے متی تصم اصم اور کبھی استفہام کے معنیٰ میں جیسے متی تسافر اسا فر۔

سوال: کیف کے استعمال کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: کیف استفہام حال کیلئے آتا ہے جیسے کیف انت یعنی فی ای حال انت۔

سوال:ایان کے استعمال کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:ایان زمانہ استفہام کیلئے آتا ہے جیسے ایان یوم الدین۔

سوال:مذ اور منذ کے استعمال کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: مذ اور منذ کے دو معنیٰ ہیں (۱) اگر متیٰ کے جواب بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو اول مدت (پہلا وقت) کا معنیٰ ہوگا جیسے اگر آدمی سوال کرے متی ما رأیت زیداً کب سے تو نے زید کو نہیں دیکھا تو اسکے جواب میں کہا جائیگا ما رأیتہ، مذ یوم الجمعة میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا تو اس کے جواب میں کہا جائیگا مَا رَأَئیتُہ، مُذْ یَوْمَیْن میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا (۲) اگر کم کے جواب بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو جمیع مدت تمام اوقات کے معنیٰ میں ہوگا جیسے اگر کوئی سوال کرے کہ مدة ما رایت زیداً تو نے زید کو کتنے مدت سے نہیں دیکھا یعنی زید کے نہ دیکھنے کی کل مدت دو دن ہے

سوال:لدی اور لدن کس معنی میں مستعمل ہوتے ہیں؟

جواب:لدی اور لدن عند کے معنی میں مستعمل ہوتے ہیں۔

سوال:لدی اور عند میں فرق کیا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: لدی اسوقت بولا جائیگا جبکہ وہ چیز زید کے پاس موجود ہو جیسے المال لدی زید اور عند میں شرط نہی بلکہ المال عندزید ہر حالت میں کہہ سکتے ہیں چاہے زید کے پاس مال موجود ہو یا مال زید کے گھر میں یا بینک میں ہو۔

سوال: لدی میں کتنے اعراب پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:سات ہیں (۱) لدن .(۲)لُدُنِ (۳) لُدُنَ (۴) لَدَنَ (۵)لدُ(۶) لِدُ (۷) لُدُ

سوال:قط کے استعمال کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:ظروف مبنیہ میں ماضی منفی میں استغراق نفی کے معنیٰ کیلئے آتا ہے جیسے ما رایتہ‘قط میں نے اس کو نہیں دیکھا۔

سوال:قط پر کتنے اعراب پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:دو پڑھ سکتے ہیں(۱) قُطُّ (۲)قَط

سوال:عوض کس معنیٰ کیلئے آتا ہے؟

جواب:ظروف مبنیہ میں سے ہیں مستقبل منفی کیلئے آتا ہے جیسے لا اَضرِبُہُ عوضُ میں اس کو ہرگز نہیں ماروں گا۔

سوال:عوض پر کتنے اعراب آتے ہیں؟

جواب:عوض کے ض میں تینوں حرکات اورع میں ضمہ اورفتحہ اوواوتینوں سے خالی ہوتا ہے

سوال: اگر ظروف جو کہ مبنی نہیں ہیں اس کو جملہ کے جانب اضافت کیا جائے تو کیا اعراب پڑھیں گے؟

جواب:اس وقت مبنی برفتحہ پڑھینگے جیسے یومَئذ اور ھذا یومَ ینفع الصدقین

صدقھم فتحہ کی قرأت پر۔

سوال:امس کے ظروف مبنیہ ہونے میں راجح مذہب کس کا ہے؟

جواب:امس اہل حجاز کے نزدیک مبنی علی الکسر ہے۔

الخاتمہ فی سائر احکام الاسم

سوال:خاتمہ سے کونسا خاتمہ مراد ہے اور کس کے متعلق ہے صفحہ ۶۶

جواب: کتاب کی القسم الاول کا خاتمہ مراد ہے اور یہ اسم کے تمام احکام اور لواحقات کے متعلق ہے معرب اور مبنی کے علاوہ۔

معرفہ اور نکرہ کا بیان

سوال:اسم باعتبار معرفہ ونکرہ کی کتنی قسمیں ہیں اور انکی تعریف کیا ہے؟

جواب: دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا ہو معین چیز کیلئے جیسے الرجل (۲) نکرہ وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا ہو غیر معین چیز کیلئے جیسے فرسٌ

سوال:معرفہ کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہیں؟

جواب:چھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اعلام (۳) مبہمات (۴) معرف باللام (۵) نکرہ کو ان چار قسموں میں سے کسی ایک کی طرف اضافت کرنا (۶) معرفہ بندا۔

سوال:اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولات کو مبہمات کیوں کہتے ہیں؟

جواب:اس لئے کہ یہ استعمال کے وقت متعین چیز پر اگرچہ دلالت کرتے ہیں مگر اصل وجہ کے اعتبار سے ان میں ابہام اور عموم ہے مثلاً ذاالذی ۔

سوال:عَلَم کسے کہتے ہیں

جواب: جو وضع کیا گیا ہو معین چیز کے واسطے اور دوسرا اسمیں شریک نہ ہوتا ہوا یک ہی

وضع سے جیسے زیدٌ۔

سوال: معرفہ کے اقسام میں مراتب بیان کریں؟

جواب: پہلے ضمیر متکلم کا درجہ ہے جیسے انا ، نحن پھر ضمیر مخاطب جیسے انت پھر ضمیر غائب جیسے ھو پھر علَم پھر مبہمات پھر معرفہ باللام پھر معرفہ بانداء پھر وہ نکرہ جو معرفہ بندا کے علاوہ کی طرف اضافت کیا گیا ہے۔

اسمائے عدد کا بیان

سوال: اسمائے عدد کی اصطلاحی تعریف کیا ہے صفحہ ۶۷؟

جواب: اسمائے عدد کی اصطلاحی تعریف اسمائے عدد وہ ہے جو وضع کیا گیا ہو تا کہ دلالت کرے چیزوں کے گنتی پر۔

سوال: عدد کے اصول کتنے ہیں اور کیا ہیں؟

جواب: عدد کے اصول بارہ ہیں ایک سے دس تک اور سو اور ہزار۔

سوال: ایک سے دو تک کا استعمال کیسے ہوگا مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: قیاس کے مطابق ہوگا یعنی مذکر میں بغیر تا کے جیسے رجل واحد رجلان اثنان اور مؤنث میں تا کے ساتھ امرأۃ واحدۃ امرأتان اثنتان .

سوال: تین سے دس تک کا استعمال کیسے ہوگا مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: خلاف قیاس ہوگا یعنی مذکر میں تا کے ساتھ جیسے ثلاثۃ رجال سے عشرۃ رجال تک اور مؤنث میں بغیر تا کے جیسے ثلث نسوۃ سے عشر نسوۃ تک۔

سوال: گیارہ سے بارہ تک استعمال کیسے ہوگا مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: جو ایک دو کا ہے اسی طرح ہوگا۔

سوال: تیرہ سے انیس تک کا استعمال کیسے ہوگا مثالوں سے واضح کرو۔

جواب: ترکیب کے مطابق بغیر عطف کے اسی طرح ہوگا جس طرح تین سے دس تک کا ہوا

سوال: بیس سے نوے تک کا استعمال کیسے ہوگا مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: بیس تیس میں یعنی سارے عقود میں مذکر ومؤنث میں بغیر کسی فرق کے ہوگا جیسے عشرون رجلا ۔عشرون امرأۃ ۔تسعین رجلا تسعین امرأۃ اور اسی طرح اکیس بائیس اکتیس بتیس اکتالیس بیالیس اور اکیاون باون اکسٹھ باسٹھ اکہتر بہتر اکاسی بیاسی اکانوے بانوے میں قیاس کے مطابق اور ان کے علاوہ میں خلاف قیاس۔

سوال: سو اور ہزار کا استعمال کیسے ہوگا مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: قیاس کے مطابق ہوگا جیسے مائۃ رجل مائۃ امرأۃ الف رجل الف امرأۃ

سوال: اگر سو اور ہزار سے زیادہ استعمال کرنا ہو مثلا میرے پاس ایک ہزار ایک سو اکیس آدمی ہیں تو کیسے استعمال ہوگا؟

جواب: سو اور ہزار میں قیاس کے مطابق ہوگا اسی طرح جو تین سے دس تک اور تیرہ سے ننانوے تک ہیں اور پہلے ہزار پھر سو پھر دس کو لائیں گے جیسے عندی الف مأئۃ واحد وعشرون رجلا .

سوال: میرے پاس چار ہزار نو سو پینتالیس عورتیں ہیں اسکی عربی عبارت کیا ہوگی

جواب: عندی اربعۃ آلا ف وتسع مائۃ وخمس واربعون امرأۃ

سوال: ایک اور دو کی تمیز آتی ہے یا نہیں وضاحت کریں؟

جواب: کچھ نہیں آتی اس لئے کہ یہ دونو عدد تمیز سے بے نیاز ہے۔

سوال: تین سے دس تک کی تمیز کیا آتی ہے اور کیوں؟

جواب: جمع مجرور ہوگی اس لئے کہ عدد کی اضافت اپنی ممیّز کے علاوہ ہے اور وہ مجرور ہے مضاف الیہ ہونیکی بناپر جیسے ثلثة رجالٍ .ثلثه نسوة ۔

سوال: سو کی تمیز کیا آتی ہے اور کیوں؟

جواب: مجرور مفرد آتی ہے مضاف اور مضاف الیہ کی بناپر اس وجہ سے کہ مــأــۃ اور مئتین کا لفظ لانے میں تانیث کا معنی مکرر ہوجاتا ہے۔

سوال: گیارہ سے ننانوے تک کی تمیز کیا آتی ہے اور کیوں؟

جواب: منصوب مفرد آتی ہے اس وجہ سے کہ **احد عشر** ممیّز اور رجلا مفرد تمیز ہونیکی بناپر منصوب ہے۔

سوال: مأۃ۔الف اور ان کی تثنیہ اور ان کی جمع کی تمیز کیا آتی ہے؟

جواب: مجرور مفرد آتی ہے جیسے مـائة رجـلٍ . مـائتـا رجلٍ .الف رجلٍ .الفا رجلٍ .ثلثه الاف رجلٍ

اسم باعتبار تذکیر وتانیث کا بیان

سوال: اسم کی تذکیر وتانیث کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہیں ؟

جواب: دو قسمیں ہیں (۱) مذکر (۲) مؤنث)

سوال مؤنث اور مذکر کی تعریف کیا ہے اور صاحب کتاب مذکر کی تعریف کیوں نہیں کی

جواب: مؤنث وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث ہو مذکر وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث نہ ہو مؤنث کی تعریف وجودی ہے اور مذکر کی تعریف عدمی ہے اس لئے صاحب کتاب نے اس کو ذکر نہی کیا کہ ایک معلوم ہوجائے تو دوسرا خود بخود معلوم ہو جائے گا۔

سوال: مؤنث کی علامتیں کیا ہیں؟

جواب: تا۔جیسے طلحۃ ۔الف مقصورہ جیسے حبلیٰ ۔الف ممدودہ جیسے حمرآءُ تائے مقدرہ جیسے ارض کہ اصل میں ارضۃ ہے اریضۃ کی دلیل سے اسلئے کہ تصغیر اسماء کو اپنے اصل پر لے آتی ہے۔

سوال: مؤنث کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہیں۔

جواب: دو قسمیں ہیں (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی۔

سوال: **فلا نعیدها** کا مطلب کیا ہے؟

جواب: مؤنث کے حکموں کو ہم نہیں لوٹا ئینگے اس لئے کہ وہ گزر گیا مرفوعات کے بیان میں۔

تثنیہ کا بیان

سوال: صحیح نحویوں کے نزدیک کسے کہتے ہیں؟ صفحہ ۷۰

جواب: نحویوں کے نزدیک وہ ہے جس کے آخری کلمہ میں حرف علت نہ ہو جیسے زیدٌ۔

سوال: صحیح میں تثنیہ بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: مفرد کے آخر میں الف یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور ملائی جائے تا کہ دلالت کرے اس کے ساتھ اس جیسا دوسرا بھی ہے جیسے رجـل سے رجـلان بحالت رفع رجلین بحالت نصب۔

سوال: اسم مقصورہ میں تثنیہ بنانیکا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: مفرد کا الف واؤ یا یا سے بدلا ہوا نہ ہو تو وہ تثنیہ بناتے وقت یا سے بدل جائیگا

جیسے حبلی سے حبلیان اگر چہ اس کا الف یاء سے بدلا ہوا ہو تو وہ یاء سے بدل جائیگا جیسے رحیٰ سے رحیان اگر اس کا الف واؤ سے بدلا ہوا ہو تو الف سے بدل جائیگا جیسے ملھیٰ سے ملھیان اگر اس کا الف کسی سے بدلا ہوا نہ ہو تو ی سے بدل جائیگا جیسے حباریٰ سے حباریان۔

سوال: الف ممدودہ میں تثنیہ بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: اگر مفرد کا ہمزہ اصلی ہو تو اس کو ثابت رکھیں گے اصلی ہونے کی وجہ سے جیسے قرّاءٍ میں قرآن اور اگر وہ ہمزہ مؤنث کیلئے ہو تو واؤ سے بدل جائیگا جیسے حمرآء میں حمراوان اور اگر وہ ہمزہ واؤ یاء سے بدلا ہوا ہو تو اسمیں دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے کساءِ میں کسا آن اور کساوانِ۔

سوال: تثنیہ کے نون کو کب حذف کرنا واجب ہے؟

جواب: تثنیہ کے نون کو اضافت کے وقت حذف کرنا واجب ہوتا ہے جیسے غلاما زید

سوال: تثنیہ کے تا کو کہاں حذف کرنا واجب ہے اور کیوں؟

جواب: تثنیہ کے تا کو خاص کر خصیۃ اور الیۃ میں کیونکہ دونوں میں شدت اتصال ہے اسی وجہ سے ان کو ایک ہی چیز شمار کیا جاتا ہے جیسے خصیۃ سے خصیان الیۃٌ سے الیان۔

سوال: اگر ایک ہی جملہ میں دو تثنیہ آجائیں تو اس کو کیسے استعمال کیا جائیگا اور کیوں مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: پہلے تثنیہ کو جمع بنادے اور دوسرے تثنیہ کو علیٰ حالہ باقی رکھا جائے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فقد صغت قلوبکما کہ یہ اصل میں قلوبا کما تھا دو تثنیہ ایک جگہ ہونے کی بنا پر یہ قاعدہ جاری ہوا۔

جمع کا بیان

سوال: جمع کی تعریف کیا ہے صفحہ ۷۲

جواب: ایسا اسم ہے جو دلالت کرے مفرد حروف کے مقصود پر تھوڑی تغیر کے ساتھ۔

سوال: جمع کی تغیر کے حساب سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں (۱) جمع لفظی جیسے رجل سے رجال کہ اس کے واحد میں جیم کے بعد الف جمع آرہا ہے (۲) جمع تقدیری جیسے فلک کہ اس کا واحد بھی فلک ہے قفل کے وزن پر اور اس کا جمع بھی فلک ہے اُسُدٌ کے وزن پر لیکن ان دونوں کے جمع میں فرق یہ ہے کہ قفل کی جمع اقفال آتی ہے اور اَسَدٌ کی جمع اُسُدٌ آتی ہے لہذا ان دونوں کے جمع میں تغیر تقدیری ہوا ہے جو بظاہر نظر نہی آرہا ہے۔

سوال: جمع کی تصحیح کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں اور ان کی تعریف کیا ہے؟

جواب: دو قسمیں ہیں (۱) تصحیح وہ جمع ہے کہ اس کے واحد کا وزن سلامت رہے جیسے مسلم کی جمع مسلمون (۲) تکسیر وہ جمع ہے جس کے واحد کا وزن سلامت نہ رہے جیسے رجل کی جمع رجال۔

سوال: جمع تصحیح کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم۔

سوال: صحیح سے جمع بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: اسم واحد کے آخر میں واؤ ما قبل مضموم یا ما قبل مکسور اور نون مفتوح ملانے سے جیسے مسلم سے مسلمون بحالت رفع مسلمین بحالت نصب۔

سوال: اسم منقوص سے جمع بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: واحد کے یا کو حذف کر کے مابعد کو ضمہ اور آخر میں واؤ ما قبل مضموم یا یاء قبل مکسور اور نون مفتوح ملائے جیسے قاضی سے قاضون۔

سوال: اسم مقصورہ سے جمع بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: واحد سے الف کو حذف کر دیا جائے اور ما قبل کے فتحہ کو باقی رکھیں تاکہ دلالت کرے الف کے حذف ہونے پر جیسے مصطفیٰ سے مصطفون اور یہ قاعدہ صرف ذوی العقول کے ساتھ خاص ہے۔

سوال: فشاذ سے کس اعتراض کا جواب ہے وضاحت سے بتلائیں؟

جواب: اعتراض ابھی صاحب کتاب نے بتلایا کہ الف مقصورہ سے جمع بنانے کا مذکورہ قاعدہ صرف ذوی العقول کے ساتھ خاص ہے اور ارضۃ کی جمع ارضون (زمین) سنۃ کی جمع سنون (سال) ثبۃ کی جمع ثبون (جماعت) قلۃ کی جمع قلون (گلی ڈنڈا) نہ تو مذکر ہیں اور نہ ہی ذوی العقول ہیں حالانکہ ان کی جمع بھی واؤ اور نون کے ساتھ آتی ہے لہذا صاحب کتاب کا یختص باولی العلم کہنا درست نہیں ہے لہذا مصنفؒ نے جواب دیا کہ یہ سب جموع شاذ ہیں خلاف قیاس ہے۔

سوال: جمع مذکر سالم کا کس وزن پر نہ ہونا واجب ہے؟

جواب: جمع مذکر سالم کا اس وزن پر نہ ہونا واجب ہے (۱) افعل کہ اس کا مؤنث فعلاء ہو جیسے احمر کے اس کا مؤنث حمراء ہے (۲) فعلان کہ اس کا مؤنث فعلا ہو جیسے سکران کہ اس کا مؤنث سکریٰ ہے (۳) فعولا جو کہ فاعل کے معنیٰ میں ہو جیسے صبور کہ صابر کے معنی میں ہیں (۴) فعیلا جو کہ مفعول کے معنیٰ میں جیسے جریحاً کہ مجروح کے معنی میں ہے

سوال: جمع کے نون کو کب حذف کرنا واجب ہے۔

جواب: جمع کے نون کو اضافت کے وقت حذف کرنا واجب ہے جیسے مسلمو امصر۔

سوال: جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ کیا ہے اور اسکی شرائط کیا ہیں

جواب: جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کے واحد کے آخر میں تاء بڑھائیں جیسے مسلمۃ سے مسلمات اس شرط کے ساتھ کہ وہ صفت ہو اور اس کے لئے ایسا مذکر ہو جس کی جمع واؤ اور نون کے ساتھ لائی گئی ہو جیسے مسلمون سے مسلمات اور اگر اس کا کوئی مذکر نہ ہو تو اس کی شرط یہ ہے کہ اس کا مؤنث تاء سے خالی نہ ہو جیسے حائض اور حامل کہ اس کا واحد حائضۃ اور حاملۃ ہے اور اگر مؤنث اسم ہو اور صفت نہ ہو تو اس کی جمع الف اور تاء کے ساتھ آئیگی بلا کسی شرط کے جیسے ہند سے ھندات۔

سوال: جمع مکسر کے صیغہ ثلاثی اور غیر ثلاثی سے کیا ہے؟

جواب: ثلاثی سے بہت زیادہ ہیں جو سماعی ہیں جیسے رجالٌ ،افراسٍ . فلوسٍ اور غیر ثلاثی سے فعالل اور فعالیل کے وزن پر آتا ہے قیاس کے مطابق۔

سوال: جمع تقلیل و تکسیر کے اعتبار سے کتنی قسم پر ہیں اور کیا ہیں؟

جواب: دو قسم پر ہیں (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

سوال: جمع قلت اور جمع کثرت کی تعریف کیا ہے؟ اور اس کے اوزان کیا ہیں؟

جواب: جمع قلت ایسی جمع جو دس سے کم پر بولا جاتا ہے اور ان کے اوزان چھ ہیں (۱) افعل جیسے افلس (۲) افعال جیسے افراس (۳) افعلۃٌ جیسے ارغسفۃٌ (۴) فعلۃ جیسے غلمۃ (۵) جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم بغیر الف لام کے جیسے زیدون۔ مسلمات جمع کثرت ایسی جمع جو دس سے زیادہ پر بولا جاتا ہو اور اس کے اوزان ان چھ اوزان کے علاوہ ہیں۔

مصدر کا بیان

سوال: مصدر کی تعریف کیا ہے؟ ص ۷۵

جواب: مصدر ایسا اسم ہے جو صرف حدوث پر دلالت کرے اور اس سے فعل مشتق ہو جیسے الضرب النصر۔

سوال: ثلاثی مجرد سے مصدر کے اوزان کیا ہیں؟

جواب: سماعی ہیں۔

سوال: غیر ثلاثی سے مصدر کے اوزان کیا ہیں؟

جواب: قیاسی ہیں جیسے افعال۔ انفعال۔ استفعال۔ فعللۃ۔ تفعلل وغیر ذالک۔

سوال: مصدر اگر مفعول مطلق نہ ہو تو کیا عمل کرے گا؟

جواب: اپنے فعل کی طرح عمل کرے گا یعنی اپنے فاعل کو رفع دے گا اگر فعل لازم ہو تو جیسے اعجبنی قیامُ زیدٌ اور مفعول کو نصب دے گا اگر فعل متعدی ہو جیسے ضَرْبُ زیدٌ عمروا ضَرْبُ مصدر زید کو رفع اور عمر کو نصب دیا۔

سوال: کیا مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا جائز ہے؟

جواب: جائز نہیں ہے جیسے اعجبنی زید ضرب عمروا نہیں کہا جائیگا اس لئے کہ زید ضَرْبُ مصدر کا معمول ہے اور وہ مقدم ہے۔

سوال: مصدر کی اضافت فاعل یا مفعول کی طرف کرنا کیسا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: جائز ہے فاعل کی مثال کرھت ضَرْبَ زیدٍ عمرواً کرھت فعل با فاعل الضرب مصدر مضاف زید مضاف الیہ عمرواً کرھت کا مفعول ہے۔ مفعول

بہ کی مثال کرھت ضَرْبَ عمروٍ زید ہے۔

سوال: مصدر اگر مفعول مطلق ہو تو کیا عمل کرے گا؟

جواب: اپنے فعل کا عمل کرے گا جیسے ضربت ضرباً عمروًا۔ ضربتُ فعل یا فاعل ضربا مفعول مطلق عمرواً ضربت کا مفعول ہے۔

اسم فاعل کا بیان

سوال: اسم فاعل کی تعریف کیا ہے ص ۷۶

جواب: ایسا اسم ہے جو مشتق ہو فعل سے تاکہ دلالت کرے اس پر جس پر فعل قائم ہوا ہو حدوث کے معنیٰ میں جیسے ضارب۔

سوال: ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے ضارب، ناصر

سوال: غیر ثلاثی سے اسم فاعل کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: فعل مضارع کے وزن پر آتا ہے اس طرح سے کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم رکھیں اور آخر سے ماقبل کسرہ دیں جیسے مُدْخِلٌ. مُسْتَخْرِجٌ۔

سوال: اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے اور اسکی شرائط کیا ہیں مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: اپنے فعل معروف کا عمل کرتا ہے اگر حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو اس شرط کے ساتھ کہ اعتماد کئے ہوئے ہوں ان چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر (۱) مبتدا پر جیسے زید قائم ابوہ۔ زید مبتدا قائم شبہ فعل ابو مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر قائم شبہ فعل کا فاعل پھر شبہ فعل جملہ ہوکر مبتدا کی خبر۔

(۲) ذوالحال پر جیسے جاء نی زید ضارب ابوہ عمراً

(۲)موصول پر جیسے مررت با لضارب ابو عمراً

(۳)موصوف پر جیسے عندی رجل ضارب ابوہ‘ عمروا

(۴)ہمزہ استفہام پر جیسے اقائم زید

(۵)حرف نفی پر جیسے ما قائم زید .

سوال:اسم فاعل اگر فعل ماضی کے معنیٰ میں ہوتو کیا عمل کرے گا؟

جواب:واجب ہے اضافت معنوی کا ہونا اضافت لفظی کا شرط فوت ہونے کی وجہ سے جبکہ نکرہ ہو جیسے زید ضارب عمرو امس۔

سوال:اسم فاعل اگر معرف باللام ہوتو کیا عمل کرے گا؟

جواب:اس کا عمل تینوں زمانہ میں برابر ہے اس لئے کہ لام تعریف عمل کے شرائط سے بے نیاز کر دیتا ہے لہذا وہ فعل بن کر عمل کرے گا اور فعل کو عمل کرنے کیلئے کوئی زمانہ ضروری نہیں جیسے زید ن الضارب ابوہ‘ عمر و اکان اوغدا اوامس اس جگہ الضارب الذی ضرب کے معنیٰ میں ہیں ۔

اسم مفعول کا بیان

سوال:اسم مفعول کی تعریف کیا ہے؟ص ۷۷

جواب:وہ اسم ہے جو مشتق ہو فعل متعدی سے تا کہ دلالت کرے اس پر جس پر فعل واقع ہوا ہو جیسے مضروب۔

سوال:ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے؟

جواب:مفعول کے وزن پر آتا ہے لفظاً جیسے مضروب یا تقدیراً جیسے مقول کہ اصل میں مقوول تھا۔

سوال:غیر ثلاثی سے اسم مفعول کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے؟

جواب:مضارع کے صیغہ کے وزن پر آتا ہے صرف علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم اور آخر حرف سے ماقبل فتحہ دینے سے جیسے مدخل۔ مستخرج۔

سوال:اسم مفعول کیا عمل کرتا ہے اور اسکی شرائط کیا ہیں مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے جبکہ وہ حال اور استقبال کے معنیٰ میں ہو اس شرط کے ساتھ اعتماد کئے ہوئے ہو (سہارا لئے ہوں) ان چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر (۱) مبتدا پر جیسے جاءنی زید مضروب ابوہ‘ (۲) یا ذوالحال پر جیسے جاءنی زید مضروبا ابوہ‘ عمرو (۳) یا موصول پر جیسے جاء نی المضر وب عمروا (۴) یا موصوف پر عندی رجلا مضروب ابوہ‘ عمروا (۵) یا ہمزہ استفہام پر جیسے امضروب ابوہ‘ عمروا (۶) یا حرف نفی پر جیسے ما مضروب ابوہ‘ عمروا۔

صفت مشبہ کا بیان

سوال:صفت مشبہ کی تعریف کیا ہے؟صفحہ ۷۷

جواب:وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہوتا کہ دلالت کرا س پر جس پر فعل قائم ہوا ہو ثبوت کے معنیٰ کے ساتھ جیسے حسن (خوبصورت)

سوال:صفت مشبہ اور اسم فاعل میں فرق کیا ہے؟

جواب:اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے جیسے ضارب کوئی شخص اس وقت کہلائے گا جب کہ ضرب کی صفت اس سے صادر ہو اور صفت مشبہ میں صفت پائداری ہوتی ہے جیسے حسن وہ کہلائے گا جس میں حُسن کی صفت ہر وقت پائی جائیگی۔

سوال:صفت مشبہ کے اوزان کیا ہیں؟

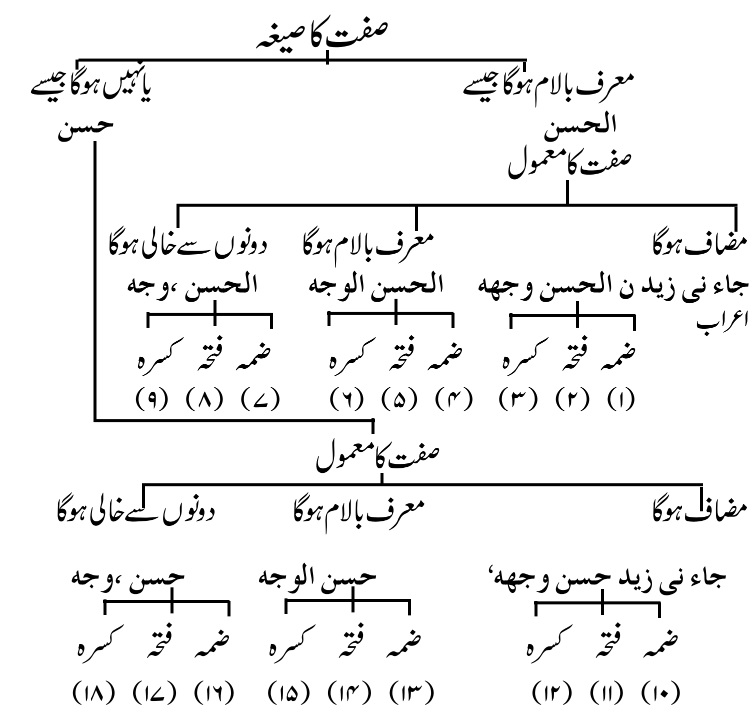
جواب: اسم فاعل اور اسم مفعول کے علاوہ ہیں اور وہ سماعی ہیں جیسے حسن شاب ظریف۔

سوال: صفت مشبہ کیا عمل کرتا ہے؟

جواب اپنے فعل لازم کا عمل کرتا ہے جبکہ وہ حال اور استقبال کے معنیٰ میں ہو اسی شرائط کے ساتھ جو کہ اسم فاعل اور اسم مفعول میں گزرا علاوہ اس کی کہ صفت مشبہ اسم موصول کے ساتھ نہیں آئے گا۔

سوال: صفت مشبہ کی صورتیں کتنی ہیں اور کیا ہیں مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: صفت مشبہ کے اٹھارہ صورتیں ہیں اس طریقہ سے کہ



سوال: صفت مشبہ کی ممنوع صورتیں کتنی ہیں اور کیوں ہیں؟

جواب: دوصورتوں میں پڑھنا ممنوع ہے (۱) الحسن وجہٍ میں اس لئے کہ صفت کا صیغہ لام کے ساتھ ہے اور معمول مجرد عن اللام ہو کر مجرور ہے لہذا اس کا پڑھنا دشوار ہونیکی وجہ یہ ہے کہ الحسن میں جو الف لام ہے وہ اضافت سے مانع ہے اور اضافت معرف باللام اور مضاف الیہ نکرہ ہے (۲) الحسن وجہہ میں صفت کا صیغہ لام کے ساتھ ہے اور مجرور اور تخفیف بھی پیش نظر نہیں ہے جبکہ اضافت لفظیہ میں تخفیف مطلوب ہوتی ہے اور تخفیف تنوین کے حذف سے ہوتی ہے یا نون تثنیہ یا نون جمعہ کے ساقط کرنے سے ہوتی ہے یا مضاف یا مضاف الیہ سے حذف ضمیر سے ہوتی ہے اور یہاں تخفیف کی مذکورہ کوئی صورت نہیں پائی جاتی ہے اسی لئے یہ ممنوع ہے۔

سوال: صفت مشبہ کے کتنے صورتوں کو پڑھنے میں اختلاف ہے اور کیوں؟

جواب: ایک صورت میں اور وہ حسن وجہہ ہے اس وجہ سے کہ صفت کا صیغہ مجرد عن اللام اور معمول کی طرف مضاف ہے اور خود معمول بھی مجرع عن اللام ہے اور مضاف ہے ضمیر کی جانب اس سے گمان ہوتا ہے کہ اس میں اضافت شئی کی اپنے نفس کی جانب ہے کیونکہ وجہ اور حسن دونوں کا مصداق ایک ہی ہے۔

سوال: صفت مشبہ کو کن صورتوں میں پڑھنا ہے احسن اور کیوں؟

جواب: نوصورتوں میں اس لئے کہ اس میں صرف ایک ضمیر موجود ہے کیونکہ محتاج الیہ اس میں موجود و متحقق ہے اور کوئی زیادتی بلاضرورت نہیں ہے مثالیں نقشہ میں ملاحظہ ہوں

سوال: صفت مشبہ کو کتنے صورتوں میں پڑھنا ہے حسن اور کیوں؟

جواب: دوصورتوں میں (۱) حسن وجہہ (۲) الحسن وجہہ اس لئے کہ اس میں دو ضمیریں

موجود ہیں اول ضمیر صیغہ صفت میں دوسری ضمیر اس کے معمول میں اور ایک ضمیر سے مسئلہ واضح ہوگیالہذا دوسری ضمیر زائد ہے۔

سوال: صفت مشبہ کوکن صورتوں میں پڑھنا ہے قبیح اور کیوں؟

جواب: چار صورتوں میں (۱) الحسن الوجہہ (۲) الحسن وجہہ (۳) جسن الوجہ (۴) حسن وجہ اس لئے کہ اس میں ضمیر بالکل نہ ہونیکی بنا پر صفت کا اپنے موصوف کے ساتھ ربط نہیں رہا۔

سوال: صفت مشبہ کورفع نصب جر دینے کا قاعدہ کلیہ کیا ہے؟

جواب: جب صفت مشبہ کے معمول کورفع دیا جائیگا تو اس کے معمول میں کوئی ضمیر نہیں ہوگی اس لئے کہ اس وقت اس کا معمول خود اس کا فاعل ہے جیسے حسن وجہ میں حسن صفت مشبہ ہے اور وجہ فاعل ہے اور جب صفت مشبہ کے معمول کونصب یا جر دیا جائیگا تو اس کے معمول میں ایک ضمیر ہوگی جوموصوف کی طرف لوٹے گی جیسے جاءنی زید حسن وجہہ۔

سوال صفت مشبہ کے تمام صورتوں کونقشہ سے سمجھائیں؟

جواب:

صفت کا صیغہ	معمول	بحالت رفع فاعل	حکم	بحالت نصب	حکم	بحالت جر	حکم
معرف باللام	مضاف	الحسن وجھُہ‘	احسن	الحسن وجھہ	حسن	الحسن وجہہ	ممتنع
معرف باللام	معرف بلام	الحسن الوجہ	قبیح	الحسن الوجہَ	احن	الوجہِ	احسن
معرف باللام	دونوں سے خالی	الحسن وجہٌ	قبیح	الحسن وجھاً	حسن	احسن وجہٍ	ممتنع
بغیر لام	مضاف ہوگا	حسن وجھُہ‘	احسن	حسن وجھَہ	احسن	حسن وَجھہ	مختلف فیہ
بغیر لام	معرفہ باللام	حسن الوجہُ	قبیح	حسن الوجہُ	احسن	الوجہِ	احسن
بغیر لام	دونوں سے خالی	حسن وجہٌ	قبیح	حسن وجھاً	احسن	وجہٍ	احسن

اسم تفضیل کا بیان

سوال: اسم تفضیل کی تعریف کیا ہے صفحہ ۷۹

جواب: ایسا اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا کہ دلالت کرے موصوف پرکسی دوسرے میں زیادتی کے بغیر۔

سوال: ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: ثلاثی مجرد سے جس میں لون اور عیب کے معنی نہ پائے جاتے ہوں اس سے افعل کے وزن پر آتا ہے جیسے زید افضل لناس .

سوال: ثلاثی مزید وغیرہ سے اسم تفضیل کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: ثلاثی مزید سے اور اس ثلاثی مجرد سے جس میں لون اور عیب کے معنی پائے جاتے ہوں ثلاثی مجرد سے اشد لائیں اور اس کے بعد اس فعل کے مصدر کوتمیز کی بنا پر منصوب لائیں تو اسم تفضیل بن جائے گا۔ثلاثی مزید فیہ کی مثال ھو اشد استخراجاً ثلاثی مجرد جس میں لون ہو اس کی مثال اقوی حمرۃ ۔ثلاثی مجرد جس میں لون عیب ہواسکی مثال اقبح عرجا ۔

سوال: کیا اسم تفضیل فاعل اور مفعول دونوں کے لئے آسکتا ہے؟

جواب: اسم تفضیل قیاس کے مطابق فاعل ہی کے لئے آنا چاہئے لیکن کبھی کبھی اسم مفعول کے لئے بھی آتا ہے جیسے اعذر بہت زیادہ معذور ہوااشغل ،اشھر ۔

سوال: اسم تفضیل کے استعمال کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے (۱) یا تو مضاف ہوگا جیسے زید افضل القوم اور اس کا استعمال جائز ہے کہ واحد،تثنیہ جمع میں اسم تفضیل واحد

لائے جیسے زید افضل القوم .الزید ان افضل القوم الزیدون افضل القوم یا اسم تفضیل موصوف کے مطابق لائیں جیسے زید افضل القوم الزیدان افضلاالقوم .الزیدون افضلوا القوم (۲) یا تو اسم تفضیل معرفہ باللام ہوگا تو اس صورت میں دونوں میں مطابقت ضروری ہے جیسے زید ن الافضل .الزیدان الافضلان الزیدون الافضلون (۳) یا تو اسم تفضیل من کے ساتھ استعمال ہوگا تو اس صورت میں اسم تفضیل کو ہمیشہ مفرد مذکر لانا ہے جیسے زید افضل من عمرو .ھند افضل من عمرو الخ

سوال: مذکورہ تینوں صورتوں میں اسم تفضیل کا فاعل کیا ہے؟

جواب: ضمیر ہے جو اس میں پوشیدہ ہے۔

سوال: و لا یعمل فی المظھر کی وضاحت کیا ہے؟

جواب: اسم تفضیل اسم ظاہر پر بالکل عمل نہیں کرے گا کیونکہ اس کا عمل مضمر میں ہی ہوتا ہے مگر کتاب میں مذکورہ مثال اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ الکحل مذکورہ مثال میں جو احسن کا فاعل ہے حقیقت میں رجلا کا بدل ہے گویا الکحل پر عمل نہیں ہوا بلکہ رجلا پر عمل ہوا جو کہ احسن کا فاعل ہے۔

القسم الثانی کا بیان

سوال: القسم الثانی سے کون سی قسم مراد ہے اور کس کے متعلق ہے؟

جواب: کتاب کے ثلاثۃ اقسام کا دوسری قسم مراد ہے اور یہ فعل کے متعلق ہے۔

سوال: فعل کی تعریف کیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہیں؟

جواب: فعل وہ کلمہ ہے جو دلالت کرے بذات خود کسی معنیٰ پر اور تینوں زمانوں میں

سے کوئی زمانہ اس کے ساتھ ملے ہوئے ہوں جیسے کتب (اس نے لکھا) اور اسکی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر۔

سوال: فعل ماضی کی تعریف کیا ہے اور اس کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب: فعل ماضی وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانہ پر دلالت کرے اور وہ مبنی علی الفتح ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک نہ ہو اور واؤ نہ ہو جیسے ضَرَبَ اور مبنی علی السکون ہوتا ہے جبکہ ضمیر مرفوع متحرک ساتھ ہو جیسے ضَرَبْتَ اور مبنی علی الضم ہوتا ہے جبکہ واؤ ساتھ ہو جیسے ضَرَبُوْا۔

سوال: فعل مضارع کی تعریف کیا ہے؟

جواب: فعل مضارع وہ فعل ہے جو اسم کے مشابہ ہوتا ہے اور حروف اَتَیْنَ میں سے کوئی حرف اس کے شروع میں ہو لفظی طور پر حرکات اور سکنات کے اتفاق کے ساتھ جیسے یضرب۔

سوال: فعل مضارع کو مضارع کیوں کہتے ہیں؟

جواب: یہ باب مفاعلت سے آتا ہے بمعنیٰ مشابہت اور اسم کے مشابہ ہوتا ہے۔

سوال: فعل مضارع اور اسم میں کتنی چیزوں میں مشابہت ہوتی ہے؟

جواب: لفظی طور پر تین چیزوں میں (۱) حرکات سکنات میں جیسے یضْرِبُ. ضَارِبُ کے دونوں میں چار حرف ہیں دونوں کا پہلا حرف مفتوح دوسرا ساکن تیسرا مکسور اور چوتھا مضموم ہے (۲) لام تاکید کے داخل ہونے میں جیسے اِنَّ زَیْدًا لیقوم ۔ان زید القائم (۳) عدد حروف ہیں جیسے یضرِبُ ۔ضارب کہ دونوں میں چار حروف ہیں اور معنوی طور پر ایک میں یعنی فعل مضارع اور اسم فاعل دونوں میں حال اور استقبال کے معنیٰ

پائے جاتے ہیں۔

سوال: اگر فعل مضارع پر سین یا سوف داخل ہوں تو کیا معنی ہوں گے؟

جواب: تو اس صورت میں معنی خاص ہو جائے گا صرف مستقبل کے ساتھ جیسے سیضرب مارے گا وہ ایک مرد۔ سوف یضرب۔

سوال: اگر فعل مضارع پر لام مفتوح داخل ہوں تو اسکے کیا معنی ہوں گے؟

جواب؛ تو معنی خاص ہو جائے گا صرف مستقبل کے ساتھ جیسے لیضرب وہ مارتا ہے۔

سوال: رباعی مجرد میں علامت مضارع کیسا ہوگا؟

جواب: علامت مضارع مضموم ہوگا جیسے یُدَحرِجُ یُخرِجُ اس لئے کہ اس کا اصل یُاَخرِجُ تھا۔

سوال: ثلاثی مجرد اور مزید فیہ میں علامت مضارع کیسا ہوگا؟

جواب: علامت مضارع مفتوح ہوگا جیسے یَضرِبُ. یَستَخرِجُ۔

سوال: فعل تو مبنی ہوتا ہے پھر فعل مضارع کو اعراب کیوں دیا گیا۔

جواب: اسم کی مشابہت رکھنے کی بنا پر مختلف اعراب دیئے گئے ہیں۔

سوال: فعل مضارع معرب کب ہوتا ہے؟

جواب: جبکہ نون تاکید اور جمع مؤنث کے نون سے خالی ہو۔

سوال: فعل مضارع کا اعراب کیا ہیں؟

جواب: رفع۔ نصب۔ جزم۔ جیسے هُوَ یَضرِبُ ، لَن یَّضرِبَ . لم یَضرِبُ۔

اصناف فعل کی اعراب کا بیان

سوال: فعل کے اعراب کی کتنی قسمیں ہیں ص ۸۳

جواب: چار قسمیں ہیں۔

سوال: فعل کے اعراب کی پہلی قسم کیا ہے؟

جواب: حالت رفع ضمہ کے ساتھ حالت نصب فتحہ کے ساتھ حالت جزم سکون کے ساتھ اور یہ خاص ہے مفرد منصرف صحیح غیر مخاطب کے ساتھ جیسے ھو یضربُ لن یضرب . لم یضربْ

سوال: فعل کے اعراب کی دوسری قسم کیا ہے؟

جواب: حالت رفع نون کے ساتھ اور حالت نصب اور جزم نون کے حذف کے ساتھ اور یہ خاص ہے تثنیہ کے ساتھ مذکر ہو یا مؤنث جیسے هما یفعلان هما تفعلان جمع مذکر کے ساتھ غائب ہو یا حاضر جیسے هم یفعلون . هم تفعلون مفرد مخاطب صحیح ہو یا غیر صحیح جیسے انت تفعلین۔ حالت نصب لن یفعلا لن یفعلوا لن تفعلی۔ حالت جزم. لم یفعلا . لم یفعلوا . لم تفعلی۔

سوال: فعل کے اعراب کی تیسری قسم کیا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: حالت رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ حالت نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالت جزم لام کے حذف کے ساتھ اور یہ خاص ہے۔ ناقص واوی اور ناقص یائی کے ساتھ تثنیہ اور جمع مخاطب کے علاوہ کے ساتھ جیسے هُوَیَرمی لَن یَّرمِیَ لم یرمِ هُوَ یَغزُو لَن یَغزُوَ لَم یَغزُ

سوال: فعل کے اعراب کی چوتھی قسم کیا ہے؟

جواب: حالت رفع ضمہ تقدیر کے ساتھ اور حالت نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالت جزم لام کے حذف کے ساتھ اور یہ خاص ہے ناقص الفی کے ساتھ تثنیہ جمع

مخاطبہ کے علاوہ میں هو يسعىٰ لن يسعىٰ لم يسع ،

فعل مرفوع کب ہوتا ہے

سوال: فعل مرفوع کب ہوتا ہے؟ صفحہ ۸۴

جواب: حروف ناصبہ اور جازمہ سے خالی ہونیکی صورت میں جیسے هو يضربُ هو يغزُ هو يرمىُ .

سوال: فعل مرفوع کا عامل کیا ہوتا ہے؟

جواب: عامل معنوی ہوتا ہے

فعل منصوب کب ہوتا ہے

سوال: فعل منصوب کب ہوتا ہے ص ۸۴.

جواب: حروف ناصبہ ان لن کی اذن اور ان مقدرہ کی وجہ سے۔

سوال: اَنْ کتنی جگہ مقدرہ ہوتا ہے اور کیوں؟ مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: اَنْ سات جگہوں میں مقدر ہوتا ہے تین جگہ حرف جر کی وجہ سے کیونکہ حرف جر فعل پر داخل نہیں ہوتا ہے اس لئے ان کے بعد اَنْ مصدر یہ مقدر ہوتا ہے تا کہ وہ فعل کو اسم کی تاویل میں کردے اور وہ فعل اسم مصدر بن کر حرف جر کا مجرور بن جائے جیسے (۱) اسلمت کئی ادخل الجنة اصل میں حتی ان ادخل الجنه تھا (۲) لامِ کئی کے بعد جیسے قام زيد ليذهب اصل میں لان يذهب تھا (۳) لام جحد کے بعد جیسے ما كان الله ليعذبهم اصل میں لان يعذبهم تھا (۴) اس فاء کے بعد جو چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے جواب میں واقع ہوا اس شرط کے ساتھ کے فاء کا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہو۔ (۱) امر کے بعد جیسے اسلم فتسلم (۲) نہی کے بعد جیسے لا تعص

فتعذب ۔ (۳) استفہام کے بعد جیسے هل تعلم فتنجوا (۴) نفی کے بعد جیسے ماتزرو نا فنكرمك (۵) تمنی کے بعد جیسے ليت لى مالاً فا نفقهٗ (۶) عرض کے بعد جیسے اَلا تنزل فتصيب خيراً (۵) اس واؤ کے بعد جو مذکورہ چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے جواب میں واقع ہو جیسے مذکورہ مثالوں میں فاؔ کی جگہ واؤ رکھ دے اسلم وتسلم

(۶) اس او کے بعد جو کہ الیٰ اَنْ یا الّا اَنْ کے معنیٰ میں ہوں جیسے لا حسبنک او تعطيني حقى اى الىٰ ان تعطينى حقى (۷) واؤ عطف کے بعد جب کہ معطوف علیہ اسم صریح ہو جیسے اعجبنى قيامك وتخرج اى اعجبنى قيامك وان تخرجَ

سوال: کتنی جگہوں پر اَنْ کا ظاہر کرنا جائز ہے؟

جواب: دو جگہ (۱) لام کئی کے ساتھ جیسے اسلمت لان ادخل الجنۃ (۲) واؤ عطف کے ساتھ جیسے اعجبنى قيامك اَنْ تخرج۔

سوال: کتنی جگہ اَنْ کا ظاہر کرنا واجب ہے؟

جواب: ایک جگہ لام کئی کے بعد جبکہ لائے نفی کے ساتھ ہو جیسے لئلا يعلم لام کئی کے بعد اَنْ کو ظاہر کیا گیا لان لا يعلم ہوا پھر لام کو لام میں ادغام کر دیا لئلا ہوا۔

سوال: باب علم یعلم کے بعد جو اَنْ آئے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ فعل مضارع کو نصب نہیں کرتا ہے اس لئے کہ وہ نون ثقیلہ سے مخفف ہوتا ہے جیسے علمت ان سيقومُ ۔

سوال: باب ظن یظن کے بعد جو اَنْ آئے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس میں دو وجہیں جائز ہیں (۱) اَنْ مصدریہ کی وجہ سے فعل مضارع کو نصب پڑھیں۔(۲) اَنْ کو علم یعلم کی طرح پڑھیں جیسے ظننت ان سیقومُ

فعل مجزوم کب ہوتا ہے

سوال: فعل مجزوم کب ہوتا ہے صفحہ ۸۷

جواب: حروف جازم لم، لما، لام، امر، لائے نہی کلم المجازات کی وجہ سے۔

سوال: کلمہ مجازات کتنے ہیں اور کیا ہیں اور ان کا حکم کیا ہے؟

جواب: دس ہیں (۱) ان (۲) مہما (۳) اذما (۴) حیثما (۵) این (۶) متی (۷) ما (۸) من (۹) ایٌّ (۱۰) انیّٰ اور یہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے جیسے اِنْ تضرب اضرب.

سوال: لم اور لما لفظاً اور معنیً کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: لم اور لما لفظاً فعل مضارع کو جزم دیتا ہے اور معنیً مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

سوال: لم اور لما میں کتنے فرق ہیں؟

جواب: تین فرق ہیں (۱) لما کے بعد امید ہوتی ہے (۲) لما سے قبل دوام ہوتا ہے جیسے قام الامیر لما یر کب ۔اس مثال میں لما کے بعد یرکب ہے جس سے مناظر کو امید ہے کہ امیر سوار ہوگا اور لما سے پہلے قام الامیر ہے جس سے مناظر سمجھتا ہے کہ امیر پہلے سے کھڑا ہے (۳) لما کے بعد فعل کو حذف کرنا جائز ہے جیسے نَدِمَ زید ولما یعنی ندم زید ولما ینفعه' الندمُ تو اس میں ینفع فعل کو حذف کر دیا گیا ہے۔

سوال: کلمہ مجازات کا استعمال کیسے ہوتا ہے؟

جواب: وہ یا تو حرف ہوگا یا اسم ہوگا پس وہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں تا کہ دلالت کرے اس بات پر کہ پہلا جملہ سبب ہے دوسرے جملہ کے لئے اور پہلے جملہ کا نام شرط اور دوسرے جملہ کا نام جزاء رکھتے ہیں

سوال: اگر شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں تو کیا عمل ہوگا؟ اور کیوں۔

جواب: واجب ہے دونوں کو جزم پڑھنا لفظاً اس لئے کہ مضارع معرب ہوتا ہے جیسے ان تکرمنی اکرمت .

سوال: اگر شرط اور جزاء دونوں فعل ماضی ہو تو کیا عمل ہوگا؟ اور کیوں۔

جواب: تو اس صورت میں کچھ عمل نہیں کرے گا لفظاً اس لئے کہ فعل ماضی مبنی ہوتا جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ۔

سوال: اگر صرف جزائفعل ماضی ہوں تو کیا عمل کرے گا۔

جواب: تو واجب ہے شرط کو مجزوم پڑھنا جیسے ان تَضْرِبْنِیْ ضَرِبْتُکَ۔

سوال: اگر صرف شرط فعل ماضی ہوں تو کیا عمل کرے گا اور کیوں؟

جواب: تو جزاء میں دو صورتیں جائز ہیں یا تو رفع پڑھیں جیسے ان جئتنی اکرمُک اس لئے کہ شرط جب فعل ماضی میں جس پر وہ داخل ہوا اس پر عمل نہیں کیا تو مضارع جو بعد میں ہے تو کیسے عمل کرے گا تو جزم پڑھیں جیسے ان جئتنی اکرمْک اس لئے کہ فعل مضارع اعراب کو قبول کرتا ہے۔

سوال: جب جزاء فعل ماضی ہوں بغیر قد کے ہو تو کلمہ مجازات کیا عمل کرے گا؟

جواب: اگر اس طرح ہے تو شرط میں فاء کا لانا جائز نہیں جیسے ان اکرمتنی اکرمتک۔

سوال: اگر جزاء فعل مضارع مثبت ہو یا فعل مضارع منفی بلا ہو تو کلمہ مجازات کیا عمل کرے گا؟ اور کیوں۔

جواب: اس وقت دو طرح عمل کرے گا یعنی فاء کا لانا بھی جائز ہے جیسے ان تضربنی فاضربک .ان تشتمنی فلا اضربک اس لئے کہ فاء معنی کو بدلنے میں قوی تاثیر نہیں رکھتا ہے اور فاء کا نہ لانا بھی جائز ہے جیسے ان تضربنی اضربک ان تشتمنی لا اضربک اسلئے کہ فاء معنی کو بدلنے میں تاثیر قوی نہیں رکھتا لہذا اسکی ضرورت بھی نہیں۔

سوال: اگر جزاء فعل ماضی بغیر قد کے یا فعل مضارع مثبت یا منفی بلا نہ ہو تو کلمہ مجازات کیا عمل کرے گا؟

جواب: اس میں کلمہ المجازات واجب طور پر فاء کے ساتھ آئے گا چار صورتوں میں (۱) جزاء ماضی ہو قد کے ساتھ ہو جیسے اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ (۲) جزاء مضارع منفی ہو بغیر لا کے جیسے مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ (۳) جزاء جملہ اسمیہ ہو جیسے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۔ (۴) جزاء جملہ انشائیہ ہو یا امر ہو جیسے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ ۔

سوال: اِنْ کہاں مقدر ہوتا ہے اور اسکی شرط کیا ہے مثالوں سے واضح کردیں؟

جواب: اِنْ پانچ افعال کے بعد مقدر ہوتا ہے اس شرط کے ساتھ پہلا دوسرے کیلئے سبب ہو۔

(۱) امر کے بعد جیسے تعلم تنج کہ اسکا معنی ان تتعلم تنج ہے یعنی نجات کا سبب سیکھنا ہے اسی طرح آنے والے مثالوں میں بھی قیاس کرلیں (۲) نہی کے بعد جیسے لا

تکذب یکن خیرا لک (۳) استفہام کے بعد جیسے ھل تزورنا نکرمک (۴) تمنی کے بعد جیسے لیتک عندی اخدمک (۵) عرض کے بعد جیسے الا تنزل بنا تصب خیراً (۶) نفی کے بعد بعض جگہوں میں جیسے لَاتَفْعَلْ شَرًّا یَّکُنْ خَیْرًا لَّکَ اور اس چھٹی صورت کو مصنفؒ ارادۃً ذکر نہیں کیا کیونکہ نفی خبر محض ہوتا ہے اور اِنْ وہاں مقدر ہوتا ہے جہاں طلب کے معنیٰ پائے جاتے ہوں

سوال: فَلِذٰلِکَ اِمْتَنَعَ قولک کی وضاحت کیا ہے؟

جواب: ابھی صاحب کتاب نے بتلایا کہ اِنْ پانچ جگہوں پر مقدر ہوتا ہے تو پھر لاتکفرتد خل النار (کفر مت کر جہنم میں داخل ہو جائے گا) میں بھی اِنْ مقدر ہونا چاہئے تو اسی کو صاحب کتاب بتلا رہے ہیں کہ لا تکفر تدخل النار میں پہلا جملہ دوسرے جملہ کے لئے سبب نہیں ہے اس لئے کہ دخول نار کا سبب کفر ہے اور اس جملہ میں کفر کو منع کیا جا رہا ہے لہذا یہاں اِنْ پوشیدہ نہیں ہوگا۔

امر کا بیان

سوال: والثالث الامر سے مصنفؒ بتلانا چاہتے ہیں ص۹۰

جواب: ایک مقدمہ اور تین اقسام اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہیں تو تین اقسام میں سے دوسری قسم فعل کے بیان میں ہے اور فعل کی بھی تین قسمیں ہے (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر تو الثالث الامر سے فعل کی تیسری قسم مراد ہے۔

سوال: امر کی تعریف کیا ہے؟

جواب: امر وہ صیغہ ہے جس کے ذریعہ فاعل مخاطب سے فعل کو طلب کرے جیسے اضرب۔

سوال: امر بنانے کا قاعدہ کیا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: علامت مضارع کو حذف کر دیا جائے پھر دیکھا جائے کہ علامت مضارع کے مابعد والا حرف ساکن ہو تو ہمزہ وصل اس کے شروع میں لائیں پس اگر ساکن کے مابعد ضمہ ہو تو ہمزہ وصل کو مضموم لائیں جیسے تنصر سے اُنصر اور اگر ساکن حرف کے بعد فتحہ یا کسرہ ہو تو ہمزہ وصل کو مکسور لائے جیسے **تعلم** سے **اِعلم** اور تضرب سے اِضرب اور اگر علامت مضارع کے بعد متحرک ہو تو ہمزہ وصل لانے کی ضرورت نہیں جیسے **یحاسب** سے **حاسب** **تَعِدُ** سے **عِدْ**۔

سوال: **والامر من باب الافعال** کا کیا مطلب ہے؟

جواب: یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے سوال ابھی آپ ہی نے قاعدہ بتلایا کہ حرف مضارع کے بعد والا حرف اگر ساکن ہو تو اس کے شروع میں ہمزہ لائیں گے پھر اگر عین کلمہ مضموم ہو تو مضموم ورنہ مکسور لائیں گے تو پھر تکرم سے امر حاضر آپ کے نزدیک قاعدے کے مطابق **اِکْرِمْ** ہونا چاہئے تھا اس لئے کہ تکرم سے علامت مضارع گرا دیئے تو عین کلمہ مکسور لہذا قاعدہ کے موافق اِکرم ہونا تھا تو اسی کا جواب ہے کہ باب افتعال کا امر دوسری قسم سے ہے یعنی علامت مضارع کے بعد متحرک والا قاعدہ کیونکہ جب امر بنائیں گے تو تکرم کو اپنی اصل کی طرف لوٹائیں گے تکرم اصل میں تُأکرم تھا تو علامت مضارع گرا دیئے **اَکْرِم** بن گیا۔

فعل مالم یسم فاعلہ کا بیان

سوال: فعل مالم یسم فاعلہ کی تعریف کیا ہے

جواب: وہ فعل جس کے فاعل کو حذف کر کے مفعول کو فاعل کا قائم مقام کر دیا ہوا اور یہ

خاص ہے فعل متعدی کے ساتھ۔

سوال: ثلاثی مجرد رباعی مجرد ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل جس میں تائے زائد نہ ہو اس سے فعل ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: صرف فعل ماضی کے شروع میں ضمہ دیں اور آخر سے ماقبل کسرہ دیں جیسے ثلاثی مجرد میں ضُرِب رباعی مجرد میں **دُحْرِجَ** ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل بغیر تا میں **اُکْرِمَ**۔

سوال: ثلاثی مزید فیہ جس میں الف وصل نہ آتا ہو اور تاء زائد ہو اس سے فعل ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: فعل ماضی کے شروع کے دو حرف کو ضمہ دیں آخر سے ماقبل کسرہ دیں جیسے **تَفَضَّل** سے (اصل میں تتفضّل تھا) تُفُضِّل اور تضارب (اصل میں تتضارب تھا) سے **تُضُورِب**۔

سوال: ثلاثی مزید فیہ جس میں الف وصل آتا ہو اس سے فعل ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: فعل ماضی کے پہلے اور تیسرے حرف کو ضمہ دیں اور دوسرے حرف کو جزم دیں اور آخر سے ماقبل کسرہ دیں جیسے **استخرج** سے **اُستُخرِجَ** **اقتدر** سے **اُقْتُدِر**۔

سوال: **والھمزہ تُتبَع المضموم** کا مطلب کیا ہے؟

جواب: ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل کو ماضی مجہول بنانے میں ہمزہ کو مضموم لائیں اگر پہلے سے مضموم نہ ہوں۔

سوال: ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ کو ہمزہ وصل سے فعل مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ

کیا ہے؟

جواب: علامت مضارع کوضمہ دیں اور آخر سے ماقبل فتحہ دیں جیسے یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ یَسْتَخْرِجُ یُسْتَخْرَجُ

سوال: ثلاثی مزید فیہ ہمزہ وصل سے فعل مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ کیا ہے

جواب: علامت مضارع سے پہلے مضموم ہوتا ہی ہے تو صرف آخر سے ماقبل کوفتحہ دیں جیسے یُحَاسِبُ سے یُحَاسَب یُدَحْرِجُ سے یُدَحْرَجُ.

سوال: وملحقاتها الثمانيه کا مطلب کیا ہے ؟

جواب: یہ سہو کاتب ہے ورنہ فَعْلَلَةٌ کے ملحقات صرف سات ہیں (۱) جلبب (۲) قَلْنَسَ (۳) جورب (۴) سَرْوَل (۵) خَيْعَلُ (۶) شَرْيَفَ (۷) قلسیٰ

سوال: فعل ماضی اگر اجوف ہو تو اس سے فعل ماضی مجہول کیسے بنایا جائیگا؟

جواب: مثلاً قِیْلَ کے اصل میں قُوِلَ تھا واؤ ساکن ماقبل مکسور اس لئے واؤ کو یاء سے بدل دیئے قیل ہو گیا اور بیع اصل میں بُیِعَ تھا یا پر کسرہ دشوار تھا نقل کرکے با کو دیدیئے یا یا کی حرکت دور کرنے کے بعد بِیْعَ ہو گیا اور اس میں اشمام بھی جائز ہے اشمام سے مراد فاء کلمہ کے کسرہ کو ضمہ کی طرف اور عین کلمہ جو کہ یاء ہے اس کو تھوڑا سا واؤ کی طرف مائل کرکے پڑھنا۔ اور قُوْل۔ بُوِعَ واؤ کے ساتھ پڑھنا بھی جائز ہے (اس کو اپنے استاذ سے سمجھ لیں)

سوال: فعل مضارع اگر اجوف ہو تو اس سے فعل مضارع مجہول کیسے بنایا جائیگا۔

جواب: عین کلمہ کو الف سے بدل دیا جائیگا جیسے یقول سے یقال یبیع سے یُبَاعُ

سوال: اُخْتِیْرَ انْقِیْدُ استخير. اُقیم کونسے باب سے آتے ہیں اور اس کو مجہول بنا

نے کا قاعدہ کیا ہے؟

جواب: اُخْتِیْرَ باب افتعال سے ہے اور انقید باب انفعال سے اس کے ماضی مجہول میں بھی تین صورتیں پڑھ سکتے ہیں (۱) یاء کے ساتھ جیسے اختیر انقید (۲) اشمام کے ساتھ اس کو استاد سے سن کر معلوم کر دیں (۳) واؤ کے ساتھ جیسے اُختور انقود۔ اس لئے کہ اگر پہلے دو حرفوں کو ہٹا دیں تو فُعِلَ ماضی مجہول کا وزن بن جائیگا جیسے اُخْتِیرَ سے تِیرَ اُنْقِیْدَ سے قِیْدَ

برخلاف اُستخیر باب استفعال، اور اُقیم باب افعال سے کیونکہ اس میں اگر شروع کے دو حرف ہٹا دیں تو فُعِلَ کا وزن نہیں آتا ہے۔

فعل کی قسموں کا بیان

سوال: فعل کی عمل کے لحاظ سے کتنی قسمیں ہیں اور اس کی تعریف کیا ہے ص۹۳

جواب: فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) لازم (۲) متعدی فعل لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پوری بات ظاہر ہو جائے مفعول کی ضرورت نہ ہو جیسے قام زید (۳) فعل متعدی وہ فعل جو فاعل سے پوری بات ظاہر نہ ہو بلکہ مفعول کی بھی ضرورت ہو جیسے قَعَدَ

سوال: فعل کتنے مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: فعل کبھی ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے جیسے ضرب زید عمرواً اور کبھی دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے جیسے اعطی زید عمرواً درهماً اس میں ایک مفعول پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے جیسے اَعْطَیْتُ عَمْرواً یا اَعْطَیْتُ دِرْهَماً اور کبھی تین مفعولوں کی متعدی ہوتا ہے اعلم اللّٰہ زیداً عمرواً فاضلاً

سوال: وَهٰذِهِ السبعة مَفْعُوْلُهَا الْاَوَّلُ مع الا خيرين کا مطلب کیا ہے

جواب: یہ سات فعل اعلم . اری . انبأ . نبّا . اخبر . خبّر . حدّث کا مفعول اول مفعول دوم اور مفعول سوم کے مقابلہ میں اعطیت کے مفعول کی طرح ہے یعنی جس طرح اَعْطَیْتُ کے ایک مفعول پر اقتصار کرنا جائز ہے اسی طرح اسمیں بھی پہلے مفعول کو حذف کر کے دوسرے اور تیسرے مفعول کو ذکر کریں جیسے اعلم اللّٰہ عمراوً فاضلاً یا پہلے مفعول کو ذکر کر کے دوسرے اور تیسرے مفعول کو حذف کر دیں جیسے اعلم اللّٰہ زیداً دونوں صورت جائز ہے۔

سوال: والثانی مَعَ الثَّالِث کی وضاحت کیا ہے؟

جواب: مذکورہ ساتوں فعل کا مفعول ثانی وثالث علمت کے مفعول کی طرح ہے یعنی جس طرح علمت کے کسی مفعول کو حذف کرنا جائز نہیں اسی طرح انکے دوسرے اور تیسرے مفعول میں سے کسی ایک کو حذف کرنا جائز نہیں یا تو دونوں کو حذف کریں یا دونوں کو ذکر کریں جیسے اعلمت زیداً خیر الناس کہنا جائز نہی بلکہ اعلمت زیداً وعمراً خیر الناس کہیں گے۔

افعال قلوب کا بیان

سوال: افعال قلوب کتنے ہیں صفحہ ۹۴

جواب: سات ہیں علمتُ ظننت ُحسبتُ خلتُ رایتُ . وجدتُ زعمتُ

سوال: افعال قلوب کو قلوب کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لئے کہ ان میں سے بعض افعال یقین کا اور بعض ظن (گمان) کا معنی دیتے ہیں اور یقین وظن کا تعلق قلب (دل) سے ہے۔

سوال: افعال قلوب کا حکم کیا ہے؟

جواب: وہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو نصب کرتے ہیں مفعول ہونے کی بنا پر جیسے علمت زیداً عالماً

سوال: افعال قلوب کی خاصیتیں کتنے ہیں اور کیا ہیں؟

جواب: چار خاصیتیں ہیں (۱) افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک پر اکتفا کرنا جائز نہیں ہے برخلاف باب اعطیت کے لہذا اعلمت زیداً کہنا درست نہی (۲) افعال قلوب کا عمل لغو کرنا جائز ہے جبکہ یہ مبتدا اور خبر کے درمیان مذکور ہو جیسے زید ظننت قائم یا جملہ کے آخر میں ہو جیسے زیدٌ قائم ظننت (۳) یہ لفظوں سے متعلق ہو جاتے ہیں یعنی لفظا کوئی عمل نہی کرتا بلکہ معنی عمل کرتا ہے اس وقت جبکہ افعال قلوب استفہام سے پہلے واقع ہو جیسے عَلِمْتُ اَزَیْدٌ عندک ام عمروٌ اور نفی سے پہلے واقع ہو تو جیسے علمت ما زید فی الدار یا لام ابتداء سے پہلے واقع ہو جیسے علمتُ لزید منطلق (۴) ان کا فاعل اور مفعول دو ضمیریں ایک ہی چیز کی ہوتی ہے جیسے علمتنی منطلقا تو اس میں اَنَا فاضمیر فاعل یا مفعول اول منطلقا مفعول ثانی علمت کی طرف لوٹتی ہے

سوال: ظننتُ علمت ر ایتُ وجدتُ اگر کسی دوسرے معنیٰ میں استعمال ہو تو کیا حکم ہے۔

جواب: وہ صرف ایک مفعول کو نصب دے گا اس لئے کہ اس وقت افعال قلوب نہ رہے گا۔

افعال ناقصہ کا بیان

سوال افعال ناقصہ کی تعریف کیا ہے صفحہ ۹۵

جواب: لغوی معنیٰ نقص باب نصر سے کم ہونا اصطلاحی معنیٰ وہ افعال جس کو وضع کیا گیا

ہو فاعل کو ثابت کرنے کے لئے صفت پر اس کے مصدر کے صفت کے علاوہ۔

سوال: افعال ناقصہ کو ناقصہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: افعال ناقصہ ایک اسم سے پورا نہیں ہوتا ہے بلکہ دوسری اسم یعنی خبر کی ضرورت پڑتی ہے۔

سوال: کان کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا ہیں مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: کان کی تین قسمیں ہیں (۱) کان دلالت کرتا ہے اسکی خبر اس کے فاعل کے لئے زمانہ ماضی میں ثابت ہو جائے یا تو ثابت دائمی ہوگا جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْماً حَکِیْماً یا منقطع ہوگا جیسے کان زید شاباًّ (۲) کان تامہ ہوتا ہے تو ثَبَتَ اور حَصَلَ کے معنیٰ میں ہوگا جیسے کَانَ الْقِتَالُ (۳) کان زائدہ ہوتا ہے جیسے شعر

جِیَادُ ابْنِیْ ابی بَکْرٍ تَسَامیٰ ☆ علیٰ کَانَ الْمُسوَّمَۃِ الْعِرَابِ

سوال: جیاد ابنی ابی بکر تسامی علی کان المسومة العراب اس شعر کا مطلب واضح کریں اور محل استدلال بتلائیں

جواب: میرے بیٹے جیاد ابو بکر کا تیز رفتار گھوڑا عرب کے نشان لگائے گھوڑوں پر فوقیت رکھتا ہے اس میں کان زائدہ ہے یعنی علیٰ المسومۃ العراب۔

سوال: صار کتنے معنوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: صار ایک حالت سے دوسری حالت کی جانب انتقال پر دلالت کرتا ہے جیسے صار زید غنیاً

سوال: اصبح۔ امسی اضحیٰ یہ تینوں کن معنوں میں استعمال ہوتے ہیں مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: یہ تینوں مضمون جملہ کو ان کے اوقات کے ساتھ شامل کرتے ہیں مثلاً اصبح زید ذاکر اً زید صبح کے وقت ذکر کرنیوالا تھا۔

سوال: ظل۔ بات کن معنوں میں استعمال ہوتے ہیں مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: مضمون جملہ کو ان کے اوقات کے ساتھ (رات دن) پر دلالت کرتے ہیں جیسے ظل زید کاتباً زید کو کتابت دن میں حاصل ہوئی (۲) صار کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے ظل زید غنیا (ای صار زید غنیا) زید مالدار ہوگیا۔

سوال: مازال۔ مافتیٔ۔ مابرح۔ماانفک یہ چاروں کن معنوں میں استعمال ہوتے ہیں

جواب: یہ چاروں ثبوت کے استمرار پر دلالت کرتے ہیں اپنے فاعل کیلئے جیسے مازال زید امیراً۔ زید ہمیشہ امیر رہا۔

سوال: مادام کس معنیٰ میں مستعمل ہوتا ہے؟

جواب: شئی کے تعین کیلئے اس مدت میں کہ اسکی خبر اس کے فاعل کیلئے ثابت ہو جیسے اقوم مادام الامیر جالساً میں کھڑا رہوں گا جبتک کہ امیر بیٹھا رہے۔

سوال: لیس کس معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب: جملہ کے معنیٰ کو نفی کرنے کیلئے فی الحال اور ایک روایت میں کہا گیا ہے مطلقا یعنی (فی الحال اور فی الاستقبال) جیسے لیس زید قائما.

افعال مقاربہ کا بیان

سوال: افعال مقاربہ کے لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟ صفحہ ۹۷

جواب: لغوی کے معنیٰ مقاربہ باب مفاعلت سے قریب ہونا اور اصطلاحی معنی وہ افعال ہیں جو وضع کیا گیا ہے تا کہ دلالت کرے فاعل کی خبر کو قریب کرنے پر

سوال: افعال مقاربہ کتنے ہیں اور ان کی کتنی قسمیں ہیں اور ان کا استعمال کیسے ہوگا؟

جواب: افعال مقاربہ سات ہیں (۱) عسیٰ (۲) کاد (۳) طفق (۴) جعل (۵) کرب (۶) اخذ (۷) اوشک اور اس کی تین قسمیں ہیں (۱) امید کیلئے آتا ہے اور وہ عسیٰ ہے اور وہ فعل جامد ہے جو ماضی کے علاوہ استعمال ہوتا ہے اور وہ اسم کو مرفوع کرتے ہیں اور اسکی خبر فعل مضارع ہوتی ہے اَنْ کے ساتھ جیسے عسی زید ان یقوم اور جائز ہوتا ہے عسی کے خبر کو عسی کے اسم پر مقدم کرنا جیسے عسی زید یقوم اور کبھی اَنْ کو حذف کردیا جاتا ہے جیسے عسی زید یقوم (۲) حصول کیلئے آتا ہے اور وہ کاد ہے اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے بغیر اَنْ کے جیسے کادَ زید یقوم اور کبھی اَنْ داخل ہوتا ہے جیسے کاد زید ان یقوم ۔(۳) فعل کو شروع کرنے کے لئے آتا ہے اور وہ طفق . جعل کرب اخذ ہے اور اس کا استعمال کادَ کی طرح ہے جیسے طفق زید یکتب . طفق زید ان یکتب اور اوشک کا استعمال کادَ اور عسی دونوں طرح ہوتا ہے۔

افعال تعجب کا بیان

سوال: افعال تعجب کے لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب: لغوی معنی تعجب باب تفعل سے بمعنی تعجب کرنا اور اصطلاحی معنی وہ افعال ہیں جو انشائے تعجب یعنی اظہار تعجب کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔

سوال: افعال تعجب کے کتنے صیغہ ہیں اور کیا ہیں اور کیسے ہیں؟

جواب: دو صیغہ ہیں (۱) ما افعلہ' جیسے ما احسن زیداً کہ اصل میں ایُّ شئی احسنَ زیداً یعنی کس چیز نے زید کو خوبصورت بنایا اور احسن میں ایک ضمیر ھُوَ ہے جو اس کا فاعل

ہے (۲) اَفْعِلْ بِہٖ جیسے احسن بزید زید کیا ہی اچھا ہے احسنْ صیغہ امر ہے خبر کے معنیٰ میں اسکی تقدیری عبارت اَحْسَنَ زَیدٌ ای صارَ ذا حسنٍ اور باز ائد ہے۔

سوال: ثلاثی مزید فیہ اور رُباعی وغیرہ سے فعل تعجب کیسے آئیگا؟

جواب: ثلاثی مزید فیہ اور رباعی اور اس ثلاثی مجرد سے جس میں لون اور عیب کے معنیٰ ہوں اس سے فعل تعجب اس طریقہ سے آئیگا کہ اس فعل کے مصدر کو شروع میں لائیں مفعول بہ بنا کر یعنی مَا اَفْعَلَہ' کے شروع میں جیسے ثلاثی مزید فیہ کی مثال اشد استخراجاً اور باجار کا مجرور بنا کر اَفْعِلْ بہ کے شروع میں جیسے اَ شدِدْ بِاِخْراجِ

سوال: افعال تعجب کو تقدیم وتاخیر کرنیکا کیا حکم ہے؟

جواب: افعال تعجب میں تاخیر وتقدیم جائز نہیں ہے اور امام مازنیؒ کے نزدیک اگر فصل ظرف سے ہو تو جائز ہے کیونکہ ظرف میں وسعت ہوتی ہے جیسے مااحسن الیوم زیدٌ

افعال مدح وذم کا بیان

سوال: افعال مدح وذم کے لغوی معنی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب: لغوی معنی مَدَحَ ، باب فتح سے تعریف کیا اور ذَمَّ باب نصر سے برائی کیا اور اصطلاحی تعریف وہ افعال ہیں جو انشاء مدح یا انشائے ذم کیلئے وضع کئے گئے ہوں۔

سوال: افعال مدح کتنے ہیں اور ان کا طریقہ استعمال کیا ہے؟

جواب: دو ہیں (۱) نِعم اور نِعم کا فاعل معرف باللام ہوگا جیسے نِعْمَ غُلامُ الرَّجُلِ زَیْدٌ اور کبھی اس کا فاعل ضمیر ہوتا ہے اور واجب ہوتا ہے اس وقت تمیز کو نکرہ منصوب لانا جیسے نعم رجلا زید یا مَا کے ساتھ اس کا فاعل ہوتا ہے جیسے فَنِعِمَّا ھِیَ (۲) حَبَّذَا اور اس کا استعمال بھی مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق ہوگا جیسے حَبَّذَا زیدٌ حب فعل مدح اور ذَا اس

کا فاعل ہے اور زید مخصوص بالمدح ہے۔

سوال: افعال ذم کتنے ہیں اور ان کا طریقہ استعمال کیا ہے؟

جواب: دو ہیں (۱) بِئْسَ (۲) ساء اور ان کا استعمال مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق ہو گا:

سوال: افعال مدح وافعال ذم اور افعال تعجب کے لئے جو الفاظ مختص کئے گئے ہیں کیا انہیں مختص الفاظ کو استعمال کیا جائے گا یا ان معانی پر دلالت کرنے والے الفاظ بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

جواب: افعال مدح وافعال ذم اور افعال تعجب کے جو الفاظ وضع کئے گئے ہیں وہ انحصار کے طور پر نہیں ہیں۔

القسم الثالث فی الحروف

سوال: القسم الثالث سے کونسی قسم مراد ہے ص۱۰۰

جواب: کتاب کی ثلثہ اقسام میں سے تیسری قسم مراد ہے۔

سوال: حروف کی تعریف کیا ہے؟

جواب: حرف وہ کلمہ ہے جو دلالت نہ کرتا ہو بذات خود کسی معنیٰ پر بلکہ دلالت کرتا ہو دوسرے لفظ کے ملانے کے ساتھ جیسے مِنْ، فی وغیرہ اور اسکی سترہ قسمیں ہیں۔

(۱) حروف جر (۲) حروف مشبہ بالفعل (۳) حروف عطف (۴) حروف تنبیہ (۵) حروف ندا (۶) حروف ایجاب (۷) حروف زیادہ (۸) حروف تفسیر (۹) حروف مصدر (۱۰) حروف تحضیض (۱۱) حروف توقع (۱۲) حروف استفہام (۱۳) حروف شرط (۱۴) حروف ردع (۱۵) تائے تانیث ساکنہ (۱۶) تنوین (۱۷) نون تاکید۔

حروف جر کا بیان

سوال: حروف جر کی لغوی معنیٰ اور اصطلاحی تعریف کیا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: لغوی معنی حروف حرف کی جمع ہے بمعنیٰ کنارہ اور جَرَّ یَجُرُّ باب نصر بمعنیٰ کھینچنا اصطلاحی تعریف حروف جر وہ حرف ہے جو فعل یا معنی فعل یا شبہ فعل کو اس کے مدخول تک پہنچا دیں جیسے فعل کی مثال مررت بزیدٍ مَرَرْتُ فعل کو زید تک پہنچا دیا۔ معنی فعل کی مثال ھذا فی الدار ابوک اسمیں ھذا اسم اشارہ ہے اس سے اشیر فعل کا معنی سمجھا جا رہا ہے یعنی اُشِیْرُ اِلٰی اَبِیْکَ فِی الدَّارِ۔ شبہ فعل کی مثال اَنَا مارٌّ بزید مار شبہ فعل ہے۔

سوال: حروف جارہ کتنے ہیں اور کیا ہیں؟

جواب: مشہور سترہ ہیں اور کتاب کے موافق انیس ہیں اور حاشیہ کے موافق اور زیادہ ہیں جو کہ غیر مشہور ہیں،

نوعِ اول ہفدہ حرف جر بود میدان یقین ☆ کاندرین یک بیت آمد جملہ بے چوں چرا
با، تا، کاف، لام، واوٗ، منذ و مذ، خلا ☆ رب، حاشا، من، عدا، فی، عن، علی، حتی، الی
واوٗ رب، یائے قسم۔

سوال: مِنْ کن کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اسکی علامت کیا ہے؟

جواب: مِنْ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) غائب کی انتہا کیلئے اور اسکی علامت یہ ہے کہ صحیح ہو ابتدا کے مقابلہ میں انتہاء کا لانا جیسے سرت من البصرۃ الی الکوفۃ (۲) من بیان کیلئے آتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ صحیح ہو من کی جگہ لفظ الَّذی کا رکھنا جیسے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ یعنی الَّذی ھو الاوثان بچو تم گندگی

سے یعنی بتوں سے (۳) من تبعیض کیلئے آتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ صحیح ہو لفظ بعض کا من کی جگہ پر رکھنا جیسے اَخَذْ تُ مِنَ الدراھم یعنی بعض الدراھم لئے میں نے بعض درہم کو (۴) مِنْ زائدہ ہوتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ مِنْ کے ہٹا دینے سے معنی میں خلل نہ پڑتا ہو جیسے ما جاء نی من احد نہیں آیا میرے پاس کوئی اور ائمہ بصریینؒ کے نزدیک مِن کلام موجب میں زائد نہیں ہوتا ہے اور کلام غیر موجب میں زائد ہوتا ہے۔

اور ائمہ کوفیینؒ کے نزدیک مِنْ کلام موجب وغیر موجب دونوں میں زائد ہوتا ہے جیسے قد کان منْ مطرٍ تحقیق بارش ہوئی تو اس قول میں من مطر کلام موجب ہے اور من زائد ہے اس کو اگر قد کان مطر کہیں تو معنی فاسد نہیں ہوتا۔

مصنفؒ ائمہ بصریینؒ کی طرف سے جواب دیا کہ فمتاول یعنی اس میں تاویل کیجائیگی کہ یہاں مِنْ زائد نہیں ہے بلکہ تبعیض کے لئے ہے یعنی قد کان بعض مطر ہے یعنی کچھ بارش ہوئی (۵) مِنْ فی کے معنی میں آتا ہے جیسے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مَنْ یَّوْ مِ الْجُمُعَۃِ ای فی یوم الجمعۃ (۶) مِنْ با کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ یعنی بطرف خفی (۷) مِنْ بدل کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنْ الْاٰخِرَۃِ یعنی بدل الاخرۃ (۸) مِنْ استغراق کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے ما جائنی من رجل میرے پاس کوئی مرد نہیں آیا (۹) مِنْ علیٰ کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نُصِرْنَا مِنَ الْقَوْمِ یعنی علی القوم ہم نے مدد کی قوم پر اس کی (۱۰) مِنْ کبھی فصل کے لئے بھی آتا ہے جس وقت کے داخل ہو دوسرے متضاد پر جیسے واللّٰہ یعلم المفسد من المصلح اللہ جانتا ہے خرابی کر

نے والے اور سنوارنے والے کو۔

سوال: الیٰ کتنے معنوں میں استعمال ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: الیٰ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) انتہائے غایت یعنی کسی چیز کی حد بتانے کیلئے جیسے سرت من البصرۃ الی الکوفۃ (۲) الیٰ مَعَ کے معنی میں بہت کم استعمال ہوتا ہے جیسے فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلٰی الْمَرَافِقِ یعنی مع المرافق (۳) الیٰ ظرفیت کے معنیٰ میں بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ (۴) الیٰ عند کے معنی میں بھی آتا ہے ۔شعر جیسے

لَا سَبِیْلَ اِلٰی الشَّبَابِ وَذِکْرُہ، ☆ اَشْھٰی اِلیٰ مِنَ الرَّحِیْقِ (یعنی عندی من الرحیق) کوئی راہ نہیں جوانی کی اور اسکا ذکر ☆ مجھے بہت زیادہ پسندیدہ ہے رحیق کی طرح۔

سوال: حتیٰ کتنے معنوں میں استعمال ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: حتیٰ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الیٰ کے معنیٰ میں جیسے نِمْتُ الْبَارِحَۃَ حتی الصَّبَاحِ سویا رہا گذشتہ رات میں صبح تک (۲) مَعَ کے معنیٰ میں اکثر استعمال ہوتا ہے جیسے قَدِمَ الْحَاجُّ حَتّٰی الْمُشَاۃ حاجی لوگ آئے پیدل چلنے والوں کے ساتھ اور حتی صرف اسم ظاہر پر ہی داخل ہوتا ہے پس حتاہ: نہیں کہہ سکتے اس لئے کی ہ؛ ضمیر ہے اور امام مبردؒ کے نزدیک حتی ضمیر پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے

فَلَا وَ اللّٰہِ لَا یَبْقٰی اُنَاسٌ ☆ فَتًی حَتَّاکَ یَا بن اَبی زِیَادٍ

اللہ کی قسم لوگ باقی نہیں رہیں گے جوانی کی حالت میں ☆ یہاں تک کہ تو بھی اے ابی زیاد کے بیٹے۔ اس شعر میں حتی ک ضمیر پر داخل ہوا ہے۔

مصنفؒ نے جواب دیا کہ یہ شاذ ہے اس پر دوسرے مثال کو قیاس نہیں کر سکتے۔

سوال: فی کتنے معنوں میں استعمال ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: فی کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے (۱) ظرفیت کے معنیٰ میں چاہے ظرفیت حقیقی ہو جیسے زید فی الدار زید گھر میں ہے اَلْمَاءُ فِی الْکُوْزِ پانی پیالہ میں الماء مظروف اور الکوز ظرف ہے یا ظرفیت مجازی ہو جیسے نَظَرْتُ فِی الْکِتَابِ دیکھا میں نے کتاب میں کتاب ظرف اور دیکھنا مظروف ہے (۲) فی علی کے معنیٰ میں بہت کم استعمال ہوتا ہے جیسے وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ یعنی علی جذوع النخل اور میں تم کو ضرور سولی پر لٹکاؤں گا کھجور کے درخت پر (۳) فی مع کے معنیٰ میں آتا ہے جیسے ادخلوا فی امم یعنی مَعَ اُمَمٍ (۴) فی تعلیل کیلئے آتا ہے جیسے لَمَسَّکُمْ فِیْ مَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ یَوْمٍ عَظِیْمٍ یعنی لما اخذتم (۵) فی مقابلہ کیلئے بھی آتا ہے جیسے فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ سو کچھ نفع نہیں اٹھانا دنیا کی زندگی کا آخرت کے مقابلہ میں مگر بہت تھوڑا (۶) فی الی کے معنیٰ کیلئے بھی آتا ہے جیسے فَرَدُّوْا اَیْدِیَھُمْ فِیْ اَفْوَاھِھِمْ پس لوٹائے انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے منہ تک۔

سوال: باء کتنے معنوں میں استعمال ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: باء کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الصاق یعنی ملانے کیلئے چاہے الصاق حقیقی ہو جیسے بہ داءٌ اس کے ساتھ بیماری ہے یا الصاق مجازی ہو جیسے مررت بزید (۲) استعانت یعنی مدد چاہنے کیلئے جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ لکھا میں نے قلم کی مدد سے (۳) تعلیل یعنی علت بیان کرنے کیلئے جیسے اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ اے قوم تم نے نقصان کیا اپنا بچھڑے کو معبود بنانے کی وجہ سے (۴) مصاحبت

یعنی ساتھ کرنے کیلئے جیسے خَرَجَ زَیْدٌ بِعَشِیْرَتِہٖ زید اپنے خاندان سمیت نکلا (۵) مقابلہ کیلئے آتا ہے جیسے بِعْتُ ھٰذَا بِذَاکَ بیچا میں نے اس کو اس کے مقابلہ میں (۶) تعدیہ یعنی فعل لازم کو فعل متعدی بنانے کیلئے آتا ہے جیسے ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ میں زید کو لے گیا (۷) ظرفیت کیلئے آتا ہے جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ بیٹھا میں مسجد میں (۸) باء زائد ہوتا ہے جیسے ھل زید بقائمٍ (۹) باء زائد ہوتا ہے سماعی طور پر مرفوعاً جیسے بِحَسْبِكَ زَیْدٌ میں حسبک لفظ مجرور معنیٰ مرفوع ہے اور مبتدا ہے زید اسکی خبر ہے اور باء زائد ہے (۱۰) اور کبھی مرفوع فاعل ہوتا ہے جس میں باء زائد ہو جیسے و کفیٰ باللہ شھیداً اس میں لفظ اللہ مجرور ہے معنیٰ مرفوع ہے فاعل ہے اور باء زائد ہے (۱۱) اور کبھی منصوب میں باء زائد ہوتا ہے جیسے القی بیدہ اس نے اپنا ہاتھ ڈالا یدہ لفظاً مجرور ہے معنیٰ منصوب ہے اور مفعول بہ ہے القی فعل کا (۱۲) اور عَنْ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے جیسے سأل سآئل بعذاب واقع یعنی عذاب واقع مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب واقع کرنے والے سے (۱۳) اور مِنْ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے جیسے یوم تشقق السمآء با لغمام یعنی من الغمام جس دن آسمان پھٹ جائے گا بادل سے (۱۴) اور علیٰ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے جیسے وَمِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْہُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّہٖ اِلَیْکَ یعنی علیٰ قنطار اور بعضے اہل کتاب میں وہ ہیں کہ اگر تو ان کے پاس امانت رکھے ڈھیر مال پر تو ادا کر دیں تجھ کو۔

سوال: لام کتنے معنوں میں استعمال ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: لام کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے (۱) اختصاص یعنی خاص کرنے کیلئے یا تو بطریق استحقاق کہ جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ زین گھوڑے کے ساتھ خاص ہے یعنی گھوڑا اس

کا مستحق ہے نہ کہ گدھا یا بطریق ملکیت کہ جیسے اَلْمَالُ لِزَیْدٍ مال زید کے ساتھ خاص ہے یعنی زید اس کا مالک ہے (۲) تعلیل یعنی علت بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسے ضَرَبْتُہ، لِلتَّادِیْبِ مارا میں نے اس کو ادب سکھانے کیلئے (۳) زائد ہوتا ہے جیسے رَدِفَ لَکُمْ یعنی رَدِفَکُمْ ۔(۴) عَنْ کے معنیٰ میں آتا ہے جیسے قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا یعنی عن الَّذِیْنَ امنوا لو کان خیراً ما سبقونا الیہ اور کہنے لگے منکر ایمان والوں کے بارے میں اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ نہ دوڑتے اس پر ہم سے پہلے (۵) واؤ کے معنیٰ میں آتا ہے جبکہ تعجب کے موقع پر قسم کیلئے استعمال کیا جائے جیسے ھزلی شاعر کا قول۔

لِلّٰہِ یَبْقیٰ عَلَی الْاَیَّامِ ذُو حَیَدٍ ☆ بِمُشْمَخِرٍّ بہ الظَّیّانُ والْاٰسُ

اللہ کی قسم زمانہ کے گذرنے پر سینگ والا پہاڑی بکرا ایسے اونچے پہاڑ میں باقی نہیں رہے گا جس میں ظیان اور آس ہیں۔

سوال: وفیہ نظر کی وضاحت کریں۔

جواب: یہ عبارت کاتب کی طرف سے اضافہ ہے اور اکثر نسخہ میں نہیں ہے اور صاحب درایہ نے بھی اس کو اختیار نہیں کیا۔

سوال؟ شعر کی لغوی تحقیق کیا ہے؟

جواب: لِلّٰہ میں لام بمعنی واؤ قسم ہے فعل اُقسم محذوف ہے اور یبقی سے پہلے لائے نفی محذوف ہے اور علی الایام سے پہلے مضاف مرور کا لفظ محذوف ہے یعنی اصل میں تھا للہ لا یبقی علی مرور الایام ذو حید حَیَدٍ پہاڑی بکری کا سینگ بمشمخرا بروزن مطمئن بلند پہاڑ اور باقی ہے الظیان خوشبودار گھانس یاسمین یا چنبیلی الاس درخت

ریحان ایک خاص قسم کا درخت ہے۔

سوال: رُبَّ کتنے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: رُبَّ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) قلت کو بیان کرنے کیلئے جس طرح کم خبریہ کثرت کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے اور رُبَّ مستحق ہوتا ہے صدر کلام کا اور اسم نکرہ موصوفہ پر داخل ہوتا ہے جیسے رُبَّ رجل کریم لقیتہ (۲) رُبَّ داخل ہوتا ہے ایسے ضمیر پر جو مبہم مفرد ہو اور وہ ہمیشہ مذکر رہے اور اسکی تمیز نکرہ منصوبہ آتی ہے جیسے رُبَّہ، رجلاً ربہ امرأۃً ربہ امرأتان .ربہ رجلاً .ربہ نساءً اور ائمہ کوفیینؒ کے نزدیک دونوں میں مطابقت ضروری ہے جیسے ربھما رجلاً رُبَّتُھُمَا اِمْرَأَۃً ربھم رجلا ربتھن امرأۃٌ.

(۳) اور کبھی کبھی رب کا ماء کافہ بھی داخل ہوتا ہے تو رُبَّ دونوں جملوں پر داخل ہوگا جملہ اسمیہ پر جیسے ربما زید قائم جملہ فعلیہ پر جیسے ربما قام زید۔ اور رُبَّ کیلئے فعل ماضی کا ہونا ضروری ہے کیونکہ رُبَّ تقلیل کیلئے آتا ہے اور قلت تحقیقی فعل ماضی سے ثابت ہوتی ہے اور اکثر رب کے فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے اگر کوئی آدمی کہے ھَلْ لَقِیتَ مَنْ اَکْرمکَ تو اس کے جواب میں کہے رُبَّ رَجُلٌ اکرمنی تو اس مثال میں اکرمنی رجلٌ کی صفت ہے اور لقیتہ اس کا فعل محذوف ہے۔

سوال: واؤ رب کتنے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: واؤ رب یعنی وہ واؤ جس کے ذریعہ کلام کو شروع کیا جاتا ہے جیسے شاعر کا قول ہے۔ وَبَلْدَۃٍ لَیْسَ بِھَا اَنِیْسٌ ☆ اِلَّا الْیَعَافِیْرُ وَاِلَّا الْعِیْسُ

اور کتنے ہی شہر ایسے ہیں کہ اس میں کوئی مونس (مددگار وغمخوار) نہیں سوائے یعافیر اور عیس کے۔

سوال شعر کے الفاظ کے لغوی کیا ہیں؟

جواب: تحقیق واوٗ بمعنی رب بہت سے کم شہر یعافیر یعفور کی جمع ہے مٹیالے رنگ کا ہرن عیس عین کے کسرہ کے ساتھ واحد ہے اَعْیَس ک سفید بالوں والا اونٹ۔

سوال: واوٗ قسم کتنے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: واوٗ قسم خاص ہے اسم ظاہر کے ساتھ جیسے واللہ والرحمٰن لاضربن لہذا وَکَ نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ کاف ضمیر ہے۔

سوال: تائے قسم کتنے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: تائے قسم خاص ہے اللہ کے ساتھ پس تالرحمن تربِّ الکعبۃ نہیں کہہ سکتے اور عرب سے جو ایسا منقول ہے وہ شاذ ہے۔

سوال: بائے قسم کتنے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: بائے قسم اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں میں پر داخل ہوتا ہے جیسے باللہ بالرحمٰن بک اور قسم کیلئے جواب قسم ضروری ہے اس لئے کہ جواب قسم وہ جملہ ہے جس کا مُقسم علیہ رکھا جاتا ہے پس اگر جملہ موجبہ ہو تو لام کا داخل کرنا جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ میں واجب ہے جیسے وَاللّٰہِ لَزَیْدٌ قَائِمٌ واللہ لافعلن کذا اور اِنَّ مکسورہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوگا جیسے واللّٰہ اِنَّ زید القائم اور اگر جواب قسم منفی ہو تو جواب قسم میں ما اور لا میں سے کسی ایک کا داخل ہونا ضروری ہے جیسے واللّٰہ ما زید بقائم واللہ لا یقوم زیدٌ اور کبھی ما اور لا کو حذف بھی کیا جاسکتا ہے اشتباہ ہو جانے کی وجہ سے جیسے اللہ تعالیٰ کا

قول ہے تفتئو تذکر یوسف اس مثال میں تفتئوا لا تفتئوا کے معنیٰ میں ہے اس جگہ حرف نفی کو حذف کیا جائے گا کیونکہ جب مضارع مثبت جواب قسم ہوتا ہے تو اس پر لام تاکید آنا ضروری ہے اور یہاں تفتئوا میں لام تاکید نہیں ہے لہذا معلوم ہوا کہ مضارع مثبت نہی ہے بلکہ منفی ہے اور کبھی جواب قسم اس لئے حذف کر دیا جاتا ہے کہ کلام میں مقدم ایسا جملہ مذکور ہوتا ہے جو جواب قسم پر دلالت کرتا ہے جیسے زید قائم واللہ اور قام زید واللہ۔

سوال: عَنْ کتنے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: عَنْ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) مجاوزت (حد سے آگے بڑھنے کیلئے) آتا ہے جیسے رَمَیْتُ السھم عَنِ القَوْسِ اِلیٰ الصَّیدِ میں تیر پھینکا کمان سے شکار کی طرف (۲) بدل کیلئے آتا ہے جیسے وَاتَّقُوا یَوْمًا لَّاتَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَیْئاً ای بدل نفس شیئاً اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی شخص کسی کے بدلے کام نہیں آئیگا (۳) استعلاء کے لئے آتا ہے جیسے فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَفْسِہٖ ای علیٰ نفسہ (۴) علت بیان کرنے کیلئے آتا ہے وَمَا نَحْنُ بِتَارِکِی اٰلِھَتِنَا عن قولک ای لاجل قولک منہ . ترجمہ: ہم نہیں چھوڑنے والے ہیں اپنے معبودوں کو تیرے کہنے کی وجہ سے (۵) مدد طلب کرنے کے لئے آتا ہے جیسے رَمَیْتُ عَنِ الْقَوْسِ ای بھا پھینکا میں نے کمان کی مدد سے (۶) بعد کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسے لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ای حالۃ بعد حالۃ تم کو چڑھنا ہے سیڑھی پر ایک سیڑھی کے بعد (۷) مِن کے معنیٰ بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسے وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ ای عن عبادہ اور وہی ہے جو توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں سے (۸)

زائد بھی ہوتا ہے جیسے مصرع فَهَلَّا الَّتِیُ عَنُ بَیُنَ جَنُبَیُکَ تَدُفَعُ اُسکی اصل فهلا تدفع عن التی بین جنبیک ہے تو کیوں اپنے بازؤں کے درمیان سے روکا نہیں۔

سوال: علی کتنے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: علی کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) بلندی کیلئے جیسے زَیُدٌ عَلَی السَّطُحِ زید چھت کے اوپر ہے (۲) کبھی ایسے دواسموں پر داخل ہوتا ہے جس میں مِنُ داخل ہو جیسے جَلَسُتُ مِنُ عَنُ یَّمِیُنِهٖ تو عن بمعنی جانب ہوگا یعنی بیٹھا میں اس کے داہنی جانب و نزلت من علی الفرس تو علی بمعنی فوق ہوگا اترا میں گھوڑے کے اوپر سے (۳) تعلیل کیلئے آتا ہے جیسے وَلِتُکَبِّرُ اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدَاکُمُ اللہ کی بڑائی بیان کرو اس وجہ سے کہ تم کو راہ سمجھائی (۴) مصاحبت کیلئے آتا ہے جیسے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ وَهَبَ لِیۡ عَلَی الۡکِبَرِ اِسۡمَاعِیۡلَ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہے جس نے مجھے ہبہ کیا بڑھاپے میں اسماعیل کے ساتھ (۵) ظرفیت کیلئے جیسے عَلٰی مُلۡکِ سُلَیۡمٰنَ سلیمان علیہ السلام کے ملک میں (۶) باء کے معنیٰ میں جیسے حَقِیۡقٌ عَلٰی اَنۡ لَّآ اَقُوۡلَ عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الۡحَقَّ۔

سوال: کاف کتنے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: کاف کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے (۱) تشبیہ کیلئے جیسے زید کعمر زید عمر کی طرح ہے (۲) تعلیل کیلئے جیسے وَاذۡکُرُوۡهُ کَمَا هَدَاکُمۡ اس کو یاد کرو اس وجہ سے کہ اس نے تم کو ہدایت دی (۳) زائد ہوتا ہے جیسے لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡئٌ (۴) اور کبھی اسم ہوتا ہے تو اس وقت مثل کے معنی میں ہوگا جب کہ اس پر حرف جر داخل ہو جیسے مصرع یَضۡحَکۡنَ عَنۡ کَالۡبَرَدِ الۡمُنۡهَمِ وہ عورتیں ان دانتوں سے ہنستی ہیں جو لطافت میں

پگھلے ہوئے اولے کی طرح ہیں اس مصرع میں کالبرد پر جو کاف ہے وہ بمعنی مِثُل کے ہے

سوال: مذ اور منذ کتنے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: (۱) ظرف زمان ماضی میں ابتدا کیلئے جیسے تو کہے شعبان میں مارأیته مذ رَجَبَ۔ میں نے اس کو رجب کے مہینہ ہی سے نہیں دیکھا (۲) ظرف زمان حاضر کیلئے جیسے مارأیته مذ شهرنا و ما رایته' منذ یومنا نہیں دیکھا میں نے اس کو اپنے مہینہ سے اور اپنے دن سے۔

(سوال: خلا . عدا. حاشا کتنے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: صرف استثناء کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے جاء نی القوم خلا زید. جاء نی القوم عدازید. جاء نی القوم حاشا عمر و.

سوال: حروف جر مذکورہ بالا معنوں کے علاوہ اور کس کے لئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: تین حروف خلا . عدا۔ حاشا یہ کبھی حرف ہوتے ہیں اور کبھی فعل۔ پانچ حروف عن . علیٰ . کاف . مذ . منذ حرف ہوتے ہیں اور کبھی اسم اور بقیہ گیارہ حروف جر ہی ہوتے ہیں۔

حروف مشبہ بالفعل کا بیان

سوال: حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کیا ہیں ان کا حکم کیا ہے؟ صفحہ ۱۰۷

جواب: چھ ہیں (۱) اِنَّ (۲) اَنَّ (۳) کَاَنَّ (۴) لٰکِنَّ (۵) لَیۡتَ (۶) لَعَلَّ یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع کرتے ہیں جیسے اِنَّ زَیۡدًا قائمٌ اور اگر اس پر ماء کافہ داخل ہو تو عمل سے روک دیتا ہے جیسے اِنَّمَا قَامَ زَیۡدٌ۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کو مشبہ بالفعل کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لئے کہ ان حروف کو فعل کے ساتھ لفظی اور معنوی دونوں مشابہت ہے چنانچہ لفظی مشابہت چار طرح سے ہیں (۱) جس طرح فعل کبھی ثلاثی کبھی رباعی اور کبھی مدغم ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی ثلاثی رباعی مدغم ہوتے ہیں (۲) جس طرح فعل ماضی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی مبنی برفتحہ ہوتا ہے (۳) جس طرح فعل کو عموما دو چیزیں یعنی فاعل اور مفعول کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح ان کو بھی دو چیز اسم وخبر کی ضرورت پڑتی ہے (۴) جس طرح فعل اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ بھی اپنے اسم وخبر کو رفع ونصب دیتے ہیں اور معنوی مشابہت یہ ہے کہ یہ حروف بھی فعل کے معنی پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ اِنَّ اور اَنَّ حَقَّقْتُ اور اَكَّدْتُ کے معنی پر اور كَاَنَ تشبهت کے معنی پر اور لكِنَّ اِستدرَكْتُ کے معنی پر اور لَيْتَ تَمَنَّيْتُ کے معنی پر اور لَعَلَّ تَرَجَّيْتُ کے معنی پر دلالت کرتے ہیں۔

سوال: اِنَّ ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ اور اَنَّ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ پڑھنے کی پہچان کیا ہے

جواب: اِنَّ ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ جملہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا بلکہ اس کے معنی کو مؤکد کردیتا ہے اور اَنَّ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ اپنے مابعد کو اسم وخبر کو مفرد کے حکم میں کردیتا ہے۔

سوال: اِنَّ کہاں کہاں پڑھیں گے اور کیوں؟

جواب: اِنَّ ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ چند جگہوں میں پڑھیں گے (۱) جبکہ ابتدائے کلام میں ہو جیسے اِنَّ زيدًا قائمٌ (۲) قول کے بعد کیونکہ قول کا مقولہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے

جیسے يقول انها بقرة (۳) موصول کے بعد کیونکہ موصول کا صلہ بھی ہمیشہ جملہ ہوتا ہے جیسے مَارَأَيْتُ الَّذِىْ اِنَّهُ فِى الْمَسَاجِدِ نہیں دیکھا میں نے اس کو تحقیق کے وہ مساجد میں ہے (۴) اِنَّ کی خبر میں لام ہو تو کیونکہ لام تاکید بھی جملہ کے معنی کی تاکید کرتا ہے جیسے ان زيدًا لقائم .

سوال: اَنَّ کہاں کہاں پڑھیں گے اور کیوں؟

جواب: اَنَّ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ چند جگہوں میں پڑھیں گے (۱) جبکہ جملہ میں فاعل واقع ہو جیسے بلغنی اَنَّ زیداً قائمٌ پہنچی مجھے یہ بات کہ زید کھڑا ہونے والا ہے (۲) جب مفعول واقع ہو جیسے كَرِهْتُ اَنَّكَ قائمٌ میں نے تیرے کھڑے ہونے کو مکروہ جانا (۳) جب مضاف الیہ واقع ہو جیسے عجبت من طول اَنَّ بكراً قائمٌ میں نے بکر کے لمبے قیام سے تعجب کیا (۴) جب مجرور واقع ہو جیسے عجبت من اَنَّ بكراً قائم میں نے بکر کے کھڑے ہونے سے تعجب کیا (۵) لَوْ کے بعد جیسے لو اَنّكَ عندنا لاكرمتك اگر تو ہمارے پاس ہوتا تو میں تیرا اکرام کرتا (۶) لولا کے بعد جیسے لولا انه حاضر لغاب زيد اگر وہ حاضر نہ ہوتا تو زید غائب نہ ہوتا۔ فاعل مفعول مضاف الیہ مجرور یہ سب مفرد ہوتے ہیں اس لئے اَنَّ پڑھا جائیگا۔

سوال: اِنَّ پر عطف کرنے کا حکم کیا ہے اور کیوں؟

جواب: عطف کرنا جائز ہے رفع کے ساتھ محل کی رعایت کرتے ہوئے اس لئے کہ وہ محلاً مبتدا ہے جیسے اِنَّ زیدا قائمٌ وعمروٌ اور ان کے اسم پر لفظ کا اعتبار کرتے ہوئے معطوف کو منصوب پڑھنا بھی جائز ہے جیسے اِنَّ زیدا قائمٌ وعمرواً

سوال: کیا اِنَّ کو مخفف کرسکتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: ہاں اِنَّ کومخفف کر سکتے ہیں پس اسکی خبر میں لام کا لانا لازم ہے اور اس کے عمل کولغو کر دینا جائز ہے وَاِنْ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ ضرور بالضرور اللہ تعالیٰ ان کو پورا پور بدلہ دیں گے اِنْ مخففہ ہے اور كُلًّا اِنْ کا اسم ہے اور تنوین مضاف الیہ کے عوض میں ہے اور ليوفينهم کا لام جواب قسم ہے اور لَمَّا پر جو لام ہے اِنْ مخففہ اور اِنْ نافیہ کے درمیان فرق کرنے کے لئے ہے اور جس وقت اِنَّ مکسورہ مخففہ ہو تو اس وقت صرف اس افعال پر داخل ہوسکتا ہے جو افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہوں (۱) افعال قلوب میں جیسے وان نظنک لمن الکاذبین (۲) افعال ناقصہ میں جیسے وَاِنْ كُنْتُ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ (۳) افعال مقاربہ میں جیسے و ان کادو الیفتنونک۔

سوال: کیا اِنَّ کومخفف کر سکتے ہیں تو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: ہاں اِنَّ کومخفف کر سکتے ہیں پس اس وقت واجب ہوگا اس کا عمل دینا ایک ضمیر شان پر جو کہ پوشیدہ ہوگی پھر وہ جملہ پر داخل ہوگی جملہ اسمیہ ہو جیسے بلغنی ان زیدقائم یا جملہ فعلیہ ہو جیسے بلغنی ان قد قام زید اور واجب ہے ان مخففہ کے فعل پر سین یا سوف یا قد یا حرف نفی کا داخل ہونا تا کہ اِنْ مخففہ اور اَنْ مصدریہ میں فرق واضح ہوجائے جیسے علم ان سیکون منکم مرضیٰ۔

سوال: والضَّمِيْرُ الْمُسْتَتِرُ اسم اِنَّ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: وہ ضمیر پوشیدہ ہوگی وہ ان کا اسم ہوگا اور جملہ اسکی خبر ہوگی۔

سوال: کَاَنَّ کس معنی کیلئے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: تشبیہ کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور اسکی ترکیب کاف تشبیہ اور اِنَّ مکسورہ سے ملکر ہوئی ہے کاف تشبیہ جو کہ مؤخر تھا اس کو مقدم کر دیا اس لئے اِنَّ کے بجائے اَنَّ ہو گیا

کیونکہ کاف تشبیہ حرف جر ہے اور اِنَّ پر داخل ہے اور قاعدہ ہے کہ اِنْ حرف جر کے داخل ہونے کے بعد اَنْ ہو جاتا ہے اور جملہ اصل میں اِنَّ زیداً کالاسدِ تھا۔

سوال: کیا کَاَنَّ کومخفف کر سکتے ہیں؟

جواب: ہاں کَاَنْ کومخفف کر سکتے ہیں لیکن مخفف کے بعد عمل رک جائیگا جیسے کَاَنْ زَيْدٌ اَسَدٌ۔

سوال: لکن کس معنی کیلئے آتا ہے؟

جواب: استدراک کے معنی کے لئے آتا ہے اور استدراک کے لغوی معنی ہیں پالینا اور اصطلاحی معنی ہیں جملہ سابقہ سے جو وہم پیدا ہوتا ہے اس کو دور کرنا اسلئے لکن ایسے دو کلاموں کے درمیان آئیگا جو معنی اور مفہوم کے اعتبار سے مغائر (متناہی) ہوں پھر متغائر لفظی ہو جیسے مَاجَاءَ نِي الْقَوْمُ لٰكِنَّ عَمْرًا وً جاء قوم میرے پاس نہیں آئی لیکن عمر آیا یا متغائر معنیً ہوں جیسے غاب زید لکن بکراً حاضر زید غائب ہوا لیکن بکر حاضر رہا اور جائز ہے لکن کے ساتھ واؤ کا لانا کہ لکن حروف مشبہ بالفعل اور لکن حروف عطف میں فرق واضح ہو جائیں کیونکہ لکن حروف عطف میں واؤ حرف عطف داخل نہیں ہوتا جیسے قام زید ولکن عمراً وقاعداً

سوال: کیا لٰکِنَّ کومخفف کر سکتے ہیں؟

جواب: ہاں لٰکِنَّ کومخفف کر سکتے ہیں لیکن مشابہت ختم ہو جانے کی بنا پر عمل (لفظاً ومعنیً) بیکار ہو جائیگا جیسے مشی زیدٌ لکن بکرٌ عندنا .

سوال: لیت کس معنی کیلئے آتا ہے؟

جواب: تمنی کیلئے آتا ہے (یعنی کس چیز کو باندازِ محبت طلب کرنا) جیسے لیت ھندًا

عندنا کاش کے ہندہ ہمارے پاس ہوتی اور جائز ہے امام فراءؒ کے نزدیک لیت زیدٌ قائماً کہنا۔

سوال: لعل کس معنی کیلئے آتا ہے؟

جواب؟ ترجی (امید) کیلئے آتا ہے جیسے اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْھُمْ لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا۔ میں نیکوں کو پسند کرتا ہوں حال یہ ہے کہ میں اس میں سے نہیں ہوں۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ نیک بننے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ ایک قول کے مطابق یہ شعر حضرت امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور لعل کے ذریعہ جر دینا شاذ ہے

سوال: لیت اور لعل میں کیا فرق ہے؟

جواب: لیت ممکن اور محال دونوں چیز کیلئے آتا ہے ممکن جیسے لیت ھندًا عندنا محال جیسے لیت الشباب یعود اور لعل صرف ممکن چیزوں کی امید کیلئے آتا ہے جیسے لعل الساعۃ تکون قریبا .

سوال: لعل میں کتنے لغات ہیں؟

جواب: لعل میں متعدد لغات ہیں مثلاً عَلَّ . عَنَّ . اَنَّ . لَاَنَّ . لَعَن اور امام مبرد کے نزدیک لَعَل اصل میں عَلَّ ہے اسی پر لازم زائد کر دیا ہے لَعَل ہوگیا باقی سب فروعات ہیں۔

حروف عطف کا بیان

سوال: حروف عطف کے لغوی معنی کیا ہیں اور کتنے ہیں؟ صفحہ ۱۱۱

جواب: عطف کے لغوی معنی مائل ہونا اور وہ دس ہیں (۱) واؤ (۲) فاء (۳) ثم (۴) حتیٰ (۵) اوْ (۶) امّا (۷) ام (۸) لا (۹) بل (۱۰) لکن۔

سوال: حروف عطف کو عطف کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لئے کہ یہ حرف اپنے ماقبل کو مابعد کی طرف مائل کر دیتے ہیں

سوال: واؤ، فاء، ثم، حتی کس لئے آتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟

جواب: یہ چاروں ایک دوسرے کو جمع کرنے کے لئے آتے ہیں پھر ان میں سے واؤ مطلقاً جمع کیلئے آتا ہے جیسے جاء نی زیدٌ و عمروٌ میرے پاس زید اور عمر آیا چاہے آنے میں زید مقدم ہو یا عمر اور فاء بھی جمع کیلئے آتا ہے لیکن بغیر کسی وقفہ کی ترتیب کیلئے آتا ہے جیسے قام زید فعمرٌ زید کھڑا ہوا پھر عمر یعنی دونوں میں ترتیب ضروری ہے بغیر کسی مہلت کے اور ثم بھی جمع کیلئے آتا ہے لیکن اس میں تھوڑے وقفہ کی ضرورت ہے البتہ ثمّ میں جتنے مہلت کی ضرورت پڑتی ہے اس سے کم گویا کہ حتی فاء اور ثم کے درمیانی وقفہ کیلئے آتا ہے جیسے دخل زید حتی عمرٌ واور حتی میں یہ بھی شرط ہے کہ حتی کا معطوف معطوف علیہ میں داخل ہو قوت یا ضعف کے اعتبار سے جیسے مات الناس حتی الانبیاء تو لوگ میں انبیاء بھی داخل ہیں اسی طرح قدم الحاج حتی المشاۃ تو حاجی میں پیدل چلنے والے بھی داخل ہیں۔

سوال: او، اما، ام کس لئے آتے ہیں اور ان میں فرق کیا ہے؟

جواب: یہ تینوں دو معاملوں میں سے کسی ایک معاملہ کو مبہم طور پر ثابت کرنے کے لئے آتا ہے متعین طور پر نہیں جیسے مررت برجل اور امرأۃ تو بہر حال کسی ایک کے پاس گزرنا ہوا ہے لیکن مبہم ہے پھر ان میں سے اما حرف عطف اس وقت ہوگا جبکہ اس سے پہلے ایک اور اما ہو جیسے اَلْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ وَاِمَّا فَرْدٌ اور اَمْ دو قسم پر ہے (۱) متصلہ (۲) منفصلہ لفظ اوْ اور اما سے اس وقت سوال کیا جاتا ہے جبکہ سائل دو معاملوں میں سے کسی

کو بھی بالکل نہ جانتا ہو برخلاف ام متصلہ کے اس لئے کہ ام متصلہ سے سائل اس وقت سوال کرتا ہے جبکہ دو معاملوں کو جانتا ہو مبہم طور پر اب کسی ایک کی تعین کرنا چاہتا ہو اور اَم متصلہ کے استعمال کی تین شرطیں ہیں (۱) ام سے پہلے ہمزہ ہو جیسے اَزید عندک ام عمرو (۲) ہمزہ کے بعد جو لفظ یعنی اگر اسم ہو تو ام کے بعد بھی اسم ہی ہو جیسے اَزیدٌ عندک امْ عمرٌو اور اگر ہمزہ کے بعد فعل ہو تو ام کے بعد بھی فعل ہی ہو جیسے اَقام زید ام قَعَدَ (۳) سائل کو دونوں معاملہ معلوم ہو اور صرف تعین کرنا چاہتا ہو اس لئے اگر کوئی آدمی امْ کے ذریعہ سوال کرے تو اس کا جواب متعین ہوگا لفظ نعم اور لا سے نہیں دے سکتا جیسے اگر کوئی آدمی امْ سے سوال کرے اَزید عندک ام عمرٌو تو اس کا جواب عمرٌ ویا زید! ا ہوگا لفظ نعم یا لا نہیں ہوگا برخلاف اوْ اور امّا کے کہ اس کا جواب نعم اور لا سے دیں گے دوسری قسم ام منفصلہ وہ ہے جو امْ ،بَــلْ کے معنی میں ہوں جیسے اگر آپ نے دور سے ایک چیز کو دیکھا تو آپ نے یقین سے کہا انھا لا بِل پھر آپ کو شک ہوا تو آپ نے کہا امْ ھِیَ شَاۃٌ تو گویا کہ آپ نے پہلے سوال سے اعراض کیا اور ساتھ ہی دوسرے سوال کو شروع کر دیا کہ نہیں وہ تو بکری ہے

سوال: امْ منقطعہ کا استعمال کتنے جگہ ہوگا؟

جواب: دو جگہ ہوگا (۱) خبر میں جیسا کہ مذکورہ مثال میں گزرا ہے (۲) استفہام میں جیسے اَعندک زید ام عمرو کیا تیرے پاس زید ہے یا عمرو یعنی ابھی تو آپ نے سوال کیا زید کے متعلق پھر اس سے اعراض کر کے دوسرے سوال کو شروع کر دیا عمرو کے متعلق۔

سوال: لا . بل . لکن کس لئے آتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟

جواب: یہ تینوں کسی معاملہ کے حکم کو متعین طور پر ثابت کرنے کیلئے آتا ہے پھر ان میں سے حرف لا معطوف سے اس حکم کی نفی کیلئے آتا ہے جو اول یعنی معطوف علیہ کیلئے ثابت ہے جیسے جاء نی زید لا عمرو آیا ہے میرے پاس زید نہ کہ عمر اور بَلْ پہلے سے اعراض کر کے دوسرے کو ثابت کرنے کیلئے آتا ہے جیسے جاء نی زید بل عمرو میرے پاس زید نہیں آیا بلکہ عمرو آیا اور لٰکن استدراک کیلئے آتا ہے اور لٰکن سے پہلے یا لٰکن کے بعد حرف نفی کا لانا ضروری ہے جیسے مَا جَاءَ نِیْ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرٌو. جَاءَ .قَامَ بَکْرٌ لٰکِنْ خَالِدٌ لَمْ یُقِمْ۔

حروف تنبیہ کا بیان

سوال: حروف تنبیہ کے لغوی معنی کیا ہیں اور وہ کتنے ہیں صفحہ ۱۱۴

جواب: نبہ باب تفعیل سے بمعنی ڈرانا تنبیہ کرنا اور وہ تین ہیں اَلَا۔اَمَا۔ھا۔

سوال: حروف تنبیہ کو تنبیہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لئے کہ مخاطب کو تنبیہ (ڈرانے) کیلئے وضع کیا گیا ہے تاکہ کلام میں سے کوئی بات چھوٹ نہ جائے۔

سوال: اَلَا .اَمَا کس پر داخل ہوتے ہیں؟

جواب: اَلَا۔اَمَا صرف جملہ پر داخل ہوگا چاہے جملہ اسمیہ ہو جیسے اَلَا اِنھم ھم المفسدون یا جملہ فعلیہ ہو جیسے اما لا تفعل اَلَا لا تَضْرِبُ

سوال: ھا کس پر داخل ہوتے ہیں؟

جواب: ھا جملہ پر داخل ہوتا ہے اور مفرد پر بھی جیسے ھا زید قائم۔ھذا ھولآء۔

سوال: اَمَا وَالَّذِیْ .اَبْکیٰ وَاَضْحَکَ وَالَّذِیْ .اَمَاتَ وَالَّذِیْ اَمْرُہٗ اَ لْاَمْرُ

کا ترجمہ اور موضع استشہاد کیا ہے؟

جواب: ترجمہ: خبردار قسم ہے اسکی ذات کی جو رلاتا ہے اور ہنساتا ہے اور جو مارتا ہے اور جلاتا ہے اور قسم ہے اسکی جس کا حکم حکم ہے۔ اس شعر میں اَمَا حرف تنبیہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوا ہے۔

حروف ندا کا بیان

سوال: حروف ندا کتنے ہیں اور ان کے احکام کیا ہیں؟ ص ۱۱۵

جواب: حرف نداء پانچ ہیں اَیْ اور ہمزہ قریب کیلئے آتا ہے اَیَا اور ھَیَا بعید کیلئے آتا ہے اور یاء متوسط اور قریب و بعید کیلئے آتا ہے اور نداء کے تفصیلی احکام دیکھیں ص ۵۲ پر

حروف ایجاب کا بیان

سوال: حروف ایجاب کے لغوی معنیٰ کیا ہیں اور وہ کتنے ہیں س ۱۱۵

جواب: ایجاب باب افعال سے بمعنی واجب کرنا اور یہ چھ ہیں (۱) نعم (۲) بلیٰ (۳) اجل (۴) جیر (۵) اِنَّ (۶) اِیْ.

سوال: حروف ایجاب کو ایجاب کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لئے کہ ان تمام حروف کے معنی میں تحقیق ہے اور وہ کسی نہ کسی چیز کو واجب کرتا ہے اور اس کا دوسرا نام حروف تصدیق بھی ہے۔

سوال: نَعَم کا طریقہ استعمال کیا ہے؟

جواب: نَعَم کلام سابق کو ثابت و مقرر کرنے کیلئے آتا ہے چاہے مثبت ہو جیسے اگر کوئی آدمی سوال کرے اَجَاءَ زید تو اسکے جواب کو ثابت کرنے کیلئے کہا جائے گا نَعَم چاہے منفی ہو جیسے اگر کوئی آدمی سوال کرے اَمَا جاء زید تو اس کے جواب میں کہیں گے نعم

ای ما جاء زید .

سوال: بلیٰ کا طریقۂ استعمال کیا ہے؟

جواب: جس چیز کی نفی کی گئی ہو استفہام کے طور پر صرف اسی کے جواب کیلئے خاص ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا عالم ازل میں الست بربکم (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) تو تمام ارواح نے جواب میں کہا قالوا بلیٰ اکثر حضرات مفسرین فرماتے ہیں کہ اگر بلی کے بجائے نعم کا لفظ استعمال کرتے تو کافر ہو جاتے اور بلی کا استعمال خبر میں بھی ہوگا جیسے اگر کوئی آدمی سوال کرے لم یقم زید تو جواب میں کہے بلی یعنی قد قام زید۔

سوال: اِیْ کا طریقہ استعمال کیا ہے؟

جواب: استفہام کے بعد کسی چیز کو ثابت کرنے کے لئے آتا ہے اور قسم اس کے لئے لازم ہے جیسے اگر کوئی سوال کرے ھَلْ کَانَ کذا تو اس کے جواب میں کہے اِیْ واللّٰہ ۔

سوال: اجل . جیر اور اِنَّ کا طریقہ استعمال کیا ہے؟

جواب: یہ تینوں کسی خبر کی تصدیق کیلئے آتا ہے مثبت ہو یا منفی جیسے اگر کوئی کہے جَاءَ زید تو اس کے جواب میں کہے اَجَل یا جیر یا اِنَّ یعنی میں تیری اس خبر کی تصدیق کرتا ہوں۔

سوال: اِنَّ حروف مشبہ بالفعل اور اِنَّ حروف ایجاب کی پہچان کیا ہے؟

جواب: اِنَّ اگر اپنے اسم و خبر کو رفع و نصب دیتا ہے تو حروف مشبہ بالفعل ہے ورنہ حرف ایجاب ہے۔

حروف زیادۃ کا بیان

سوال: حروف زیادۃ کی تعریف کیا ہے اور وہ کتنے ہیں؟

جواب: وہ حروف جو کلام میں زائد ہوتے ہیں نہ لفظی عمل کرتے ہیں اور نہ معنوی یعنی اگر ان کو کلام سے حذف کر دیا جائے تو نہ لفظی خلل واقع ہوں اور نہ معنوی اور وہ سات ہیں (۱) اِنْ (۲) اَنْ (۳) ما (۴) لا (۵) من (۶) الباء (۷) لام ۔

سوال: حروف زیادہ کو زیادہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لئے کہ یہ کلام میں زائد ہوتے ہیں۔

سوال: جب یہ حروف زیادہ ہیں تو پھر اس کو کلام میں لانا لغو ہونا چاہئے؟

جواب: جس طرح کلام عرب میں حرف کے بہت سے فائدے ہیں اسی طرح حروف زیادہ کے بھی بہت سے فائدے ہیں لفظی بھی اور معنوی بھی معنوی فائدے معنیٰ کے اندر تقویت پہنچاتی ہے جیسے من استغراقیہ وغیرہ اور لفظی فائدے یہ ہیں کہ ان سے الفاظ کی تزئین و تحسین ہوتی ہے اور اوزان شعر کی استقامت ہوتی ہے حروف زیادہ ان دو معنوں سے خالی ہونا جائز نہیں ورنہ تو فصحاء اور خصوصاً کلام باری تعالیٰ کا عبث ہونا لازم آئیگا۔ نعوذ باللہ۔

سوال: اِنْ کس کس جگہ زیادہ ہوتا ہے؟

جواب: اِنْ مائے نافیہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے ما اِنْ زید قائم۔ زید کھڑا نہیں ہے۔

اِنْ مائے مصدریہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے اِنْتَظِرْ مَا اِنْ یَّجْلِسُ الْاَمِیْرُ۔ تو میرا انتظار کر جب تک امیر بیٹھا رہے۔

اِنْ لما کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے لما اِنْ حسبتَ حسبتُ اگر تو گمان کرے گا تو

میں گمان کروں گا۔

سوال: اَنْ کس کس جگہ زائد ہوتا ہے؟

جواب: اَنْ لما کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے فلما ان جاء البشیر اَنْ قسم اور لو کے درمیان زائد ہوتا ہے جیسے واللہ اَنْ لو قمت قمتُ ۔ خدا کی قسم اگر تو کھڑا ہوگا تو میں بھی کھڑا ہوں گا۔

سوال: مَا کس کس جگہ زائد ہوتا ہے؟

جواب: مَا اذا کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے اذا صمتَ صمتُ ما متی کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے متی تخرج اخرج ۔ ما ای کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ما این کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے اینما تجلس اجلس ما ان شرطیہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ احدًا. ما حروف جر کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ

سوال: لا کس کس جگہ زائد ہوتا ہے؟

جواب: لا نفی کے بعد واؤ عاطفہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے مَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَّلَا عَمْرٌو اَنْ مصدریہ کے بعد زائد ہوتا ہے جیسے مَا مَنَعَکَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ۔ لا کبھی قسم سے پہلے زائد ہوتا ہے جیسے لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔

سوال: من ۔ با ۔ ل کس کس جگہ زائد ہوتے ہیں؟

جواب: اس کا تذکرہ حروف جر میں گزر چکا دیکھیں صفحہ ۱۲۶، ۱۲۹، ۱۳۰ پر

حروف تفسیر کا بیان

سوال: حروف تفسیر کتنے ہیں اور کیا ہیں اور کس مقصد کے لئے آتے ہیں؟ صفحہ ۱۷۷۔

جواب: تفسیر باب تفعیل سے آتا ہے بمعنی وضاحت کرنا اور یہ حروف ماقبل کے جملہ کی پوشیدگی کی تفسیر کرنے کیلئے آتے ہیں اور وہ دو ہیں (۱) اَیْ (۲) اَنْ

سوال: اَیْ کس جگہ استعمال ہوتا ہے؟

جواب: ای ہر مبہم چیز کی تفسیر کے لئے آتا ہے خواہ مبہم مفرد ہو جیسے واسئل القریۃ ای اھل القریۃ . اس میں قریہ مفرد لفظ ہے اور مبہم ہے کہ اس سے کیا مراد ہے تو اسکی تفسیر کردی۔ اَیْ اھل القریۃ ۔یعنی قریہ والے خواہ وہ مبہم جملہ ہو جیسے قطع رزقہ یعنی یہ جملہ ہے اور مبہم ہے تو اسکی تفسیر کردی اَیْ مَـــــات اس کا رزق ختم ہوگیا یعنی وہ مرگیا

سوال: اَنْ کس جگہ استعمال ہوتا ہے؟

جواب: اَنْ ایسے فعل کی تفسیر کرتا ہے جو صرف قول کے معنیٰ میں ہو جیسے ونادینٰہ ان یا ابـــراھیـــم اس میں ہٗ ضمیر میں جو پوشیدگی تھی اَنْ نے اس کی تفسیر کردی کہ اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام مراد ہیں۔ نہ عین قول ہو جیسے قلت لہ ان اکتب (میں نے اس کو کہا تو لکھ) یہ غلط ہے اس لئے کہ یہاں مفسر عین قول ہے اور نہ غیر قول ہوں جیسے ذھبت ان العب یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ یہ غیر قول ہے۔

حروف مصدریہ کا بیان

سوال: حروف مصدریہ کتنے ہیں اور وہ کیا ہیں اور کس مقصد کیلئے استعمال ہوتا ہے ؟صفحہ۱۷۱۔

جواب: مصدر بمعنی جائے صدور جمع مصادر ہے یعنی یہ حروف اپنے مدخول کو مصدر کے معنی میں کردیتا ہے اور یہ تین ہیں (۱) ما (۲) اَنْ (۲) اَنَّ.

سوال: حروف مصدریہ کو مصدریہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لئے کہ یہ حروف اپنے صلہ کو اپنا معنی رکھنے کے باوجود مصدر کے معنی میں کردیتا ہے۔

سوال: ما اور اَنْ کس جملہ میں داخل ہوتے ہیں؟

جواب: جملہ فعلیہ میں داخل ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالی نے فرمایا وضاقت علیھم الارض بما رحبت ۔یہاں ما مصدری نے فعل رَحُبَتْ کو رُحْبَۃً مصدر کے معنی میں کردیا ہے اور ان کی مثال جیسے اللہ تعالی نے فرمایا فما کان جواب قومہ الا ان قالوا .ای قولھم .

یہاں پر اَنْ مصدریہ نے قالوا فعل کو قول مصدر کے معنی میں کردیا۔

سوال: یَسُرُّ الْمَرْءَ مَا ذَھَبَ اللَّیَالِي ☆ وَکَان ذَھَا بُھُنَّ لَہ' ذَھَابًا کا ترجمہ اور محل استدلال بتلائیں؟

جواب: انسان کو خوش کردیتا ہے راتوں کا گزرنا ☆ اور راتوں کا گزرنا دراصل اس کا خود گزرنا ہے۔ یسر باب نصر سے فعل مضارع معروف بمعنی خوش کرنا المرء مفعول بہ ہے ما مصدریہ ذھب اللیالی جملہ فعلیہ پر داخل ہوکر فاعل اور اس کو مصدر ذھب اللیالی کے معنی میں کردیا۔

سوال: اَنَّ کس جملہ پر داخل ہوتا ہے؟

جواب: اَنَّ صرف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو مصدر کے معنی میں کردیتا ہے جیسے عَلِمْتُ اَنَّکَ قائمٌ۔ میں جان لیا بیشک تیرا کھڑا ہونا۔ تو یہاں پر اَنَّ قائمٌ کو مصدر قیامک کے معنی میں کردیا۔

حروف مصدر کا بیان

سوال: ما زائدہ اور ما مشبہ بلیس اور ما مصدریہ کی پہچان کیا ہے؟ صفحہ

جواب: ما اگر حرف پر داخل ہو تو وہ زائدہ ہے ما اگر اسم پر داخل ہو تو مشابہ بلیس ہے ما اگر فعل پر داخل ہو تو وہ مصدریہ ہے۔

سوال: اَنَّ حروف مشبہ بالفعل اور اَنَّ مصدریہ کی پہچان کیا ہے؟

جواب: اَنَّ اگر صرف فعل کی تفسیر کرتا ہے اور وہ معنی قول ہو تو وہ اَن تفسیر یہ ہے ورنہ مصدریہ ہے۔

سوال: اِنَّ حروف مشبہ بالفعل اور اَنَّ مصدریہ کی پہچان کیا ہے؟

جواب: اَنَّ اگر اسم پر داخل ہو تو وہ شبہ بالفعل ہے ورنہ اَنَّ مصدریہ ہے۔

حروف تحضیض کا بیان

سوال: حروف تحضیض کتنے ہیں اور وہ کیا ہیں کس مقصد کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: تحضیض باب تفعیل سے ہے بمعنی ابھارنا اور یہ حروف مخاطب کو کسی کام پر ابھارنے کیلئے شروع کلام میں آتے ہیں اور یہ چار ہیں (۱) ھلّا (۲) الّا (۳) لولا (۴) لو ما اگر یہ فعل مضارع پر داخل ہوں تو ابھارنے اور ترغیب کا معنی دے گا جیسے ھَلّا تَاکُلُ تو کیوں نہیں کھاتا اور اگر فعل ماضی پر داخل ہوں تو عار دلانے کا معنی دیتا ہے جیسے ھَلّا ضَرَبْتُ زیدًا تو نے زید کو کیوں نہیں مارا۔

سوال: حروف: تحضیض کو تحضیض کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لئے کہ یہ الفاظ کسی کام کے کرنے پر ابھارتے ہیں۔

سوال: حروف: تحضیض کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیوں؟

جواب: فعل پر داخل ہوتے ہیں کیونکہ ترغیب اور ملامت فعل ہی میں ہوتی ہے۔

سوال: حرف: تحضیض اگر اسم پر داخل ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: وہاں پر فعل کا مقدر ماننا ضروری ہے جیسے اگر آپ اس شخص کو کہے جو کسی قوم سے لڑکر آیا ہو ھَلّا زَیْدًا تو اس کا معنیٰ ہوگا ھَلّا ضَرَبْتَ زیداً۔ تو نے زید کو کیوں نہیں مارا۔

سوال: وَجَمِیْعُھَا مُرَکَّبَۃٌ کی وضاحت کیا ہے؟

جواب: حروف: تحضیض چار ہیں اور چاروں مرکب ہیں اس کا دوسرا جز تو حرف نفی ہے پہلا جز بعض حرف شرط اور بعض میں حرف استفہام بعض میں حرف مصدر ہیں علی اختلاف الاقوال.

سوال: لولا کے اور کیا معنی ہیں؟

جواب: دوسرا جملہ ممتنع ہوگا پہلا جملہ موجود ہونیکی بنا پر جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ اس میں دوسرا جملہ لَھَلَکَ عُمَرُ ممتنع ہے پہلا جملہ لو لا علی موجود ہونیکی وجہ سے اس جملہ کا پس منظر۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک زنا سے حاملہ عورت کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین اگرچہ عورت گنہگار ہے لیکن اس کے پیٹ میں جو بچہ موجود ہے وہ بے گناہ ہے آپؓ نے اس حکم کی تائید میں حضورﷺ کی حدیث یاد دلائی تو اس وقت بے اختیار حضرت عمرؓ نے فرمایا آج اگر حضرت علیؓ نہ ہوتے تو حضرت عمرؓ ہلاک ہو گیا ہوتا۔

حرف توقع کا بیان

سوال: حروف توقع کی تعریف کیا ہے اور وہ کتنے ہیں؟ ص ۱۱۹

جواب: توقع باب تفعل سے ہے بمعنی امید کرنا اور وہ صرف ایک حرف قدؔ ہے۔

سوال: حرف توقع کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: حروف تقریب ہے۔

سوال: حروف توقع کو توقع کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لئے کہ اس حرف سے اس شخص کو خبر دیا جاتا ہے جو کسی خبر کا امیدوار ہو۔

سوال: حروف توقع تقریب کا معنی کب دیتا ہے؟

جواب: اگر فعل ماضی پر داخل ہو تو ماضی کو حال کے معنی سے قریب کر دیتا ہے جیسے قَدْ رَکِبَ الْاَ مِیْر (تحقیق امیر سوار ہے)

سوال: حروف توقع تاکید کا معنی کب دیتا ہے؟

جواب: جبکہ تقریب کے معنی سے خالی ہو اور اس پر قد داخل ہو جیسے اگر کوئی شخص سوال کرے هَلْ قَامَ زَیْدٌ تو جواب میں کہے قد قام زید۔ تحقیق زید کھڑا ہے۔

سوال: حروف توقع تقلیل (کم) کا معنی کب دیتا ہے؟

جواب: جب مضارع پر داخل ہو اور وہ نواصب وجوازم اور وہ حروف تنفیس سے خالی ہو (یعنی سین اور سوف سے جیسے اَنَّ الْکَذُوبَ قَدْ یَصْدُقُ (بیشک جھوٹا کبھی کبھی سچ بولتا ہے۔ اَنَّ الْجَوَادَ قَدْ یَبْخَلُ (تحقیق سخی کبھی بخل کرتا ہے)

سوال: حروف توقع تحقیق کا معنی کب دیتا ہے؟

جواب: جب فعل مضارع پر داخل ہو اور تعلیل کے معنی سے خالی ہو جیسے قد یعلم

اللّٰہ المعوّقین۔ تحقیق کے اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

سوال: کیا قد کے بعد فعل کو حذف کر سکتے ہیں؟

جواب: قرینہ پائے جانے کے وقت جیسے زیاد بن معاویہ کا شعر ہے

اَفِدَ الترَحُّلُ غیرَ اَنَّ رِکَابَنَا ☆ لَمَّا تزُلْ بِرِحَالِنَا وَکَانَ قَدِنْ

کوچ کر نیکا وقت قریب ہو گیا علاوہ اس کے کہ ہماری سواریاں ہمیشہ ہماری سواریوں کے قریب رہا گویا کہ وہ اب زائل ہو جائینگی۔ (یعنی کوچ کر جائینگی) اَفِدَ بروزن سمع ترحُّل کوچ کرنا رکاب وہ اونٹ جس پر سفر کیا جائے لَمَّا حرف نفی رحل کی جمع رحال پالان کَانْ حروف مشبہ بالفعل کا مخفف ہے قد کے بعد فعل زالت محذوف ہے۔

حرف استفہام کا بیان

سوال: حرف استفہام کیا ہیں اور وہ کتنے ہیں ص ۱۲۰

جواب: یہ حروف کلام میں سوال پیدا کرنے کیلئے شروع کلام میں آتے ہیں اور وہ دو ہیں (۱) ہمزہ (۲) ھل۔

سوال: یہ حروف کس جملہ پر داخل ہوتے ہیں

جواب: جملہ اسمیہ پر بھی داخل ہوتے ہیں جیسے أقام زید. هل قام زیدٌ۔ البتہ جملہ فعلیہ پر اکثر داخل ہوتے ہیں اس لئے کہ سوال فعل سے زیادہ ہوتا ہے اسم کے مقابلہ میں۔

سوال: ھل اور ہمزہ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

جواب: تقریبا دس فرق ہیں جس میں سے چار کو صاحب کتاب نے بیان فرمایا ہے (۱) ہمزہ اسم پر داخل ہوگا فعل موجود ہونیکے باوجود جیسے أَزیداً ضَرَبْتَ (۲) استفہام انکاری کے موقع پر بھی ہمزہ داخل ہوگا جیسے أَتَضْرِبُ زیداًوھو اخوک (۳) ام متصلہ سے پہلے ہمزہ داخل ہوگا جیسے أَزَیْدٌ عِنْدَکَ اَمْ عَمْرٌو (۴) حرف عطف پر بھی ہمزہ داخل ہوگا جیسے اَوَمَنْ کَانَ ،اَفَمَنْ کَانَ اَثُمَّ اذا مَا وَقَعَ ان چار جگہوں میں ھَل کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال: وھٰھُنا بَحْث کی وضاحت کیا ہے؟

جواب: جس طرح بعض مقامات ایسے ہیں کہ جہاں ہمزہ آتا ہے ھل نہیں آسکتا ہے اسی طرح بعض مقامات ایسے بھی ہیں جہاں ھَلْ آتا ہے ہمزہ نہیں آسکتا (۱) ھل پر حرف عطف داخل ہوتا ہے جیسے فھل انتم شاکرون (۲) اَمْ کے بعد ھل آتا ہے (۳) اثبات میں نفی کے واسطے ھل آتا ہے جیسے ھلْ ثُوب الکفار ای لم یثوب (۴) ھل استفہامیہ نفی کا فائدہ دیتا ہے حتی کہ اس کے بعد حرف اِلّا اثبات کیلئے لانا جائز ہے جیسے ھَلْ جَزاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّاحسان (۵) اس مبتدا کی خبر جو ھل کے بعد ہو اس پر حرف با تاکید نفی کیلئے آتا ہے جیسے ھلْ زید بقائم ان پانچ جگہوں میں ہمزہ کا استعمال کرنا جائز نہیں۔

حروف شرط کا بیان

سوال: حرف شرط کیا ہے اور وہ کتنے ہیں؟ صفحہ ۱۲۱

جواب: حرف شرط تین ہیں اور یہ شروع کلام میں داخل ہوتے ہیں (۱) اِنَّ (۲) لَوْ (۳) اَمّا۔

سوال: حروف شرط کس جملہ پر داخل ہوتے ہیں؟

جواب: دونوں جملہ پر داخل ہوتے ہیں جملہ اسمیہ ہوں یا فعلیہ ہو یا مختلفہ۔

سوال: اِنْ اور لوْ کس جملہ پر داخل ہوتے ہیں؟

جواب: ان استقبال کیلئے آتا ہے اور فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے جیسے اِنْ زُرْتَنِیْ اَکْرَمْتُکَ اور لوْ ماضی کیلئے آتا ہے اور فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے جیسے لَوْتَزُوْرَنِیْ اَکْرَمْتُکَ ۔ بہرحال دونوں کیلئے فعل لازم ہے چاہے لفظی ہو جیسے مذکورہ مثالیں یا تقدیری ہوں جیسے اِنْ اَنْتَ زَائِرِیْ فَاَنَا اَکْرِمُکَ۔ اصل میں ان کنت زائری تھا کنت فعل کو حذف کردیا گیا۔

سوال: اِنْ اور اذا میں کیا فرق ہے؟

جواب: اِنْ امور مشکوکہ میں داخل ہوتا اور امور یقینیہ میں نہیں لہذا آتیک اِنْ طلعت الشمس کہنا صحیح نہی ہے اس لئے کہ سورج کا طلوع ہونا امر یقینی ہے اور اذا امور یقینی میں داخل ہوتا ہے لہذا اتیک اذا طلعت الشمس کہنا صحیح ہے۔

سوال: لوْ کس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے؟

جواب: لوْ دوسرے جملہ کو منفی کرنے کیلئے آتا ہے پہلے جملہ کے منتفی ہونے کی وجہ سے جیسے لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللہُ لَفَسَدَتَا تو اس میں فساد کا منتفی ہونا پہلے جملہ کی انتفا

کی (تعدد الہٰ کا نہ ہونا) بنا پر ہے۔

سوال: اگر قسم اول کلام میں واقع ہوں اور حرف شرط مقدم ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: تو واجب ہے کہ وہ فعل جس پر حرف شرط داخل ہوا ہو ماضی ہو لفظاً جیسے وَاللّٰهِ اِنْ اَتَیْتَنِیْ لَاَکْرَمْتُکَ ۔ یا معنی جیسے وَاللّٰهِ اِنْ لَمْ تَأْتِنِیْ لَاَهْجَرتُکَ تو اس وقت دوسرا جملہ لفظ میں قسم کا جواب ہوگا نہ کہ شرط کا جزاء اس لئے کہ وہ شرط ہے تو دونوں کا مجزوم ہونا لازم آئیگا اور اس اعتبار سے کہ وہ قسم ہے دونوں کا غیر مجزوم ہونا لازم آئیگا اور یہ محال ہے۔

سوال: اگر قسم درمیان کلام میں واقع ہو اور حرف شرط مقدم ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے کہ اس پر قسم کے احکام جاری کریں اور آنے والا جملہ جواب قسم ہو جیسے اِنْ اَتَیْتَنِیْ و اللہ لَاٰتِیَنَّکَ اگر تو میرے پاس آئیگا تو اللہ کی قسم البتہ میں ضرور تیرے پاس آؤنگا اور یہ بھی جائز ہے کہ قسم کو لغو کر دیا جائے اور آنے والے جملہ کو شرط کا جواب قرار دے اور اس پر جزاء کے احکام جاری کریں جیسے ان تاتینی واللہ اٰتیک شرط فعل مضارع کی جزاء ہے اسی وجہ سے یاء گر گیا جواب قسم نہ رہا۔

سوال: اَمَّا کس لئے آتا ہے؟

جواب: اَمَّا جس چیز کو مجمل ذکر کیا گیا ہو اس کی تفصیل کیلئے آتا ہے جیسے اَلنَّاسُ سَعِیْدٌ وَّشَقِیٌّ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْ فَفِی الْجَنَّةِ وَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ۔ اسمیں سعید وشقی میں اجمال تھا لفظ اَمَّا آ کر اس کی تفصیل کردی۔ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْ فَفِی الْجَنَّةِ

اور شقی کی تفصیل وَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ.

سوال: ویجب فی جوابها الفاء کی وضاحت کیا ہے؟

جواب: اَمّا کے استعمال کی تین شرطیں ہیں (۱) اَمّا کے جواب میں فاء کا ہونا (۲) اول ثانی کا سبب ہو (۳) شرط کیلئے فعل کا ہونا ضروری ہے اس کے باوجود فعل کا حذف کرنا تا کہ تنبیہ ہو جائے اس بات پر کہ مقصود اس اَمَّا کے ساتھ اس اسم پر حکم لگانا ہے جو اَمَّا کے بعد ہے جیسے اَمَّا زید فمنطلق پس اس کی تقدیری عبارت مهما یکن من شئی فزید منطلق ہے پس اس میں سے یکن فعل اور من شئیٍ جار مجرور کو حذف کر دیا اور اَمَّا کو مهما کی جگہ رکھ دیا تو اَمَّا فزید منطلق باقی رہ گیا اور جب نحویوں نے دیکھا کہ اَمّا حرف شرط کا فاء جزا پر داخل ہونا مناسب نہیں تھا تو اس فاء کو نقل کر کے دوسرے جز یعنی فمنطلق میں رکھ دیا اور پہلے جز (زید) کو اَمَّا اور ف جزائیہ کے درمیان رکھ دیا فعل محذوف کے بدلہ پس اَمَّا زید فمنطلق ہو گیا۔

سوال: ثُمَّ ذَالِکَ الْجُزْءُ الْاَوَّلُ اِنْ کَانَ صَالِحًا لِلِابْتداء کی وضاحت کیا ہے؟

جواب: پھر اگر جزء اول مبتدا بننے کی صلاحیت رکھتا ہو یعنی وہ ظرف نہ ہو تو وہ مبتدا بن جائے گا جیسا کہ اما زید فمنطلق میں زید مبتدا ہے اور فمنطلق خبر ہے اور اگر وہ مبتدا بننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو بایں طور کہ وہ اسم ظرف ہو جیسے اَمَّا یوم الجمعة فزید منطلق کہ اس میں یوم الجمعۃ ظرف ہے لہذا یہ مبتدا بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے تو یہ

منصوب ہو کر مفعول فیہ ہوگا منطلق کا جو کہ فاء کے بعد ہے۔

حرف ردع کا بیان

سوال: حرف ردع کتنے ہیں اور وہ کیا ہیں اور کس معنی کیلئے وضع کیا گیا ہے صفحہ ۱۲۴

جواب: رَدَع کے معنی جھڑکنا ڈانٹنا ہے اور وہ ایک حرف کَلّا ہے یعنی متکلم کو جھڑکنے اور اس چیز سے روکنے کیلئے وضع کیا گیا ہے جس کا متکلم تکلم کر رہا ہے۔

سوال: حرف ردع کہاں کہاں آتے ہیں؟

جواب: دو جگہ (۱) خبر کے بعد جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا **واما اذا ماابتلٰہ فقدر علیہ رزقہ** اور وہ جس وقت اس کو جانچے پھر کھینچ کرے اس پر روزی کی تو کہے میرے رب نے مجھے ذلیل کیا۔ کَلّا ہرگز نہیں مصنفؒ کَلّا کی تفسیر کی **ای لا یتکلم بھذا** یعنی انسان ہرگز ایسا نہ کہے کیونکہ تحقیق معاملہ اس طرح نہیں ہے (۲) اور کبھی امر کے بعد آتا ہے جیسے آپ کو کہا گیا اِضْرِبْ زیدًا تو آپ اس کے جواب میں کہے کَلّا یعنی مقصد یہ ہے کہ **لا افعل ھذا قط** میں ایسا کبھی نہیں کروں گا۔

سوال: حروف ردع کَلّا اگر حقی کے معنی میں ہو تو کیا ہوگا؟

جواب: کَلّا اگر حقی کے معنی میں آتا ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کَلّا **سوف تعلمون**۔ کوئی نہیں آگے جان لوگے) تو اس وقت بعض نحویوں کے نزدیک کلا اسمی ہوگا اور اسم اصلاً اگرچہ معرب ہوتا ہے لیکن یہ مبنی ہوگا اس لئے کہ **کلا** حرف کے مشابہ ہے لفظاً اور معنیً۔ اور بعض نحویوں کے نزدیک اس وقت میں کلا حرف یعنی اَنَّ حروف مشبہ

بالفعل کے معنی میں ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کَلّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی اس سے مضمون جملہ کی تحقیق ہے ترجمہ۔ ہرگز نہیں بیشک انسان ضرور بالضرور سرکشی کرتا ہے۔

تائے تانیث ساکنہ کا بیان

سوال: تائے تانیث ساکنہ کس فعل کے ساتھ آتا ہے اور کیوں؟ صفحہ ۱۲۴

جواب: تائے تانیث ساکنہ فعل ماضی کے ساتھ آتا ہے تاکہ دلالت کرے اس چیز کی مؤنث کی طرف جس کی طرف فعل کی اسناد کی گئی ہو چاہے وہ مسند الیہ فاعل ہو جیسے ضَرَبَتْ ھِنْدٌ یا نائب فاعل ہو جیسے ضُرِبَتْ ھِنْدٌ۔ اور تائے تانیث کو فعل کے ساتھ ملانے کے قاعدے فاعل کی بحث میں گزر چکے ہیں دیکھیں صفحہ ۳۷،۳۸ پر

سوال: اگر تائے تانیث ساکنہ کے بعد بھی اگر ساکن ہی آئے تو اس کو کیسے پڑھیں گے۔

جواب: تو اس کو کسرہ دینا ضروری ہے اس لئے کہ قاعدہ ہے اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ کہ اصل میں تائے تانیث بھی ساکن اور بعد میں آنے والا الف لام بھی ساکن۔ لہذا اس کو کسرہ کی حرکت دیئے **قد قامتِ الصلوٰۃ** ہوگیا۔

سوال: **و حرکتھا لا توجب ردّ** سے کس سوال مقدر کا جواب ہے واضح کریں۔

جواب: سوال مقدر یہ ہے کہ ابھی جو قاعدہ گزرا الساکن اذا حرک حرک بالکسر تو جب کسرہ آگیا تو علت ختم ہوگئی لہذا محذوف حرف واپس آنا چاہئے۔ مثلاً رَمَیَتْ اصل میں

رَمْیَتْ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدل کر دئے رَمَاتْ ہوا اب التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گرادیتے ہیں رَمَـتِ الْـمـرأۃ ہوا تو اب رَمَتْ کی فاء متحرک ہوگی ساکن نہ رہی لہذا وہ الف جو حذف ہوا تھا واپس آنا چاہئے اور رَمَـاتِ الْـمَـرْأَۃِ پڑھنا چاہئے تو اسی کا جواب صاحبؒ کتاب دے رہے ہیں کہ تائے تانیث ساکنہ کی حرکت اس ساکن کے واپس ہونے کو واجب نہیں کرتی ہے اس لئے کہ یہ تائے تانیث کی حرکت اصلی نہیں بلکہ عارضی ہے التقائے ساکنین کو دور کرنے کیلئے اور قاعدہ ہے کہ جو حرکت عارض ہوتی ہے وہ سکون کے درجہ میں ہوتی ہے لہذا رَمَتِ الْمَرْأَۃِ میں الف محذوف واپس نہیں آئیگا اور اہل عرب کا الْـمَـرأَتَـان رَمَاتَا کہنا ضعیف ہوگا کیونکہ رَمَا تا کی تا الف تثنیہ کی وجہ سے متحرک ہوئی ہے اور تا متحرک ہونیکی وجہ سے پہلا الف جو حذف ہوا تھا واپس آ گیا حالانکہ اس کا واپس آنا جائز نہیں کیونکہ تا کی حرکت عارضی ہے

سوال: واما الحاق علامة التثنية سے کس سوال مقدر کا جواب ہے؟

جواب: سوال مقدر یہ ہے کہ علامت تثنیہ (الف) علامت جمع مذکر (واوَ) علامت جمع مؤنث (نون) بھی تائے تانیث کی طرح ہے لہذا مسندالیہ کے تثنیہ اور جمع مذکر ومؤنث پر دلالت کرنے کے لئے یہ فعل کے ساتھ لاحق ہوتا ہے۔ تو اسی کا جواب صاحب کتاب دے رہے ہیں کہ تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث کی علامت کا فعل کے آخر میں لانا جبکہ فاعل اسم ظاہر ہوں ضعیف ہیں جیسے قاما الـزیدان . قاموا لزیدون وقمن النّساء اس لئے

کہ الـزیدان . الزیدون النساء میں جو فاعل اسم ظاہر ہیں یہ خود تثنیہ وجمع پر دلالت کرتے ہیں۔

سوال: وبتقدير الالحاق کی وضاحت کیا ہے؟

جواب: ابھی تو معلوم ہوگیا کہ علامت تثنیہ وجمع کی ضمیر کو فاعل ظاہر پر لانا ضعیف ہے تاہم اگر علامت تثنیہ وجمع کو لے آئے تو ضمیر نہیں ہوگی اسلئے کہ اگر یہ ضمیر ہونگے تو اس کا مرجع اسم ظاہر ہوگا جو ان کے بعد ہے۔ تو اضمار قبل الذکر لازم آئیگا اور یہ ناجائز ہے لہذا یہ تثنیہ وجمع کی علامت قرار پائیگی جیسا کہ تائے تانیث ساکنہ ضمیر نہیں بلکہ محض علامت ہے جو آنے والے فاعل کے مؤنث ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

تنوین کا بیان

سوال: تنوین کی تعریف کیا ہے اور اسکی کتنی قسمیں ہیں؟ صفحہ ۱۲۵

جواب: تنوین باب تفعل سے تنوین والا ہونا تنوین کو داخل کرنا اصطلاحی تعریف تنوین وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے تابع ہو اور فعل کی تاکید کیلئے نہ ہوں اور تنوین کی پانچ قسمیں ہیں (۱) تنوین تمکن (۲) تنکیر (۳) عوض (۴) مقابلہ (۵) ترنم۔

سوال: تنوین تمکن کی تعریف کیا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: وہ تنوین جو اسم کے آخر میں کلمہ کو منصرف ظاہر کرنے کیلئے آتی ہے جیسے زیـدٌ رجلٌ کی تنوین۔

سوال: تنوین تنکیر کی تعریف کیا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: وہ تنوین جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے جیسے صہٍ تنوین کے ساتھ بمعنی کسی وقت بات چیت کرنا اصل میں صہْ سکون کے ساتھ اسم فعل بمعنی امر حاضر تھا بمعنی اسکت یعنی چپ کرنا جب اس پر تنوین داخل ہوئی تو اس کو نکرہ بنا دیا۔

سوال: تنوین عوض کی تعریف کیا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: وہ تنوین جو اسم پر مضاف الیہ کی عوض میں لائی جائے جیسے **حینئذٍ** کہ اصل میں **حین اذ کان کذا** تھا حین مضاف ہے اذ کی طرف اور اذ مضاف ہے جملہ کان کذا کی طرف پھر تخفیف کے لئے جملہ کان کذا کو حذف کیا تو اس کے عوض اذ پر تنوین لے آئے حینئذٍ ہو گیا اسی طرح ساعتئذٍ اور یو مئذٍ ہے۔

سوال: تنوین مقابلہ کی تعریف کیا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: وہ تنوین جو جمع مؤنث سالم میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں آتی ہو جیسے مسلماتٍ اس میں الف جمع کی نشانی ہے جیسے مسلمون میں واؤ اور تٍ میں جو تنوین ہے یہ نون کے مقابلہ میں ہے۔

نوٹ: تنوین کی یہ چاروں قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں۔

سوال: تنوین ترنم کی تعریف کیا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

جواب: وہ تنوین جو اشعار اور مصرع کے آخر میں آتا ہو تحسین وتزئین کیلئے جیسے شعر

اَقِلِّي اللَّوم عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ ☆ وَقُوْلِي اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

یہ شعر جریر بن عطیہ تمیمی کا ہے جو شعراء اسلام میں سے ہے اقلی واحد مؤنث حاضر بمعنی کم کر اللوم ملامت مفعول بہ ہے عاذِلَ اصل میں یا عاذلۃ تھا یا حرف ندا کو حذف کر کے منادی کو مرخم کیا معشوقہ کا نام ہے والعتابن اصل میں العتاب تھا پھر باء کے فتحہ کو اشباع کیا العتابا ہوا پھر اس کے الف کو حذف کر دیا اور نون جو تنوین ترنم ہے اس کے آخر میں لے آئے العتابن ہوا۔

قولی واحد مؤنث حاضر اِنْ حرف شرط ہے اَصَبْتُ واحد متکلم بمعنی صواب کو پہنچنا لَقَدْ میں لام قسم کیلئے ہے اصابن اس میں بھی باء کے فتحہ کو اشباع کیا اصابا ہوا پھر الف کو حذف کر کے نون ساکن تنوین ترنم اس کے آخر میں لے آئے اصابن ہوا۔ ترجمہ کم کر تو ملامت کو اے معشوقہ اور عتاب کو اور کہہ پہونچا اگر میں صواب کو پہنچوں کہ تحقیق وہ صواب کو اس شعر میں العتابن اسم ہے اور اس میں تنوین ترنم ہے اور اصابن فعل ہے اور اس میں بھی تنوین ترنم ہے اور گذشتہ شعر **لما تزل بر حالنا و کان قَدِن** حرف ہے اور اس میں بھی تنوین ترنم ہے اور مصرع **یَا ابتا عَلَّکَ ا. وْ عَسَاکَنْ** میں یا حرف ندا ہے ابتا اصل میں ابی تھا منادی متکلم کی طرف مضاف ہے پھر یاء کو حذف کر کے اس کے عوض تاء اور الف لے آئے علک اصل میں لعلک تھا عساکن میں عسی فعل ہے ک ضمیر ہے پورا مصرع اس طرح ہے **یا ابی لعلک تجد رزقاً او عساک تجدہ** اس میں عسی فعل پر تنوین ترنم داخل ہوا ہے۔

سوال: ابن اور ابنۃ کے الف کا کیا حکم ہے؟

جواب: کبھی کبھی علم سے تنوین کو حذف کیا جاتا ہے جبکہ وہ علم موصوف ہوا بن یا ابنۃ کی طرف اس حال میں کہ وہ ابن یا ابنۃ مضاف ہو کسی دوسرے علم کی طرف جیسے **جاء نی زیدُبْنُ عمرو** تو اس میں زیدٌ کا تنوین حذف کر دیا گیا اس لئے کہ وہ موصوف ہے ابنٌ کی طرف اور ابن مضاف ہے عمرو کی طرف وجہ اسکی یہ ہے کہ ابنٌ کا استعمال دو علموں میں کثیر ہے لہذا تخفیف کے لئے تنوین کو حذف کر دیا گیا اور ابنٌ سے ہمزہ بھی کتابت میں ساقط ہو جاتا ہے تا کہ لکھنے میں بھی تخفیف ہو جائے البتہ ابنۃ سے ہمزہ حذف نہیں ہوگا اسلئے کہ وہ نبتٌ بمعنی گھاس سے التباس ہو جائیگا۔

نون تاکید کا بیان

سوال: نون تاکید کی تعریف کیا ہے اور اسکی کتنی قسمیں ہیں ص ۱۲۷

جواب: وہ نون جو وضع کیا گیا ہو امر اور مضارع کی تاکید کیلئے جب کہ اس میں طلب کا معنی پایا جاتا ہو قد ماضی کے تاکید کے مقابلہ میں (یعنی جس طرح قد ماضی کو مؤکد کرتا ہے اسی طرح نون تاکید امر اور مضارع کو مؤکد ہوتا ہے اور اسکی دو قسمیں ہیں (۱) نون خفیفہ (۲) نون ثقیلہ۔

سوال: نون خفیفہ کا حکم کیا ہے؟

جواب: ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔

سوال: نون ثقیلہ کا حکم کیا ہے؟

جواب: اگر نون ثقیلہ سے پہلے الف نہ ہو تو ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے جیسے اضْرِبَنَّ اگر نون

ثقیلہ سے پہلے الف ہو تو ہمیشہ مکسور رہتا ہے جیسے اِضْرِبانِّ اِضْرِبنانِّ۔

سوال: نون ثقیلہ کس جگہ داخل ہوگا؟

جواب: جہاں جہاں طلب کے معنی پائے جائیں جیسے (۱) امر میں جیسے **اِضْرِبَنَّ** ضرور مار تو ایک مرد (۲) نہی میں جیسے **لا تَضْرِبَنْ** ہرگز مت مار (۳) استفہام میں جیسے **هَلْ تَضْرِبَنَّ** کیا تو البتہ مارے گا (۴) تمنی میں جیسے **لیتک تَضْرِبَنَّ** کاش کہ البتہ تو مارے (۵) عرض میں جیسے **اَلَا تَنْزِلَنَّ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا** آپ ہمارے پاس البتہ کیوں نہیں اترتے تا کہ آپ کو بھلائی پہونچیں۔

سوال: نون ثقیلہ قسم میں کیوں داخل ہوتا ہے؟

جواب: جوابِ قسم میں نون ثقیلہ داخل ہوتا ہے قسم میں نہیں اس لئے کہ قسم اس چیز میں ہوتی ہے جس کا وجود متکلم کو مطلوب و مقصود ہوتا ہے تو نحویوں نے ارادہ کیا کہ جب قسم کا اول تاکید سے خالی نہیں ہوتا تو قسم کا آخر بھی تاکید سے خالی نہ ہو جیسے **واللہ لافعلن کذا**۔ خدا کی قسم البتہ میں ضرور ایسا کروں گا۔

سوال: جمع مذکر غائب اور حاضر میں نون ثقیلہ سے پہلے کیا اعراب آئیگا اور کیوں؟

جواب: ضمہ اس لئے کہ دلالت کرے کہ یہاں سے واؤ حذف ہوا ہے التقائے ساکنین کی وجہ سے جیسے **لیفعلُنّ** سے **لتفعلُنّ**۔

سوال: واحد مؤنث حاضر میں نون ثقیلہ سے پہلے کیا اعراب آئیگا اور کیوں؟

جواب: کسرہ اس لئے کہ دلالت کرے کہ یہاں سے یاء حذف ہوا التقائے ساکنین

کی وجہ سے جیسے لتفعلِنَّ

سوال: ان کے علاوہ صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے کیا اعراب آئے گا اور کیوں؟

جواب: ان کے علاوہ (واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر واحد متکلم۔ جمع متکلم۔ جمع مؤنث غائب۔ جمع مؤنث حاضر اور چاروں تثنیہ کے صیغہ) گیارہ صیغوں میں مفتوح ہوگا مفرد میں اس لئے کہ اگر ضمہ دیں تو جمع مذکر سے التباس ہو جائیگا اور اگر کسرہ دیں تو واحد مؤنث حاضر سے التباس ہو جائیگا اسلئے فتحہ متعین ہے جیسے لیفعلَن اور تثنیہ میں اس لئے کہ اس سے پہلے الف ہے اور الف فتحہ کے حکم میں ہوتا ہے جیسے لیفعلان اور جمع مؤنث میں ایک الف زیادہ کیا گیا تا کہ تین نون ایک جگہ جمع نہ ہو جائیں جیسے لیفعلنان اس لئے کہ تین نون کا جمع کرنا مکروہ ہے۔

سوال: نون خفیفہ تثنیہ اور جمع کے صیغہ میں داخل نہیں ہوتا ہے کیوں؟

جواب اس لئے کہ نون خفیفہ کی اصل ساکن ہونا ہے اور اگر اس نون کو آخر میں ساکن ہی رکھتے ہیں تو اپھر التقاء ساکنین علی غیر حدہٖ لازم آئیگا جو کہ غیر مستحسن ہے۔

اللهم اغفر لكاتبه ولمولفه ولوالديه ولمن سعىٰ فيه آمين